سُورَةُ الإنْشِقَاقِ

تفسیر ارشدی

مرتب

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

COPYRIGHT جمیع حقوق محفوظة
All Rights Reserved
2025

سُورَةُ الإِنْشِقَاق

تفسیر ارشدی

مرتب
ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالى

إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

"یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے"۔

سُورَةُ الإِسْرَاء

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواما ويضع به آخرين

"اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے بہت سے لوگوں کو

اونچا کر دیتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچا گراتا ہے"۔

رواہ مسلم

فِهرَس

سورۃ الانشقاق

صفحہ نمبر	عنوان

پہلا حصہ (سورۃ الانشقاق کا عمومی جائزہ)

❖ بعض اہداف ___ 3
❖ مختصر تعارف ___ 4
❖ موضوعات، ساخت اور باہمی ربط ___ 4
❖ سورۃ الانشقاق کا جائزہ ___ 4
❖ سورۃ الانشقاق کی ساخت ___ 4
❖ آغاز (آیات 1–5): کائناتی انقلاب ___ 4
❖ درمیانی حصہ (آیات 6–15): انسانی جوابدہی ___ 5
❖ اختتامی حصہ (آیات 16–25): قرآن پر رد عمل ___ 5
❖ اجزاء کا باہمی ربط ___ 5
❖ کائناتی واقعات اور انسانی جوابدہی میں وحدت ___ 5
❖ مومنوں اور کافروں کا تقابل ___ 5
❖ موضوعات کی ترتیب ___ 6

دوسرا حصہ (تفسیری ترجمہ)

❖ دوسرا حصہ (تفسیری ترجمہ) ___ 8

تیسرا حصہ (لغوی تشریح)-(کلمہ کی ساخت کی)

❖ ترتیبها84...سورة الانشقاق...آیاتها25 . . . مكية الآية...الكلمة...معناها _ 17

• حصہ دوم: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ، کلمہ کی ساخت کی سمجھ ______ 19

چوتھا حصہ (سورۃ الانشقاق کے موضوعات اور عنوات)

1. "جب آسمان پھٹ جائے گا" (سورۃ الانشقاق:1) ______ 34
3. "اور جب زمین پھیل جائے گی" (سورۃ الانشقاق:3) ______ 34
4. "اور جو کچھ اس میں ہے وہ باہر نکال دے گی اور خالی ہو جائے گی" (سورۃ الانشقاق:4) ______ 35
5. "اور اپنے رب کی بات سنے گی اور اس کے لائق بھی یہی ہے" (سورۃ الانشقاق:5) ______ 35
6. "اے انسان! یقیناً تو اپنے رب کی طرف محنت کرتا ہوا جا رہا ہے...... ______ 35
7. "پس جس کو اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا" (سورۃ الانشقاق:7) ______ 36
8. "تو اس کا حساب آسان حساب ہو گا" (سورۃ الانشقاق:8) ______ 36
9. "اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوشی خوشی لوٹے گا" (سورۃ الانشقاق:9) ______ 36
10. "اور جس کو اس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا" (سورۃ الانشقاق:10) ______ 37
12. "اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہو گا" (سورۃ الانشقاق:12) ______ 37
14. "بیشک اس نے گمان کیا کہ وہ کبھی (اللہ کی طرف) نہیں لوٹے گا" (سورۃ الانشقاق:14) ______ 37
15. "کیوں نہیں! اس کا رب تو اسے ہمیشہ دیکھ رہا تھا" (سورۃ الانشقاق:15) ______ 38
17. "اور رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے" (سورۃ الانشقاق:17) ______ 38
20. "تو انہیں کیا ہوا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟" (سورۃ الانشقاق:20) ______ 39
21. "اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے" (سورۃ الانشقاق:21) ______ 39
22. "بلکہ جنہوں نے کفر کیا وہ جھٹلاتے ہیں" (سورۃ الانشقاق:22) ______ 40
23. "اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں" (سورۃ الانشقاق:23) ______ 40
24. "پس انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو" (سورۃ الانشقاق:24) ______ 40
25. "سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے..... ______ 41

پانچواں حصہ (تفسیر بالقرآن)

❖ پانچواں حصہ (تفسیر بالقرآن) ________ 43

چھٹوان حصہ (احادیث کا مجموعہ)

❖ وہ احادیث کا مجموعہ جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کی ہیں ________ 46
❖ باب: اہل جنت کی ضیافت ________ 49
1. سورۃ الانشقاق:6 سے متعلق (زندگی میں محنت اور اللہ سے ملاقات) ________ 54
2. سورۃ الانشقاق:19 سے متعلق (زندگی کے مختلف مراحل) ________ 54
3. سورۃ الانشقاق:21 سے متعلق (قرآن کی تلاوت اور سجدہ) ________ 54
4. سورۃ الانشقاق:25 سے متعلق (ایمان اور نیک عمل کرنے والوں کا انعام) ________ 55
❖ یونٹ 23: اللہ سے ملاقات اور اعمال نامہ پیش ہونا (آیات 6-15) ________ 56
1. اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملنا ________ 56
2. اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملنا ________ 56
❖ یونٹ 24: اللہ کی قسم اور کافروں و مومنوں کا انجام (آیات 16-25) ________ 57
1. اللہ کی قسم اور اس کی اہمیت ________ 57
2. مومنوں کے لیے انعام ________ 57

ساتواں حصہ (تفسیر بالحدیث)

❖ تفسیر بالحدیث (Tafseer Bil Hadees): وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی جاتی ہیں ________ 60
❖ الجامع الکامل سے بعض احادیث ________ 65
❖ باب: 1 ________ 65
❖ باب: 2 ________ 66

❖ باب:2 ______ 66

آٹھواں اور نواں حصہ (تفسیر صحابہ و تابعین)-(تفسیر بالرائے محمود)

❖ تفسیر صحابہ و تابعین کے اقوال سے (پانچ مشہور تفاسیر سے کچھ اقوال) اور تفسیر بالرائے محمود... 68
8- تفسیر با قوال صحابہ و تابعین پانچ مشہور تفاسیر سے ______ 68

دسواں حصہ (عربی تفاسیر سے مستند نکات)

❖ حصہ دوم: تفصیلی تفسیر ______ 72
- سورۃ الانشقاق مکی سورۃ ہے جو قیامت کے دن کے بارے میں گفتگو کرتی ہے ______ 72
- "جب آسمان پھٹ جائے گا" سے مراد قیامت کا دن ہے ______ 72
- قرآن میں کوئی بات بے مقصد یا تکراراً نہیں آتی ______ 74
- نہ صبر فائدہ دے گا، نہ مایوسی ______ 78
- "سعیر" جہنم کے ناموں میں سے ایک ہے ______ 78
- یہ غم آخرت کے غم کی وضاحت ہے ______ 78
- تفسیر قرطبی سے چند نکات ______ 80
- تفسیر ابن العثیمین سے چند نکات ______ 80
- تفسیر ابن عباس: اور اس کی شرح الدرر السنیۃ سے ملاحظہ ہو ______ 84
- فتح القدیر اور احسن البیان سے چند نکات ______ 89

گیارھواں حصہ (سورۃ سے حاصل ہونے والے اسباق)

❖ بعض موضوعات ______ 91
1. قیامت کے کونی مناظر ______ 92
2. انسان کا رب کی طرف سفر (کدح) ______ 93
3. ایمان بالآخرت کی اخلاقی بنیاد ______ 93

4. حسابِ یسیر اور حسابِ مناقشہ ____ 94
5. دنیا کی سرور سے آخرت کے غم تک ____ 95
❖ بعض اسباق ____ 96
❖ مناسبت / لطائف التفسیر ____ 96
❖ آیات اور حدیث برائے تدبر و حفظ و تذکیر ____ 96

بارہواں حصہ (عمومی معلومات)

❖ بارہواں حصہ (عمومی معلومات) ____ 102
❖ مرکزی مباحث وعناوین ____ 102
❖ سائنس / "Scientific Errors" والے اعتراضات ____ 102
❖ "Scientific Miracles" (کے غلو پر تنبیہ) ____ 103
❖ متوازن منہج ____ 103
❖ اہلِ علم کا متوازن جواب ____ 103
← سُورَۃُ الانشِقَاقِ ____ 104
❖ طلبہ وطالبات کے لئے 3 اسائن منٹ ____ 106
❖ بچوں کے لیے اسائنمنٹس (عمر: 8-12 سال) ____ 106
1. الفاظ کا چیلنج ____ 106
2. نویسی مشق ____ 107
3. حفظ اور غور وفکر ____ 107
❖ حفظ کرنے کے بعد لکھیں ____ 107
❖ بڑوں کے لیے اسائنمنٹس ____ 107
1. تجزیاتی غور وفکر ____ 107

2. لسانی تجزیہ — 108
3. عملی اطلاق — 108
آرٹیکل-1 — 110
❖ بدء الخلق سے بعث بعد الموت پر استدلال — 110
❖ موضوع کے انتخاب کا مقصد — 110
❖ الحاد پر رد کے چار طریقے — 116
آرٹیکل-2 — 118
2-احوال انسان اور روح کا سفر اور 10 مراحلِ قیامت 1- Part — 120
❖ آدم علیہ السلام کی تخلیق — 121
❖ آدم علیہ السلام کی جسامت — 122
❖ آدم علیہ السلام کی روح — 123
❖ روح کی حقیقت — 124
❖ کیا روح مخلوق ہے؟ — 125
❖ جسم کے ساتھ روح کا تعلق — 126
❖ روح کا مردوں سے ملاقات کرنا — 127
❖ ابلیس کا حسد اور تکبر — 127
❖ روح نکلنے کی کیفیت — 132
❖ نیک لوگوں کی روح نکلنے کی کیفیت — 132
❖ برے لوگوں کی روح نکلنے کی کیفیت — 134
❖ ثوابِ جاریہ اور ایصالِ ثواب — 137
❖ کیا ایصالِ ثواب جائز ہے؟ — 138

❖ عذابِ قبر ____ 138

آرٹیکل-3 ____ 142

❖ تمہید ____ 143

❖ قبر کے سوالات وجوابات ____ 145

← قیامت کے دس مراحل ____ 149

❖ پہلا مرحلہ: صور پھونکن ____ 149

- نفخات کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ____ 150
- دو نفخات کے درمیان کا فاصلہ ____ 150
- آخرت پر ایمان کے فوائد ____ 151
- صور پھونکنے کے بعد لوگوں کی کیفیت ____ 151

❖ دوسرا مرحلہ: میدانِ حشر میں جمع ہونا ____ 153

❖ تیسرا مرحلہ ہے: شفاعت (سفارش) ____ 159

- سفارش کا مطلب ____ 163

❖ چوتھا مرحلہ: حساب وکتاب ____ 164

❖ پانچواں مرحلہ: ترازو کا قیام ____ 166

❖ چھٹا مرحلہ: حوضِ کوثر ____ 167

❖ ساتواں مرحلہ: اندھیرے کا چھاجانا ____ 170

❖ آٹھواں مرحلہ: پلِ صراط پر سے گذرنا ____ 171

❖ نواں مرحلہ: لوگوں دلوں سے غل کا نکالنا ____ 173

❖ دسواں مرحلہ: جنت اور جہنم میں داخلہ ____ 174

- اہل ایمان کا ٹھکانہ جنت ____ 174

- کافروں اور گناہگاروں کا ٹھکانہ جہنم ______ 177

آرٹیکل-4 ______ 180

❖ عذاب الیم اور اَجر غیر ممنون کی تفسیر سے متعلق آیات واَحادیث ______ 180

❖ اہلِ جنت اور اہلِ نار کے لباس ______ 180

❖ ثانیاً: اہلِ جہنم کا لباس ______ 182

❖ اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کے بچھونے / فرش ______ 183

❖ ثانیاً: اہلِ جہنم کے فرش اور ان کی چادریں ______ 184

❖ اہلِ جنت اور اہلِ نار کے کھانے ______ 185

❖ اولاً: اہلِ جنت کا کھانا ______ 185

❖ ثانیاً: اہلِ جہنم کا کھانا ______ 187

1. زقوم کا کھانا ______ 187
2. غِسلین کا کھانا ______ 188
3. گھٹن والا (گلے میں اٹکنے والا) کھانا ______ 188
4. ضریع کا کھانا ______ 188

1) اہلِ جنت کی شراب ______ 189

2) جنت کی نہریں ______ 190

1. حَمِیم (کھولتا ہوا پانی) ______ 192
2. صَدِید (پیپ جیسا مواد) ______ 192
3. وہ پانی جو "مہل" (پگھلے ہوئے تیل کی تلچھٹ) کی طرح ہے ______ 193
4. غَسَّاق ______ 194
5. "عَیْنٍ آنِیَۃ" (کھولتے ہوئے چشمے) ______ 194

اہلِ جنت اور اہلِ نار کے محلات، خیمے اور بالا خانے 195
❖ ثانیاً: اہلِ جہنم کے ٹھکانے، زنجیریں، بیڑیاں اور لوہے کے ہتھوڑے 199
❖ اہلِ جنت اور اہلِ نار کے جسموں کا بڑا ہونا، ان کی عمریں اور قوت 210
❖ ثانیاً: اہلِ جہنم کے جسموں، دانتوں اور کھالوں کا بڑا اور موٹا ہونا 210
❖ اولاً: جنت کے درخت اور اس کا سایہ 203
❖ ثانیاً: جہنم کے درخت اور اس کا سایہ 206
❖ اولاً: اہلِ جنت کے خادم اور جنت کے خزانہ دار 208
❖ ثانیاً: اہلِ جہنم کے کارندے (زبانیہ) اور خزانہ دار 210
❖ اولاً: اہلِ ایمان کا اپنے پیاروں سے ملنا 212
❖ ثانیاً: اہلِ جہنم کا اپنے پیاروں سے جدائی اختیار کرنا 213
❖ اہلِ جنت کی سب سے بڑی نعمت اور اہلِ جہنم کا سب سے بڑا عذاب 214
❖ ثانیاً: اہلِ جہنم کا سب سے بڑا عذاب 217

سُورَةُ الانْشِقَاقِ

پہلا حصہ

(سورۃ الانشقاق کا عمومی جائزہ)

پہلا حصہ (سورۃ الانشقاق کا عمومی جائزہ)

سورہ کا عمومی جائزہ پیش کرتا ہے، جس میں سابقہ اور آئندہ سورتوں کے ساتھ تعلق کو نمایاں کیا جاتا ہے۔اس میں سورہ کے موضوعاتی انداز اور مقاصد کا بھی جائزہ لیا جاتا ہے۔

نوٹ:سورتوں کے مقاطع اور باہمی تعلق کی اکائیاں۔

سورالانشقاق		
سورہ الانشقاق کی تفسیر 12 حصوں میں (Tafseer of Surah Al-Inshiqaaq in 12 Segments)		
(84) سورۃ الانشقاق		
پھٹ جانا	The Splitting Asunder	AL-INSHIQAAQ
مقام نزول: مکہ		

بعض اہداف

- ❖ قیامت کے روز نامہ اعمال پیش کیے جانے کا منظر۔
- ❖ احوال قیامت کا ذکر ہے۔[1]
- ❖ انسانی عمل کا ذکر ہے جو دنیا کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے اور آخرت کو بھول جاتا ہے- يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ﴿٦﴾ الانشقاق[2]
- ❖ یہ سورت اس وقت نازل ہوئی جب کفار قریش ہٹ دھرمی میں مبتلا تھے۔

---

[1] مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (من مشاهد القيامة وأهوالها وما يلقاه الإنسان بعد موته: عبد الله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله)

[2] مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (حقوق دعت إليها الفطرة وقررتها الشريعة: محمد بن صالح العثيمين)

❖ دور ابتلا و آزمائش میں مسلمانوں کو تسلی اور دشمنوں کو دھمکی دی گئی۔[3]

مختصر تعارف

اس حصے میں سورۃ کا ایک جائزہ پیش کیا گیا ہے، جس میں اس کا پچھلی اور آنے والی سورتوں کے ساتھ تعلق اجاگر کیا گیا ہے۔ اس میں موضوعاتی انداز اور سورۃ کے مقاصد کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

موضوعات، ساخت اور باہمی ربط

سورۃ الانشقاق کا جائزہ

❖ سورۃ الانشقاق (پھٹنا) قرآن کی 84ویں سورۃ ہے، جو 25 آیات پر مشتمل ہے اور مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

❖ یہ سورۃ قیامت کے دن، انسانی جوابدہی اور مومنوں و کافروں کے آخری انجام کے موضوعات پر روشنی ڈالتی ہے۔

❖ سورۃ میں قیامت کے ہولناک مناظر کو نہایت واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے، اور اللہ کی اطاعت و آخرت کی تیاری کی ضرورت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

سورۃ الانشقاق کی ساخت

آغاز (آیات 1–5): کائناتی انقلاب

❖ آسمان کے پھٹنے، زمین کے پھیلنے اور اس کے اپنے بوجھ باہر نکالنے کا ذکر ہے، جو اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتی ہے۔

❖ غیر جاندار مخلوقات کی اطاعت کو اجاگر کیا گیا ہے، جس کا تقابل انسان کی اکثر سرکش عادت سے کیا گیا ہے۔

---

[3] مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (سمات المؤمنين في الفتن وتقلب الأحوال: صالح بن عبد العزيز آل الشيخ)

درمیانی حصہ (آیات 6–15): انسانی جوابدہی

- ❖ انسان کی محنت ومشقت اور اللہ سے ملاقات کے ناگزیر ہونے پر زور دیا گیا ہے۔
- ❖ ان لوگوں کے متضاد انجام کو بیان کیا گیا ہے جو اپنا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں پائیں گے (آسانی، خوشی) اور جو اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پائیں گے (عذاب، مایوسی)۔

اختتامی حصہ (آیات 16–25): قرآن پر ردعمل

اللہ تعالیٰ کائنات کی نشانیوں (شفق، رات، اور چاند) کی قسم کھاتے ہیں تاکہ قیامت کی حقیقت کو اجاگر کیا جا سکے۔ کافروں کی بے اعتقادی اور قرآن کے سامنے سر نہ جھکانے پر تنقید کی گئی ہے، اور آخر میں مومنوں کے لیے دائمی انعامات کی بشارت دی گئی ہے۔

اجزاء کا باہمی ربط

کائناتی واقعات اور انسانی جوابدہی میں وحدت

- ❖ سورۃ نہایت خوبصورتی سے کائناتی اطاعت ("إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ . . . وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ") کو انسانی جوابدہی ("يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ") کے ساتھ جوڑتی ہے۔
- ❖ اس سے یہ پیغام ملتا ہے کہ جس طرح کائنات اللہ کے حکم کی پابند ہے، اسی طرح انسان بھی لازماً اس کے حضور پیش ہوگا۔

مومنوں اور کافروں کا تقابل

- ❖ سورۃ میں مومنوں کی آسانی اور خوشی ("فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا وَيَنقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا") اور کافروں کی تباہی و مایوسی ("وَيَصْلَى سَعِيرًا إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا") کو ساتھ ساتھ بیان کیا گیا ہے، جو قرآن کے بار بار آنے والے انعام وسزا کے موضوع کو مضبوط کرتا ہے۔

موضوعات کی ترتیب

- سورۃ میں پہلے بیرونی کائناتی واقعات کا ذکر ہے، پھر اندرونی انسانی جوابدہی کو بیان کیا گیا ہے، اور آخر میں ایمان و عمل صالح کی دعوت پر اختتام ہوتا ہے۔
- یہ موضوعاتی ترتیب قرآن کے اس اسلوب کی عکاسی کرتی ہے جس میں کائنات کی نشانیوں کو روحانی حقائق سے جوڑا جاتا ہے۔

دوسرا حصہ

(تفسیری ترجمہ)

دوسرا حصہ (تفسیری ترجمہ)

(قرآن کے معانی کا ترجمہ پیش کرتا ہے، جس کے ساتھ آیت بہ آیت تشریح شامل ہوتی ہے)

یہاں سورۃ الانشقاق (84ویں سورۃ) کی آیت بہ آیت تشریح پیش کی جارہی ہے، جس میں ترجمہ اور ہر آیت کی مختصر وضاحت شامل ہے:

آیت 1: إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ

ترجمہ: "جب آسمان پھٹ جائے گا۔"

وضاحت: یہ آیت قیامت کے دن پیش آنے والے ایک عظیم کائناتی واقعے کو بیان کرتی ہے۔ آسمان کا پھٹنا کائنات کے موجودہ نظام کے ٹوٹنے کی علامت ہے، جو قیامت کے دن کی ہولناکی کو اجاگر کرتا ہے۔

آیت 2: وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ

ترجمہ: "اور اپنے رب کی بات سنے گا اور اس کے لائق بھی یہی ہے۔"

وضاحت: آسمان اپنے خالق کے حکم کی تعمیل کرے گا کیونکہ یہی اس کا فرض اور مقصد ہے۔ یہ آیت اللہ کی مرضی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی اہمیت کو بیان کرتی ہے، جو قرآن کا مستقل موضوع ہے۔

آیت 3: وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ

ترجمہ: "اور جب زمین پھیل جائے گی۔"

وضاحت: زمین کو پھیلا دیا جائے گا، جو قیامت کے دن اس کی تبدیلی کی طرف اشارہ ہے۔ یہ ایک ہموار میدان بن جائے گی تاکہ پوری انسانیت حساب کے لیے جمع ہو سکے۔

آیت 4: وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ

ترجمہ: "اور جو کچھ اس میں ہے وہ باہر نکال دے گی اور خالی ہو جائے گی۔"

وضاحت: زمین اپنے اندر چھپائی ہوئی ہر چیز نکال دے گی—چاہے وہ مردے ہوں جو دوبارہ زندہ کیے جائیں یا پوشیدہ راز۔ اس سے مکمل شفافیت اور جوابدہی کے لیے تیاری ظاہر ہوتی ہے۔

آیت 5: وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ

ترجمہ: "اور اپنے رب کی بات سنے گی اور اس کے لائق بھی یہی ہے۔"

وضاحت: آسمان کی طرح زمین بھی اپنے خالق کے حکم کی بغیر کسی مزاحمت کے اطاعت کرے گی کیونکہ یہی اس کا آخری مقصد اور فرض ہے۔

آیت 6: يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ

ترجمہ: "اے انسان! یقیناً تو اپنے رب کی طرف محنت کرتا ہوا جا رہا ہے اور اس سے ملنے والا ہے۔"

وضاحت: یہ آیت انسانوں سے خطاب کرتی ہے اور انہیں یاد دلاتی ہے کہ زندگی ایک مسلسل جدوجہد ہے، اور بالآخر انہیں اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ یہ اپنے اعمال کے حساب کی ناگزیر حقیقت کو بیان کرتی ہے۔

آیت 7: فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ

ترجمہ: "پس جس کو اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔"

وضاحت: اپنا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملنا کامیابی اور نیکی کی علامت ہے۔ اس سے مراد ہے کہ ایسے لوگ آخرت میں انعام پائیں گے۔

آیت 8: فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا

ترجمہ: "تو اس کا حساب آسان حساب ہو گا۔"

وضاحت: جو لوگ اپنے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں پائیں گے، ان کا حساب آسانی سے لیا جائے گا، ان پر کوئی سختی نہیں۔

آیت 9: وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا

ترجمہ: "اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوشی خوشی لوٹے گا۔"

وضاحت: نیک لوگ جنت میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ خوشی سے دوبارہ ملیں گے اور اپنی کامیابی و نعمتوں کا جشن منائیں گے۔

آیت 10: وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ

ترجمہ: "اور جس کو اس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔"

وضاحت: یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہیں ان کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، جو ان کی ناکامی اور سزا کی علامت ہے۔ اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے دیے جانے کی تصویر ذلت و رسوائی کو ظاہر کرتی ہے۔

آیت 11: فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا

ترجمہ: "تو وہ ہلاکت کو پکارے گا۔"

وضاحت: کافر شدید پشیمانی اور عذاب کی وجہ سے فنا کی دعا کرے گا۔ وہ چاہے گا کہ اس کا وجود ہی ختم ہو جائے تاکہ سزا سے بچ سکے۔

آیت 12: وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا

ترجمہ: "اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔"

وضاحت: یہ اس کے جہنم کے عذاب کی تصدیق ہے، جو اس کے کفر اور حق کو جھٹلانے کا براہ راست نتیجہ ہے۔

آیت 13: إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا

ترجمہ: "یقیناً وہ اپنے لوگوں میں خوش تھا۔"

وضاحت: دنیاوی زندگی میں کافر غفلت میں مبتلا تھا، عارضی خوشیوں میں مگن، اور جوابدہی کی فکر سے بے پرواہ۔

آیت14: إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ

ترجمہ: "یقیناً وہ سمجھتا تھا کہ وہ کبھی لوٹ کر (اللہ کی طرف) نہیں جائے گا۔"

وضاحت: کافر قیامت اور حساب کا انکار کرتا تھا، اور اس طرح زندگی گزارتا تھا جیسے اس کے اعمال کا کوئی انجام نہیں۔

آیت15: بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا

ترجمہ: "کیوں نہیں! اس کا رب تو اسے ہمیشہ دیکھ رہا تھا۔"

وضاحت: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ کافر کے اعمال اور ارادوں سے ہمیشہ باخبر تھا، چاہے وہ حق کا انکار کرتا رہا ہو۔

آیت16: فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ

ترجمہ: "پس میں شفق (سورج غروب ہونے کے بعد کی سرخی) کی قسم کھاتا ہوں۔"

وضاحت: اللہ تعالیٰ شفق کی قسم کھا کر دن سے رات میں تبدیلی کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جو تخلیق میں مسلسل تبدیلیوں کی یاددہانی ہے۔

آیت17: وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ

ترجمہ: "اور رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے۔"

وضاحت: رات کی قسم کھائی گئی ہے، کہ وہ ہر چیز کو اپنی تاریکی میں چھپا لیتی ہے۔

آیت 18: وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ

ترجمہ: "اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے۔"

وضاحت: پورا چاند اللہ کی تخلیق میں کمال اور حسن کی علامت ہے، جو اس کی نشانیوں کی عظمت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

آیت 19: لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ

ترجمہ: " یقیناً تم ایک حالت سے دوسری حالت سے گذرو گے۔"

وضاحت: تم ضرور مختلف حالات و شدائد سے گذرو گے، انسان زندگی اور آخرت میں مختلف مراحل سے گزرتا ہے: پیدائش، موت، دوبارہ زندہ ہونا اور حساب، جو تبدیلی اور جوابدہی کی ناگزیر حقیقت کو اجاگر کرتا ہے۔

آیت 20: فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

ترجمہ: "تو انہیں کیا ہوا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟"

وضاحت: یہ سوال کفار کی ضد اور ایمان نہ لانے پر سرزنش ہے، حالانکہ ان کے سامنے واضح نشانیاں اور تنبیہات موجود ہیں۔

آیت 21: وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ

ترجمہ: "اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔"

وضاحت: کافروں کا قرآن کے سامنے جھکنے سے انکار ان کی تکبر اور اللہ کے پیغام کو رد کرنے کی علامت ہے۔

بعض علماء نے اس آیت سے تلاوتِ سجدہ کے وجوب پر استدلال کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر انسان آیتِ سجدہ پر گزرے اور سجدہ نہ کرے تو وہ گناہگار ہوگا۔ اور یہ قول امام ابو حنیفہ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا بھی ہے، لیکن یہ قول راجح نہیں ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ تلاوتِ سجدہ واجب نہیں ہے، اگرچہ اس کے وجوب کا قول ابو حنیفہ اور ابن تیمیہ رحمہما اللہ کا ہے، لیکن یہ مرجوح ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ صحیح بخاری میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے ایک دن لوگوں کو خطبہ دیا اور سورۃ النحل کی تلاوت کی، جب آیتِ سجدہ پر پہنچے تو منبر سے اتر کر سجدہ کیا، پھر اگلے جمعہ کو وہی آیت پڑھی اور سجدہ نہیں کیا، اور فرمایا: اللہ نے ہم پر سجدہ فرض نہیں کیا سوائے اس کے کہ ہم چاہیں۔

یہ واقعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے ہوا اور کسی نے انکار نہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت ان سنن میں سے ہے جن کی اتباع کا ہمیں حکم ہے۔ اس بنا پر راجح قول یہی ہے کہ تلاوتِ سجدہ واجب نہیں بلکہ سنتِ مؤکدہ ہے۔ پس جب بھی تم آیتِ سجدہ پر پہنچو تو سجدہ کر لو، چاہے صبح ہو یا شام، رات ہو یا دن۔ سجدہ کرتے وقت تکبیر کہو اور جب سر اٹھاؤ تو نہ تکبیر کہو نہ سلام پھیرو، یہ اگر نماز کے باہر سجدہ کیا جائے۔ اگر نماز میں سجدہ کیا جائے تو سجدے کے وقت بھی تکبیر کہو اور اٹھتے وقت بھی، کیونکہ نماز میں سجدے کا یہی حکم ہے۔ (تفسیر ابن عثیمین)

آیت 22: بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ

ترجمہ: "بلکہ جنہوں نے کفر کیا وہ جھٹلاتے ہیں۔"

وضاحت: یہ آیت ان کے حق کو جھٹلانے اور قرآن کے پیغام کو تسلیم نہ کرنے کی تصدیق کرتی ہے۔

آیت 23: وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ

ترجمہ: "اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ (جمع کرتے ہیں) چھپاتے ہیں۔"

وضاحت: اللہ ان کے ارادوں، خیالات اور چھپی ہوئی اور خفیہ اعمال اور نیتوں کو جانتا ہے، جو اس کے علم کی ہمہ گیری کو ظاہر کرتا ہے۔

آیت 24: فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

ترجمہ: "پس انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔"

وضاحت: کافروں کو ان کے تکبر اور انکار کے نتیجے میں سخت عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

آیت 25: إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ

ترجمہ: "سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔"

وضاحت: اس میں ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کے لیے استثنا ہے۔ ان کے لیے جنت میں دائمی اور نہ ختم ہونے والا اجر ہے، جو کافروں کی سزا کے برعکس ہے۔

یہ سورۃ قیامت کے دن کے یقینی ہونے، انسانی اعمال کی جوابدہی اور مومنوں و کافروں کے الگ الگ انجام کو اجاگر کرتی ہے۔ یہ اللہ کے انکار کرنے والوں کے لیے وارننگ اور اس کے راستے پر چلنے والوں کے لیے یاددہانی ہے۔

تیسرا حصہ

(لغوی تشریح)-(کلمہ کی ساخت کی)

تیسرا حصہ (لغوی تشریح)-(کلمہ کی ساخت کی)

حصہ اول: کتاب "السراج" سے الفاظ کا مجموعہ اور لغوی تشریح

حصہ دوم: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ، کلمہ کی ساخت کی سمجھ۔

ترتيبها 84...سورة الانشقاق...آياتها 25...مكية

الآية...الكلمة...معناها

انگریزی میں معنی	اردو میں معنی	عربی میں معنی	قرآنی الفاظ	شمار	
Translation In English	Translation In Urdu	Translation In Arabic	Quranic Words	No.	
Has split	پھٹ جائے گا	تصدعت، وتفطرت بالغمام يوم القيامة	انشقت	1	5782
And has responded to its Lord	اور اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا	أطاعت لأمر ربها	وأذنت لربها	2	5783
Was obligated	اسی کے لائق وہ ہے	وحق لها أن تطيع	وحقت	3	5784
Has been extended	کھینچ کر پھیلا دی جائے گی	بسطت، ووسعت، ودكت جبالها	مدت	4	5785
And has cast out	وہ اگل دے گی	قذفت ما في بطنها من الأموات	وألقت	5	5786
Laboring toward your Lord	(اے انسان !تونے اپنے رب سے ملنے تک یہ کوشش اور تمام کام	ساعٍ إلى الله، وعامل بالخير أو الشر	كادح إلى ربك	6	5787

	)اور محنتیں کرنے والا ہے				
His record	اس کا اعمال نامہ .	صحيفة عمله	كتابه	7	5788
He will cry out for destruction	وہ موت کو بلانے لگے گا	يدعو بالهلاك قائلا: واثبوراه	يدعو ثبورا	8	5789
And [enter to] burn in a Blaze.	اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہوگا	يدخل النار يقاسي حرها	ويصلى سعيرا	9	5790
He would never return [to Allah].	وہ لوٹ کر ہی نہ جائے گا	لن يرجع إلى الله ليحاسبه	لن يحور	10	5791
So I swear by	مجھے قسم ہے	أقسم، و (لا): لتاكيد القسم	فلا أقسم	11	5792
The twilight glow	شفق	باحمرار الأفق عند الغروب	بالشفق	12	5793
It envelops	جمع کردہ	جمع	وسق	13	5794
It becomes full	کامل ہوجائے	تكامل نوره، وأبدر	اتسق	14	5795
State after state	ایک حالت سے دوسری حالت	أطوارا متعددة، وأحوالا متباينة: نطفة، ثم علقة، وهكذا	طبقا عن طبق	15	5796

5797	16	يوعون	يكتمون في صدورهم من العناد، والتكذيب	وہ لوگ دلوں میں رکھتے ہیں	They keep within themselves
5798	17	غير ممنون	غير مقطوع، ولا منقوص	نہ ختم ہونے والا	Uninterrupted.

سورۃ کا تفصیلی تجزیہ (آیت بہ آیت)، جس میں الفاظ پر توجہ دی گئی ہے۔ اس تجزیہ میں اسماء کے واحد اور جمع، تمام مشتقات کے ماضی، مضارع، مجرد اور مصدر، اور ان کے معانی شامل ہیں۔ یہ عمل ہمیں قرآن کے گہرے معانی میں مزید غوطہ لگانے کے قابل بناتا ہے۔

حصہ دوم: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ، کلمہ کی ساخت کی سمجھ۔

سورۃ کا تفصیلی تجزیہ (آیت بہ آیت)، جس میں الفاظ پر توجہ دی گئی ہے۔ اس تجزیہ میں اسماء کے واحد اور جمع، تمام مشتقات کے ماضی، مضارع، مجرد اور مصدر، اور ان کے معانی شامل ہیں۔ یہ عمل ہمیں قرآن کے گہرے معانی میں مزید غوطہ لگانے کے قابل بناتا ہے۔

آیت 1: إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ

الفاظ کی تشریح:

- ❖ إِذَا: شرطیہ حرف، جب (کسی شرط یا واقعہ کے لیے استعمال ہوتا ہے)
- ❖ ٱلسَّمَآءُ: (اسم) – آسمان
  - واحد: السَّمَاءُ
  - جمع: السَّمَاوَاتُ
- ❖ ٱنشَقَّتْ: (فعل، ماضی) – وہ پھٹ گیا
  - اصل مادہ: ش-ق-ق
  - باب: انفعل (باب انفعل، مزید فیہ

- فعل مضارع:تَنشَقُّ (وہ پھٹتا ہے)
- مصدر:انشِقَاق (پھٹنا)

آیت2:وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ

الفاظ کی تشریح:

❖ وَأَذِنَتْ:(فعل،ماضی)—اس نے سنا

- اصل مادہ:أ-ذ-ن
- باب:سمع يسمع (ثلاثی مجرد)
- فعل مضارع:تَأْذَنُ(وہ سنتی ہے)
- مصدر:إِذْن (سننا،اجازت)

❖ لِرَبِّهَا:

- لِ:حرف جر (کے لیے)

❖ رَبِّ:(اسم)—رب

❖ وَحُقَّتْ[4]:(فعل،ماضی)—اس پر لازم ہوا

---

[4] حَقَّ: (فعل)

حقَّ / حقَّ على / حقَّ لـ حَقَقْتُ ، يحِقّ ، احْقِقْ / حِقَّ ، حَقًّا وحَقّةً وحُقُوقًا ، فهو حقيق ، والمفعول محقوق عليه

حقَّ الأمرُ :صحّ وثبت وصدق

حَقَّهُ بِالقَانُونِ وَالعَدْلِ : غَلَبَهُ عَلَى الحَقِّ وَأَثْبَتَهُ عَلَيْهِ

حَقَّ الخَبَرَ : صَدَّقَهُ، تَيَقَّنَ مِنْهُ

حَقَّ القَانُونَ : أَوْجَبَهُ، أَثْبَتَهُ

حَقَّ عَلَيْهِ العَذَابُ : وَجَبَ يس آية ٧ لقَدْ حَقَّ القَوْلُ عَلَى أَكْثَرِهِمْ (قرآن)

حَقَقْتُ عَلَيْهِ القَضَاءَ : أَوْجَبْتُهُ

يَحِقُّ أَنْ يُسَلِّمَكَ نَصِيبَكَ : يَجِبُ عَلَيْهِ يَحِقُّ لِي أَنْ أَسْأَلَكَ

يَحِقُّ لَكَ أَنْ تُشَارِكَ فِي الْمُبَارَاةِ : يَصِحُّ، مِنْ حَقِّكَ أَنْ، يَسُوغُ لَكَ

- اصل مادہ: ح-ق-ق
- باب: ضرب یضرب (ثلاثی مجرد)
- فعل مضارع: تَحِقُّ (وہ لازم ہوتی ہے)
- مصدر: حَقّ (حق، لازم ہونا)

آیت 3: وَإِذَا ٱلْأَرْضُ مُدَّتْ

الفاظ کی تشریح:

❖ ٱلْأَرْضُ: (اسم)–زمین

- واحد: الْأَرْض
- جمع: أَرَاض

حَقَقْتُ ظَنَّهُ : فَعَلْتُ مَا كَانَ يَحْزِرُهُ أَوْ يَظُنُّهُ

حَقَّ غَرِيمَهُ : ضَرَبَهُ فِي حاقِّ رَأسِهِ أَوْ فِي حُقِّ كَتِفِهِ

حَقَّ الطَّرِيقَ : مَشَى فِي وَسَطِهِ

حَقَّ العُقْدَةَ : أحْكَمَ شَدَّهَا

ويَحِقُّ لك أن تفعل كذا: يَسُوغ

وهو حَقِيق بكذا: جدير

وحَقِيق عَلَى ذلك: واجب

وأنا حقِيق عَلى كذا: حَرِيصٌ

حَقَّ الصغيرُ من الإبل : دخل في السنة الرابعة

حقّتِ الحاجةُ: نزلت واشتدّت

حَقَّ فلانًا: غَلَبه في الخصومة

حُقَّ: (فعل)

حُقَّ لـ يُحق ، حَقًّا ، والمفعول محقوق له

حُقَّ لَهُ أنْ يَفْعَلَ مَا يُرِيدُ : حَقَّ ، الانشقاق آية ۲ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ (قرآن)

حُقَّ له أن يفعل: كذا وجب وثبت حُقَّ له أن يغضب/ يفرح

❖ مُدَّتْ:(فعل،ماضی)–وہ پھیلائی گئی

- اصل مادہ:م-د-د
- باب:نصر ینصر(ثلاثی مجرد)
- فعل مضارع:تُمَدُّ(وہ پھیلتی ہے)
- مصدر:مَدّ(پھیلنا،وسعت)

آیت4:وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ

الفاظ کی تشریح:

❖ وَأَلْقَتْ:(فعل،ماضی)–اس نے باہر نکالا

- اصل مادہ:ل-ق-ی
- باب:أفعل(باب اَفعل،مزید فیہ)
- فعل مضارع:تُلْقِي(وہ نکالتی ہے)
- مصدر:إِلْقَاء(باہر نکالنا)

❖ وَتَخَلَّتْ:(فعل،ماضی)–وہ خالی ہو گئی

- اصل مادہ:خ-ل-و
- باب:تفعّل(باب تفعّل،مزید فیہ)
- فعل مضارع:تَتَخَلَّى(وہ خالی ہوتی ہے)
- مصدر:تَخَلٍّ(خالی ہونا)

آیت6:يَٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَٰنُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَٰقِيهِ

الفاظ کی تشریح:

❖ ٱلْإِنسَٰنُ:(اسم)–انسان

- واحد:الإنسَان
- جمع:النَّاس

❖ كَادِحُ°:(اسم)–محنت کرنے والا

- اصل مادہ:ک-د-ح
- باب:فتح يفتح (ثلاثی مجرد)

➔ [5] كدح

الكَدْح : العمل والسعيُ والكسبُ والخَدْشُ .

والكَدْحُ : عمل الإِنسان لنفسه من خير أَو شر .

كَدَحَ يَكْدَحُ كَدْحاً وكَدَحَ لأَهله كَدْحاً : وهو اكتسابه بمشقة .

الأَزهري : يَكْدَحُ لنفسه بمعنى يسعى لنفسه ؛ ومنه قوله تعالى : إِنك كادِحٌ إِلى ربك كَدْحاً أَي ناصِبٌ إِلى ربك نَصْباً ؛ وقال الجوهري : أَي تسعى .

قال أَبو إِسحق : الكَدْحُ في اللغة السَّعْيُ والحِرْصُ والدُّؤُوبُ في العمل في باب الدنيا وباب الآخرة ؛ قال ابن مقبل : وما الدَّهرُ إِلا تارَتانِ : فمنهما ❁❁❁ أَموتُ ، وأُخرى أَبْتَغي العَيْشَ أَكْدَحُ أَي تارة أَسعى في طلب العيش وأَدْأَبُ

ويقال : هو يَكْدَحُ في كذا أَي يَكُدّ .

الجوهري : يَكْدَحُ لعياله ويَكْتَدِحُ أَي يكتسب لهم ؛ قال الأَغْلَبُ العِجْلِيُّ : أَبو عيال يَكْدَحُ المَكادِحا والكَدْحُ بالسنّ : دون الكَدْم بالأَسنان ، والفعل كالفعل ؛ وقيل : الكَدْحُ قَشْرُ الجلد يكون بالحجر والحافر .

وكَدَحَ جِلْدَه وكَدَّحه فَتَكَدَّحَ ، كلاهما : خَدَّشَه فتخَدَّشَ .

وتَكَدَّحَ الجِلْدُ : تَخَدَّشَ .

وفي حديث النبي ، صلى الله عليه وسلم ، أَنه قال : من سأَل وهو غَنِيٌّ جاءَت مسأَلتُه يوم القيامة خُدُوشاً أَو خُمُوشاً أَو كُدُوحاً في وجهه .

ابن الأَثير : الكُدُوحُ الخُدُوشُ .

وكلُّ أَثَرٍ من خَدْشٍ أَو عَضٍّ فهو كَدْح ؛ ويجوز أَن يكون مصدراً سمي به الأَثر ، وأَصابه شيء فكَدَحَ وجهه .

وحمار مُكَدَّحٌ : مُعَضَّضٌ .

والكُدُوح : آثار العض ، واحدها كَدْحٌ ، وعَمَّ بعضهم به الأَثر .

قال أَبو عبيد : الكُدُوح آثار الخُدوش .

- مصدر: كَدْح (محنت، مشقت)

❖ فَمُلَـٰقِيهِ: (فعل، مضارع) - تو اس سے ملنے والا ہے

- اصل مادہ: ل-ق-ي
- باب: لقي يلقى (ثلاثی مجرد) سمع يسمع
- مصدر: لِقَاء (ملاقات)

آیت 7: فَأَمَّا مَنْ أُوتِىَ كِتَـٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ

الفاظ کی تشریح:

- اصل مادہ: أ-ت-ي
- باب: أفعل (باب أفعل، مزيد فيه)
- فعل مضارع: يُؤْتَى (اسے دیا جاتا ہے)
- مصدر: إِيتَاء (دینا)

❖ يَمِينِهِۦ: اس کا دایاں ہاتھ

آیت 8: فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا

الفاظ کی تشریح:

❖ يُحَاسَبُ: (فعل، مضارع مجہول) - اس سے حساب لیا جائے گا

- اصل مادہ: ح-س-ب
- باب: فاعل (باب مفاعلة، مزيد فيه)
- مصدر: مُحَاسَبَة (محاسبہ، حساب لینا)

❖ حِسَابًا: (اسم) - حساب

- اصل مادہ: ح-س-ب

- مصدر: حِسَاب (حساب)

❖ یَسِیرًا: (اسم، صفت) — آسان

آیت 9: وَيَنقَلِبُ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ مَسْرُورًا

الفاظ کی تشریح:

❖ وَيَنقَلِبُ: (فعل، مضارع) — وہ لوٹے گا

- اصل مادہ: ق-ل-ب
- باب: انقلب (باب انفعل، مزید فیہ)
- فعل ماضی: انْقَلَبَ (وہ لوٹا)
- مصدر: انْقِلَاب (پلٹنا)

❖ مَسْرُورًا: (اسم، صفت) — خوش

- اصل مادہ: س-ر-ر
- مصدر: سُرُور (خوشی)

آیت 10: وَأَمَّا مَنْ أُوتِیَ كِتَـٰبَهُۥ وَرَآءَ ظَهْرِهِۦ

الفاظ کی تشریح:

❖ وَرَآءَ: (اسم) — پیچھے

- اصل مادہ: و-ر-ء
- مصدر: وِرَاء (پیچھے)

❖ ظَهْرِهِۦ: (اسم) — اس کی پیٹھ

- واحد: ظَهْر
- جمع: ظُهُور

آیت 11: فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا

الفاظ کی تشریح:

❖ يَدْعُو: (فعل، مضارع)–وہ پکارے گا

- اصل مادہ: د–ع–و
- باب: نصر ینصر (ثلاثی مجرد)
- ماضی: دَعَا (اس نے پکارا)
- مصدر: دُعَاء (پکارنا، دعا کرنا)

❖ ثُبُورًا[6]: (اسم)–ہلاکت، تباہی

---

[6] ثُبور: (اسم)

مصدر ثبَرَ

نادى بالويل والثُّبور: هدّد بالشرِّ والهلاك

ثَبَرَ: (فعل)

ثبَرَ يَثبُر ، ثَبْرًا ، فهو ثابِر ، والمفعول مَثْبور

ثبَر فلانًا: خيَّبه ولعنه، وصرفه عن الحقّ

ثبَر المرءُ: هلك

ثَبَرَ البحرُ: جَزَرَ

ثَبِرَ: (فعل)

ثَبِرَ ثبَرًا

ثَبِرَتِ القَرْحَةُ: انفتحت

ثبَّرَ: (فعل)

ثبَّرَه عن الأمر: حبسه عنه

ثَبْر: (اسم)

ثَبْر : مصدر ثَبَرَ

ثَبر: (اسم)

مصدر ثبَرَ

- اصل مادہ: ث-ب-ر
- مصدر: ثُبُور (نقصان، ہلاکت)

آیت 12: وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا

الفاظ کی تشریح:

❖ وَيَصْلَى: (فعل، مضارع)۔ وہ داخل ہو گا / جلے گا

- اصل مادہ: ص-ل-ي
- باب: سمع یسمع (ثلاثی مجرد)
- ماضی: صَلِيَ (وہ جلا)
- مصدر: صِلَايَة (جلنا، آگ میں داخل ہونا)

❖ سَعِيرًا: (اسم)۔ بھڑکتی آگ

- اصل مادہ: س-ع-ر
- مصدر: سَعِير (شعلہ، آگ)

آیت 13: إِنَّهُ كَانَ فِيٓ أَهْلِهِۦ مَسْرُورًا

الفاظ کی تشریح:

❖ كَانَ: (فعل، ماضی)۔ وہ تھا

ثابَرَ: (فعل)

ثابَرَ على يثابر ، مُثابرةً ، فهو مُثابِر ، والمفعول مُثابَر عليه

ثابر على الأمر: واظب عليه وداوم

ثابَرَ: (فعل)

ثابر على الأمر: واظب عليهِ وداوم

- اصل مادہ: ک-و-ن
- باب: کان یکون (ثلاثی مجرد)
- مضارع: یَکُونُ (وہ ہے)
- مصدر: کَوْن (ہونا، وجود)

❖ مَسْرُورًا: (تفصیل کے لیے آیت 9 میں دیکھیں)

آیت 14: إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ

الفاظ کی تشریح:

❖ ظَنَّ: (فعل، ماضی)–اس نے گمان کیا

- اصل مادہ: ظ-ن-ن
- مضارع: یَظُنُّ (وہ گمان کرتا ہے)
- مصدر: ظَنّ (گمان، خیال)

❖ یَحُورَ: (فعل، مضارع)–وہ لوٹے گا

- اصل مادہ: ح-و-ر
- باب: نصر ینصر (ثلاثی مجرد)
- ماضی: حَارَ (وہ لوٹا)
- مصدر: حَوْر (واپسی)

آیت 16: فَلَآ أُقْسِمُ بِٱلشَّفَقِ

الفاظ کی تشریح:

❖ أُقْسِمُ: (فعل، مضارع)–میں قسم کھاتا ہوں

- اصل مادہ: ق-س-م

- باب: أفعل (باب أفعل، مزید فیہ)
- ماضی: أَقْسَمَ (اس نے قسم کھائی)
- مصدر: إِقْسَام (قسم کھانا)

❖ بِالشَّفَقِ: (اسم)۔ شفق (سورج غروب ہونے کے بعد کی سرخی)

- اصل مادہ: ش-ف-ق
- مصدر: شَفَق (شفق)

آیت 17: وَٱلَّيْلِ وَمَا وَسَقَ

الفاظ کی تشریح:

- اصل مادہ: ل-ي-ل
- واحد: لَيْلَة (ایک رات)
- جمع: لَيَالٍ (راتیں)

❖ وَسَقَ: (فعل، ماضی)۔ اس نے سمیٹا یا ڈھانپ لیا

- اصل مادہ: و-س-ق
- باب: ضرب یضرب (ثلاثی مجرد)
- مضارع: يَسِقُ (وہ سمیٹتا ہے)
- مصدر: وَسْق (سمیٹنا، ڈھانپنا)

آیت 18: وَٱلْقَمَرِ إِذَا ٱتَّسَقَ

الفاظ کی تشریح:

❖ ٱتَّسَقَ[7]: (فعل، ماضی)۔ وہ پورا یا مکمل ہو گیا

---

[7] وَٱلْقَمَرِ إِذَا ٱتَّسَقَ ﴿١٨﴾

- اصل مادہ:و-س-ق
- باب:افتعل(باب افتعل،مزید فیہ)

سورة الانشقاق تفسير السعدي

وبالقمر إذا تكامل نوره

➔ وَسَقَ: (فعل)

وسَقَ يَسِق ، سِقْ ، وَسْقًا ووُسُوقًا ، فهو واسِق ، وهي واسِقٌ والجمع وسَاقٌ والمفعول مَوْسوق

وسَق الشَّيءَ: ضمَّه وجمَعَه وحمَلَه

وَسَق اللَّيلُ الأشياءَ: جلَّلها وسترها

وَسَقَتِ الدابةُ: حَمَلَت ، وأَغلقت على الماءِ رَحِمَها

وَسَق البَضَائِعَ فِي السَّفِينَةِ : حَمَلَهَا، شَحَنَهَا

وَسَق الجَمَلَ : حَمَّلَهُ الوَسْقَ

وَسَقَتْ عَيْنُهُ الْمَاءَ : حَمَلَتْهُ

وَسَقَتِ النَّخْلَةُ : كَثُرَ حَمْلُهَا

الفعل "وَسَقَ" في اللغة العربية يعني جمع وضم الشيء. يُقال: "وَسَقَ الشيءَ" أي جمعه وضمّه. ومن ذلك قوله تعالى: "وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ" [الانشقاق: ١٧]، أي ما جمعه الليل وضمّه.

KSU QURAN

كما يُستخدم "وَسَقَ" بمعنى حمل الشيء أو شحنه. يُقال: "وَسَقَ البضائع في السفينة" أي حملها أو شحنها.

ALMAANY

بالإضافة إلى ذلك، "الوَسْقُ" هو مكيال يُستخدم لقياس الكميات، ويُعادل ستين صاعًا. وقد ورد في الحديث الشريف: "ليس فيما دون خمسة أوسق صدقة".

إذن، "وَسَقَ" يحمل معاني الجمع والضم والحمل، ويُستخدم أيضًا للإشارة إلى مكيال محدد في القياس.

وسق الوسق: جمع المتفرق. يقال: وسقت الشيء: إذا جمعته، وسمي قدر معلوم من الحمل كحمل البعير وسقا، وقيل: هو ستون صاعا (وهو المتعارف عليه عند الفقهاء)، وأوسقت البعير: حملته حمله، وناقة واسق، ونوق مواسيق. إذا حملت. ووسقت الحنطة: جعلتها وسقا، ووسقت العين الماء: حملته، ويقولون: لا أفعله ما وسقت عيني الماء (انظر: المجمل ٩٢٥/٥؛ واللسان (وسق)). وقوله: ﴿والليل وما وسق﴾ [الانشقاق/١٧] قيل: وما جمع من الظلام، وقيل: عبارة عن طوارق الليل، ووسقت الشيء: جمعته، والوسيقة الإبل المجموعة كالرفقة من الناس، والاتساق: الاجتماع والاطراد. قال الله تعالى: ﴿والقمر إذا اتسق﴾ [الانشقاق/١٨].

- مضارع: يَتَّسِقُ (وہ مکمل ہوتا ہے)
- مصدر: اِتِّسَاق (مکمل ہونا، پورا ہونا)

آیت 19: لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ

الفاظ کی تشریح:

❖ لَتَرْكَبُنَّ: (فعل، مضارع) – تم ضرور گزروگے / تجربہ کروگے

- اصل مادہ: ر-ک-ب
- باب: سمع یسمع
- ماضی: رَكِبَ (اس نے سوار ہوا / تجربہ کیا)
- مصدر: رُكُوب (سوار ہونا، تجربہ کرنا)

❖ طَبَقًا[8]: (اسم) – درجہ، حالت یا پرت

- اصل مادہ: ط-ب-ق
- واحد: طَبَق
- جمع: طِبَاق

❖ عَن طَبَقٍ: ایک حالت کے بعد دوسری حالت

---

[8] في اللغة العربية، كلمة "طبق" تحمل معاني متعددة، منها "الحال" أو "المرحلة". يُستشهد ببيت الشعر الذي ذكرتَه لتوضيح هذا المعنى:

"كذلك المرء إن ينسأ له أجل ۞ يركب على طبق من بعده طبق"

هذا البيت من قصيدة للشاعر زهير بن أبي سلمى، ويعني أن الإنسان، إذا طال عمره، ينتقل من حال إلى حال، أو من مرحلة إلى أخرى. كلمة "طبق" هنا تشير إلى "حال" أو "مرحلة"، والتعبير "يركب على طبق من بعده طبق" يدل على تعاقب الأحوال والمراحل في حياة الإنسان.

آیت20: فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

الفاظ کی تشریح:

❖ لَايُؤْمِنُونَ:(فعل، مضارع)—وہ ایمان نہیں لاتے

- اصل مادہ: أ-م-ن
- باب:أفعل (باب أفعل، مزید فیہ)
- ماضی:آمَنَ (اس نے ایمان لایا)
- مصدر:إِيمَان (ایمان، عقیدہ)

فبشرهم بعذاب[9] اليم

---

[9] عَذاب: (اسم)

الجمع : عَذَابَاتٌ ، أَعْذِبَةٌ

العَذَابُ : عقاب ونكال : مؤلم شديد،

العَذَابُ: كُلُّ ما شَقَّ على النَّفس ، السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ [حديث]

العذابان: عذاب القبر وعذاب جَهنَّم

العذابان: السَّفر والبِناء

چوتھا حصہ

(سورۃ الانشقاق کے موضوعات اور عنوات سے متعلق آیات)

"الفوز العظيم والخسران المبين في ضوء الكتاب والسُّنَّة"

تأليف الفقير إلى الله تعالى: د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني رحمه الله

الشیخ سعید بن علی بن وہف القحطانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے چند اقتباسات

قرآن کی ان آیات کا مجموعہ جو کسی خاص موضوع یا عنوان سے متعلق ہیں۔ اس حصے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ہم کس طرح قرآن کی دیگر متعلقہ آیات کے ذریعے بہتر سمجھ سکتے ہیں اس موضوع کو۔

یہ طریقہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جب ہم کسی موضوع یا عنوان پر غور کرتے ہیں تو قرآن کی مختلف آیات کو جمع کر کے، ان کے درمیان تعلق کو سمجھ کر، ہم اس موضوع کی گہرائی میں جاسکتے ہیں اور اس سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح ایک ہی موضوع پر قرآن کی مختلف آیات کو جمع کرنا، اس موضوع کی مکمل اور جامع تفہیم میں مدد دیتا ہے۔

1. "جب آسمان پھٹ جائے گا" (سورۃ الانشقاق: 1)

1 سورۃ الانفطار: 1

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

"جب آسمان پھٹ جائے گا۔"

2. سورۃ الحاقہ: 16

وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ

"اور آسمان پھٹ جائے گا، پس وہ اس دن کمزور ہو گا۔"

3. "اور جب زمین پھیل جائے گی" (سورۃ الانشقاق: 3)

1 سورۃ الزلزال: 2

وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا

"اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی۔"

2 سورۃ طہ: 105-106

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا

"اور وہ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، تو کہیں: 'میرا رب انہیں اڑا دے گا، پھر زمین کو بالکل ہموار میدان چھوڑ دے گا۔'"

4. "اور جو کچھ اس میں ہے وہ باہر نکال دے گی اور خالی ہو جائے گی" (سورۃ الانشقاق:4)

1 سورۃ الزلزال:2

وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا

"اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی۔"

2 سورۃ الکہف:47

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا

"اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلا دیں گے، اور تم زمین کو کھلی ہوئی دیکھو گے، اور ہم سب کو جمع کریں گے، کوئی بھی باقی نہیں چھوڑیں گے۔"

5. "اور اپنے رب کی بات سنے گی اور اس کے لائق بھی یہی ہے" (سورۃ الانشقاق:5)

1 سورۃ حم السجدہ:11

فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ

"انہوں (زمین و آسمان) نے کہا: 'ہم فرمانبردار بن کر حاضر ہیں۔'"

6. "اے انسان! یقیناً تو اپنے رب کی طرف محنت کرتا ہوا جا رہا ہے اور اس سے ملنے والا ہے" (سورۃ الانشقاق:

1 سورۃ الزمر:7

ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

"پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال سے آگاہ کر دے گا۔"

2 سورۃ النجم:39-40

وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ

"اور یہ کہ انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی، اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔"

7. "پس جس کو اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا" (سورۃ الانشقاق:7)

1 سورۃ الحاقہ:19

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ

"پس جس کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا: 'لو، میرا نامہ اعمال پڑھو!'"

2 سورۃ الإسراء:13

وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا

"اور ہر انسان کا اعمال نامہ ہم نے اس کی گردن سے باندھ رکھا ہے، اور قیامت کے دن ہم اس کے سامنے کھلی کتاب نکالیں گے۔"

8. "تو اس کا حساب آسان حساب ہوگا" (سورۃ الانشقاق:8)

2 سورۃ الحاقہ:24

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ

""کھاؤ پیو مزے سے، اس بدلے جو تم نے پچھلے دنوں میں (نیکی) بھیجی تھی۔""

2. سورۃ الغاشیہ:8-9

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ ۝ لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ

"اس دن کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے، اپنی کوشش سے خوش۔"

9. "اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوشی خوشی لوٹے گا" (سورۃ الانشقاق:9)

1 سورۃ القیامہ:22-23

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

"اس دن کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھنے والے۔"

10. "اور جس کو اس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا" (سورۃ الانشقاق:10)

1سورۃ الحاقہ:25

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ

"اور جس کو اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا: 'کاش! مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا۔'"

"2تو وہ ہلاکت کو پکارے گا" (سورۃ الانشقاق:11)

3سورۃ الحاقہ:29

هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ

"میری سلطنت مجھ سے چھن گئی۔"

12. "اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہو گا" (سورۃ الانشقاق:12)

1سورۃ الھمزہ:6-7

نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ۝ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ

"اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ، جو دلوں تک جا پہنچے گی۔"

2سورۃ الملک:6

وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ

"اور جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔"

14. "بیشک اس نے گمان کیا کہ وہ کبھی (اللہ کی طرف) نہیں لوٹے گا" (سورۃ الانشقاق:14)

1سورۃ القیامہ:3-4

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ

"کیا انسان گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہیں کریں گے؟ کیوں نہیں! ہم اس کی انگلیوں کی پوروں کو درست کرنے پر قادر ہیں۔"

2 سورۃ النبأ:40

إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا

"بے شک ہم نے تمہیں قریبی عذاب سے ڈرایا ہے، جس دن ہر شخص اپنے ہاتھوں کی پیش کردہ چیز دیکھے گا، اور کافر کہے گا: 'کاش! میں مٹی ہو جاتا۔'"

15. "کیوں نہیں! اس کا رب تو اسے ہمیشہ دیکھ رہا تھا" (سورۃ الانشقاق:15)

1 سورۃ البروج:9

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

"جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔"

2 سورۃ یونس:61

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ

"اور تم جو بھی کام کرتے ہو، اور قرآن کی جو بھی تلاوت کرتے ہو، ہم تمہارے ساتھ موجود ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو۔"

17. "اور رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے" (سورۃ الانشقاق:17)

1 سورۃ الفجر:4

وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ

"اور رات کی جب وہ گزر جائے۔"

2 سورۃ النبأ:10

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا

"اور ہم نے رات کو لباس بنایا۔"

20. "تو انہیں کیا ہوا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟" (سورۃ الانشقاق:20)

1 سورۃ الانبیاء:30

أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ

"کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین جڑے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں جدا کیا، اور پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی؟ پھر کیا وہ ایمان نہیں لاتے؟"

2 سورۃ الملک:23

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ

"کہہ دو: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، اور تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے، تم بہت کم شکر کرتے ہو۔"

21. "اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے" (سورۃ الانشقاق:21)

1 سورۃ السجدہ:15

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

"ہماری آیات پر صرف وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب ان کے ذریعے نصیحت کی جائے تو سجدہ میں گر پڑتے ہیں، اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں، اور تکبر نہیں کرتے۔"

2 سورۃ حم السجدہ:38

فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ

"پھر اگر وہ تکبر کریں تو جو تیرے رب کے پاس ہیں، وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے ہیں اور تھکتے نہیں۔"

22. "بلکہ جنہوں نے کفر کیا وہ جھٹلاتے ہیں" (سورۃ الانشقاق:22)

1 سورۃ المطففین:10-11

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ

"اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے، جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔"

2 سورۃ الغاشیہ:23-24

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ

"بے شک انہیں ہماری طرف لوٹنا ہے، پھر بے شک ان کا حساب ہم پر ہے۔"

23. "اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں" (سورۃ الانشقاق:23)

1 سورۃ الحدید:6

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

"وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے، جو اس سے نکلتا ہے، جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے، اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو، اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔"

2 سورۃ آل عمران:29

قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

"کہہ دو: تم اپنے سینوں میں جو کچھ چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ اسے جانتا ہے، اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ بھی جانتا ہے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

24. "پس انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو" (سورۃ الانشقاق:24)

1 سورۃ البروج:10

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ

الْحَرِيقِ

"بے شک جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ نہیں کی، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور جلانے والے (عذاب) کا۔"

2 سورۃ الھمزہ: 1-2

وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ ۝ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ

"ہر طعنہ زن، عیب جو کے لیے ہلاکت ہے، جو مال جمع کرتا اور گنتا رہتا ہے۔"

25. "سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا"
(سورۃ الانشقاق: 25)

1 سورۃ البینہ: 7-8

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتُ عَدْنٍۢ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ رَّضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ رَبَّهُۥ

"بے شک جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، وہی بہترین مخلوق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی، یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرا۔"

2 سورۃ الکہف: 30

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا ٱلصَّٰلِحَٰتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

"بے شک جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ہم نیک عمل کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کرتے۔"

پانچواں حصہ

(تفسیر بالقرآن)

پانچواں حصہ (تفسیر بالقرآن)

❖ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا

لفظ "الکدح" لغت میں: محنت کے ساتھ کسی چیز کی کوشش کرنا ہے، خواہ وہ کوشش خیر میں ہو یا شر میں، یا پھر بے طرف (نہ خیر نہ شر) ہو۔ یہ کدح محنت کے ساتھ جدوجہد ہے، جیسے کوئی روزی کی تلاش میں محنت کرے۔ معنی: اے انسان! تو اپنے رب کی طرف اپنے عمل میں سعی کرنے والا ہے۔۔۔ تو اپنے عمل کو ملے گا، اور اس پر قرآن دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

❖ وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ[سورۃ الکھف:49]

❖ اور يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ [سورۃ النبأ:40]

پس وہ اپنے عمل کو ملے گا۔ یہ معنی صحیح ہے۔

فَمُلَاقِيهِ یعنی: تو اپنے عمل کو ملے گا، تو وہی عمل پائے گا جو تجھ سے سرزد ہوا۔ اور احتمال ہے کہ ضمیر رب کی طرف لوٹے: كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ یعنی تو اپنے رب سے ملنے والا ہے۔ یہ معنی بھی صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

❖ وَلَوْ تَرَى إِذْ وُقِفُوا عَلَى رَبِّهِمْ[سورۃ الأنعام:30]

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا حساب لیتا ہے، اور بندہ حساب و جزا کے لیے اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ یہ تمام معانی صحیح ہیں۔

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اسی لیے اللہ تعالیٰ ان دو وقتوں (شفق و قمر) کی قسم کھاتا ہے، جیسے فرمایا:

وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ[سورۃ المدثر:33،34]

اور یہ شفق کی قَسم کے مقابل ہے، اسی طرح اس کی قَسم:

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ[سورۃالتکویر:17،18]

کے مشابہ ہے"۔[10]

[10] التبيان في أقسام القرآن، لابن القيم(ص:110)

چھٹا حصہ

(احادیث کا مجموعہ)

وہ احادیث کا مجموعہ جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کی ہیں

بيْنَما أنَا أمْشِي مع ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عنْهما آخِذٌ بيَدِهِ، إذْ عَرَضَ رَجُلٌ، فَقالَ: كيفَ سَمِعْتَ رَسولَ اللَّهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ يقولُ في النَّجْوَى؟ فَقالَ: سَمِعْتُ رَسولَ اللَّهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ يقولُ: إنَّ اللَّهَ يُدْنِي المُؤْمِنَ، فَيَضَعُ عليه كَنَفَهُ ويَسْتُرُهُ، فيَقولُ: أتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فيَقولُ: نَعَمْ أيْ رَبِّ، حتَّى إذَا قَرَّرَهُ بذُنُوبِهِ، ورَأَى في نَفْسِهِ أنَّه هَلَكَ، قالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ في الدُّنْيَا، وأَنَا أغْفِرُهَا لكَ اليَومَ، فيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وأَمَّا الكَافِرُ والمُنَافِقُونَ، فيَقولُ الأشْهَادُ: ﴿هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ [هود:18].[11]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں ابن عمرؓ کے ساتھ چل رہا تھا اور ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا کہ ایک آدمی سامنے آیا اور اس نے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے نجویٰ (پوشیدہ بات) کے بارے میں کیا سنا؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "بیشک اللہ تعالیٰ مومن کو قریب کر لے گا اور اس پر اپنی رحمت کا پردہ ڈال دے گا اور اس کو چھپا لے گا، پھر فرمائے گا: کیا تو فلاں گناہ کو جانتا ہے؟ کیا تو فلاں گناہ کو جانتا ہے؟ وہ کہے گا: جی ہاں، اے میرے رب! یہاں تک کہ جب اللہ اس کے گناہوں کا اقرار کروا لے گا اور وہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا، تو اللہ فرمائے گا: میں نے دنیا میں ان گناہوں کو تم پر چھپایا تھا اور آج میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ پھر اس کو اس کے نیک اعمال کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دے دیا جائے گا۔ اور جہاں تک کافروں اور منافقوں کا معاملہ ہے تو گواہ کہیں گے: ﴿هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ [هود:18] یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا، خبردار! اللہ کی لعنت ہو

---

[11] الراوي : عبدالله بن عمر | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 2441 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح] التخريج : أخرجه مسلم(2768)باختلاف يسير" .

(راوی: عبداللہ بن عمر| محدث: بخاری| مصدر: صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2441| صحیح) تخریج: مسلم (2768) میں بھی تھوڑے اختلاف کے ساتھ روایت ہے۔

ظالموں پر۔"

إنَّ اللَّهَ سيُخَلِّصُ رجلًا من أمَّتي على رؤوسِ الخلائقِ يومَ القيامةِ فينشُرُ علَيهِ تسعةً وتسعينَ سجلًّا ، كلُّ سجلٍّ مثلُ مدِّ البصرِ ثمَّ يقولُ : أتنكرُ من هذا شيئًا ؟ أظلمَكَ كتبتي الحافِظونَ ؟يقولُ : لا يا ربِّ ، فيقولُ : أفلَكَ عذرٌ ؟ فيقولُ : لا يا ربِّ ، فيقولُ : بلَى ، إنَّ لَكَ عِندَنا حسنةً ، وإنَّهُ لا ظُلمَ عليكَ اليومَ ، فيخرجُ بطاقةً فيها أشهدُ أن لا إلَهَ إلَّا اللَّهُ ، وأشهدُ أنَّ محمَّدًا عبدُهُ ورسولُهُ ، فيقولُ : احضُر وزنَكَ فيقولُ يا ربِّ ، ما هذِهِ البطاقةُ مع هذِهِ السِّجلَّاتِ ؟ فقالَ : فإنَّكَ لا تُظلَمُ ، قالَ : فتوضَعُ السِّجلَّاتُ في كفَّةٍ ، والبطاقةُ في كفَّةٍ فطاشتِ السِّجلَّاتُ وثقُلتِ البطاقةُ ، ولا يثقلُ معَ اسمِ اللَّهِ شيءٌ[12]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے ایک شخص کو قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا، اس کے لیے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے، ہر رجسٹر اتنا بڑا ہو گا جتنا نظر جاسکتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے لکھنے والے فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: نہیں، اے میرے رب! اللہ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر یا نیکی ہے؟ وہ ڈر جائے گا اور کہے گا: نہیں، اے میرے رب! اللہ فرمائے گا: کیوں نہیں! تیرے پاس ہمارے پاس ایک نیکی ہے، اور آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔ پھر ایک پرچی نکالی جائے گی جس پر لکھا ہو گا: "أشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں) اللہ فرمائے گا: اپنا وزن لے آو۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! اس پرچی کا ان

---

[12] الراوي : عبدالله بن عمرو | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترمذي الصفحة أو الرقم: 2639| خلاصة حكم المحدث : صحيح التخريج : أخرجه الترمذي(2639)واللفظ له، وأحمد(6994)".

(راوی: عبداللہ بن عمرو| محدث: البانی| مصدر: صحیح ترمذی، حدیث نمبر: 2639| صحیح) تخریج: اسے ترمذی (2639) اور احمد (6994) نے روایت کیا ہے۔

رجسٹروں کے مقابلے میں کیا وزن ہے؟ اللہ فرمائے گا: آج تجھ پر ظلم نہیں ہو گا۔ پھر رجسٹروں کو ایک پلڑے میں اور پرچی کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا، تو رجسٹر ہلکے ہو جائیں گے اور پرچی بھاری ہو جائے گی، کیونکہ اللہ کے نام کے ساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔"

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "كلمتان حبيبتان إلى الرحمن، خفيفتان على اللسان، ثقيلتان في الميزان: سبحان الله وبحمده، سبحان الله العظيم".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو کلمے ہیں جو رحمن کو بہت محبوب ہیں، زبان پر ہلکے ہیں، میزان میں بہت بھاری ہیں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ" (اللہ کی پاکیزگی اور اس کی حمد کے ساتھ، اللہ عظیم کی پاکیزگی)[13]

ما شيءٌ أثقلُ في ميزانِ المؤمِنِ يومَ القيامةِ مِن خُلُقٍ حسَنٍ، فإنَّ اللَّهَ تعالى ليُبغِضُ الفاحشَ البَذيءَ[14]

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن مومن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں ہو گی۔ بیشک اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدزبان شخص کو ناپسند فرماتا ہے۔"[15]

---

13 [صحیح بخاری، کتاب 80، حدیث 93]

14 الراوي : أبو الدرداء | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترمذي الصفحة أو الرقم:2002|خلاصة حكم المحدث : صحيح التخريج : أخرجه أبو داود(4799)، وأحمد(27517)مختصراً، والترمذي(2002)باختلاف يسير

15 [سنن ترمذی، کتاب 27، حدیث 62](صحیح: اسے ابوداؤد، احمد اور ترمذی نے مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے)

باب: اہل جنت کی ضیافت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت کے دن زمین ایک روٹی بن جائے گی، اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاتھ میں ایسے پلٹے گا جیسے تم میں سے کوئی سفر میں اپنی روٹی پلٹتا ہے، یہ اہل جنت کے لیے ضیافت ہو گی۔ ایک یہودی آدمی آیا اور کہا: اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ تم پر رحمت نازل فرمائے، کیا میں آپ کو اہل جنت کی ضیافت کے بارے میں نہ بتاؤں جو قیامت کے دن ہو گی؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اس نے کہا: زمین ایک روٹی بن جائے گی۔ (جیسا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا) پھر رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہماری طرف دیکھا اور ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے داڑھ کے دانت ظاہر ہو گئے۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ان کے سالن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ان کا سالن "بَالَام" اور "نُون" ہو گا۔ صحابہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: گائے اور مچھلی، جن کے جگر کے زائد حصے سے ستر ہزار لوگ کھا سکیں گے۔"[16]

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قَالَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم : "إنَّ اللهَ عز وجل يَقُولُ يومَ القِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدنِي ! قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أعُودُكَ وَأنْتَ رَبُّ العَالَمِينَ ؟ !، قَالَ: أمَا عَلِمْتَ أنَّ عَبْدِي فُلاَناً مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ ! أمَا عَلِمْتَ أنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ ! يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمنِي ! قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أطْعِمُكَ وَأنْتَ رَبُّ العَالَمِينَ ؟ ! قَالَ: أمَا عَلِمْتَ أنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ ! أمَا عَلِمْتَ أنَّكَ لَوْ أطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي ! يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي ! قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أسْقِيكَ وَأنْتَ رَبُّ العَالَمِينَ ؟ ! قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلاَنٌ فَلَمْ تَسْقِهِ ! أمَا عَلِمْتَ أنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي" . -[رواه مسلم]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "قِیَامت کے دِن اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

---

[16] [صحیح مسلم: 2792، کتاب 52، حدیث 13]

اے ابن آدم! میں بیمار ہوا مگر تو نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو سارے جہانوں کا رب ہے؟ اللہ فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی عیادت نہ کی؟ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جبکہ تو سارے جہانوں کا رب ہے؟ اللہ فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے اسے کھانا نہ کھلایا؟ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے پانی کیسے پلاتا جبکہ تو سارے جہانوں کا رب ہے؟ اللہ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے اسے پانی نہ پلایا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا؟" [صحیح مسلم]

وضاحت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: 'اے ابن آدم! میں بیمار ہوا مگر تو نے میری عیادت نہ کی'۔" یعنی تمہیں معلوم ہونا چاہیے تھا کہ میرے فلاں بندے کی بیماری در حقیقت میری آزمائش تھی۔ اللہ تعالیٰ کے لیے بیماری محال ہے کیونکہ یہ نقص کی صفت ہے اور اللہ ہر نقص سے پاک ہے۔ یہاں "میں بیمار ہوا" سے مراد اللہ کا نیک بندہ بیمار ہوا تھا، اور اللہ اپنے نیک بندوں کے ساتھ خاص قرب رکھتا ہے۔ اسی لیے اللہ نے فرمایا: "اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا" (نہ کہ "ثواب پاتا")، جو اللہ کے ساتھ بیمار بندے کے خاص قرب کی دلیل ہے۔ علماء فرماتے ہیں: "بیمار شخص کی دعا قبول ہوتی ہے، خواہ وہ کسی کے لیے دعا کرے یا بددعا دے"۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا: 'اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا مگر تم نے میری عیادت نہیں کی۔' وہ جواب دے گا: 'اے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو رب العالمین ہے؟' (یعنی تو ہر چیز سے بے نیاز ہے اور میری عیادت کا محتاج نہیں۔) اللہ فرمائے گا: 'کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تم نے اس کی عیادت نہیں کی؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے؟' اس حدیث کے اس حصے میں کوئی مشکل بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

'میں بیمار ہوا تھا'، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیماری محال ہے، کیونکہ بیماری نقص کی صفت ہے اور اللہ عزوجل ہر نقص سے پاک ہے۔ یہاں "بیمار" سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے نیک بندوں میں سے کوئی بیمار تھا اور اللہ عزوجل کے دوست اس کے قریب تھے۔ اسی وجہ سے اللہ نے فرمایا: "...اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے" اور یہ نہیں فرمایا: "اس کا ثواب میرے پاس پاتے" جیسا کہ کھانا کھلانے اور پانی پلانے کے بارے میں فرمایا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیمار شخص اللہ تعالیٰ کے بہت قریب ہوتا ہے۔ اسی لیے علماء نے کہا ہے: "بیمار شخص کی دعا قبول ہوتی ہے، خواہ وہ کسی کے حق میں کرے یا خلاف کرے۔" "اے ابن آدم! میں نے تم سے کھانا مانگا مگر تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔" یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لیے کھانا نہیں مانگتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ} [سورۃ الأنعام:14] اللہ ہر چیز سے بے نیاز ہے، اسے کسی کی یا کسی چیز کی یا کھانے پینے کی ضرورت نہیں، لیکن اگر اللہ کے کسی بندے کو بھوک لگی ہو اور کوئی اس کے علم میں ہو پھر بھی اسے کھانا نہ کھلائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو اس کا ثواب میرے پاس پاتے؟" یعنی تم اس نیکی کا اجر میرے پاس پاتے، اور ایک نیکی دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ جتنا اللہ چاہے بڑھ سکتی ہے۔ "اے ابن آدم! میں نے تم سے پانی مانگا مگر تم نے مجھے پانی نہ پلایا" یعنی میں نے تم سے پینے کے لیے پانی مانگا مگر تم نے مجھے نہ پلایا۔ وہ جواب دے گا: "...میں تجھے پانی کیسے پلا سکتا ہوں جبکہ تو رب العالمین ہے؟" یعنی تو کھانے پینے کا محتاج نہیں۔ پھر اللہ فرمائے گا:

"میرے فلاں بندے نے تم سے پانی مانگا مگر تم نے اسے پانی نہ پلایا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر تم اسے پانی پلاتے تو اس کا ثواب میرے پاس پاتے؟" کسی کو پانی پلانا جب وہ مانگے، اس کا اجر تمہارے لیے نیکی کے طور پر محفوظ ہو جائے گا اور ایک نیکی دس گنا سے لے کر سات سو گنا بلکہ جتنا اللہ چاہے بڑھ سکتی ہے۔

دوسری حدیث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: النَّارُ، لَوْ كَشَفَهُ

لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ". [17]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور پانچ باتوں کا ذکر فرمایا:

1) اللہ تعالیٰ نہیں سوتا اور نہ ہی اسے سونا زیب دیتا ہے۔

2) وہ میزان (رزق) کو گھٹاتا اور بڑھاتا ہے۔

3) رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے پہلے اس کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں۔

4) اس کا حجاب نور ہے (ابو بکر کی روایت میں: آگ)۔

5) اگر وہ اپنا حجاب ہٹا دے تو اس چہرہ انور کی جلوہ سامانیاں ہر اس مخلوق کو جلا ڈالیں گی جہاں تک اس کی نظر پہنچتی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور پانچ باتوں کا ذکر فرمایا:

1.إِنَّ اللَّهَ عزَّ وجَلَّ لا يَنامُ، ولا يَنْبَغِي له أنْ يَنامَ:

"بیشک اللہ عزوجل نہیں سوتا اور نہ ہی اسے سونا زیب دیتا ہے۔"

اللہ کے لیے نیند محال ہے، کیونکہ نیند نقص کی علامت ہے اور اللہ ہر نقص سے پاک ہے، جیسا کہ سورۃ البقرہ (255) میں ارشاد ہے: ﴿لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ﴾۔

2.يَخْفِضُ القِسْطَ ويَرْفَعُهُ:

"وہ میزان (رزق یا عدل) کو گھٹاتا اور بڑھاتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے رزق میں کشادگی یا تنگی کرتا ہے، یا ان کے اعمال کے میزان میں کمی بیشی کرتا ہے۔

3.يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهارِ، وعَمَلُ النَّهارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ:

"رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے پہلے اس کی بارگاہ میں پیش

---

[17] [صحیح مسلم:179]

ہوتے ہیں۔"

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اعمال کا پیش کیا جانا مسلسل ہے، نہ کہ پورے دن کے بعد۔

4.حِجابُهُ النُّورُ، وفي رِوايَةِ أبِي بَكْرٍ: النَّارُ:

"اس کا حجاب نور ہے، اور ابو بکر کی روایت میں: آگ ہے۔"

دونوں روایات میں کوئی تضاد نہیں، کیونکہ یہ آگ موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہونے والی پاکیزہ آگ کی مانند ہے، جو نور بھی کہلاتی ہے۔

5. لو كَشَفَهُ لأَحْرَقَتْ سُبُحاتُ وجْهِهِ ما انْتَهَى إلَيْهِ بَصَرُهُ مِن خَلْقِهِ:

"اگر وہ اپنا حجاب ہٹا دے تو اس کے چہرہ انور کی جلوہ سامانیاں ہر اس مخلوق کو جلا ڈالیں گی جہاں تک اس کی نظر پہنچتی ہے۔"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں اللہ کو دیکھنا ممکن نہیں، البتہ آخرت میں مومن اپنے رب کا دیدار کریں گے۔

تفصیلی وضاحت:

- ❖ اللہ کے لیے نیند کا محال ہونا اس کی کمال ذات کی دلیل ہے۔
- ❖ رزق کی کمی بیشی اللہ کی حکمت پر مبنی ہے۔
- ❖ اعمال کا فوری پیش ہونا بندے کو ہر وقت اللہ کی نگرانی کا احساس دلاتا ہے۔
- ❖ حجابِ الٰہی کی دونوں توصیفات (نور / آگ) اس کی عظمت کے پہلو ہیں۔
- ❖ چہرہ الٰہی کی جلوہ سامانی کا بیان اس کی جلالت شان کو ظاہر کرتا ہے۔

حدیث کے فوائد:

1. اللہ کی صفاتِ کمالیہ (بیداری، عدل، علم) کا اثبات۔

2. اعمال کی مسلسل نگرانی کی ترغیب۔

3. دنیا میں رؤیتِ الٰہی کا انکار اور آخرت میں اس کا اثبات۔

4. اللہ کی ذات اور صفات میں تشبیہ اور تعطیل (انکار) دونوں سے اجتناب۔[18]

1. سورۃ الانشقاق:6 سے متعلق (زندگی میں محنت اور اللہ سے ملاقات)

"اے انسان! یقیناً تو اپنے رب کی طرف محنت کرتا ہوا جارہا ہے اور اس سے ملنے والا ہے۔"

حدیث:

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:"إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِهَا، فَافْعَلُوا."[19]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یقیناً تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔ پس اگر تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو کہ سورج کے طلوع سے پہلے اور غروب سے پہلے والی نماز (فجر و عصر) کو نہ چھوڑو تو ضرور ایسا کرو۔"

2. سورۃ الانشقاق:19 سے متعلق (زندگی کے مختلف مراحل)

"یقیناً تم حالت در حالت گزرو گے۔"

حدیث:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:"الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ."[20]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

3. سورۃ الانشقاق:21 سے متعلق (قرآن کی تلاوت اور سجدہ)

"اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔"

---

[18] [صحیح مسلم:179] (تخریج: مسلم نے اسے روایت کیا ہے)

[19] (صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، حدیث نمبر 554)

[20] (صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، حدیث نمبر 2956)

حدیث:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:"إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي وَيَقُولُ: يَا وَيْلِي، أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ."[21]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میری بد بختی! ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، اس نے سجدہ کیا تو اس کے لیے جنت ہے، مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، میں نے انکار کیا تو میرے لیے آگ ہے۔"

4. سورۃ الانشقاق:25 سے متعلق (ایمان اور نیک عمل کرنے والوں کا انعام)

"سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔"

حدیث:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:"يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ."[22]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال آیا۔"

---

21 (صحیح مسلم، کتاب الإیمان، حدیث نمبر 81)

22 (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، حدیث نمبر 3244)

یونٹ 23: اللہ سے ملاقات اور اعمال نامہ پیش ہونا (آیات 6-15)

1. اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملنا

حدیث:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:"مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ. "قَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾؟ قَالَ: "ذَاكَ الْعَرْضُ."[23]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس سے حساب میں باریک بینی کی گئی، اسے عذاب دیا جائے گا۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا اللہ نے نہیں فرمایا: {تو اس کا حساب آسان ہو گا}؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ صرف پیشی ہے (سخت حساب نہیں)۔"

2. اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملنا

حدیث:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:"يُؤْتَى بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ: قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ."[24]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اگر تمہارے پاس زمین بھر سونا ہو تو کیا تم اس کے بدلے اپنی جان چھڑاؤ گے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو اس سے کہا جائے گا: تم سے اس سے بھی آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔"

- ❖ قیامت کے ہولناک مناظر، زندگی میں محنت، اعمال نامہ کا پیش ہونا (دائیں یا بائیں ہاتھ میں)، اور اللہ تعالیٰ کی عظیم قسموں کے حوالے سے سورۃ الانشقاق کی ہر یونٹ کے مطابق صحیح احادیث پیش کی گئی ہیں۔

---

23 (صحیح بخاری، کتاب العلم، حدیث نمبر 103)

24 (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، حدیث نمبر 6538)

یونٹ 24: اللہ کی قسم اور کافروں و مومنوں کا انجام (آیات 16-25)

1. اللہ کی قسم اور اس کی اہمیت

حدیث:

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يَحْلِفُ لَا وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ".[25]

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔"[26]

ترجمہ: سعد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "جس نے اللہ کے سوا کسی اور کے نام کی قسم کھائی تو اس نے شرک کیا۔"

❖ یہ احادیث اس بات پر زور دیتی ہیں کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ صرف اہم اور عظیم امور پر ہی قسم کھاتا ہے، اور اس کے سوا کسی اور کی قسم کھانا شرک ہے۔

2. مومنوں کے لیے انعام

حدیث:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: 'يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ'، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: 'هَلْ رَضِيتُمْ'، فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى، وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: 'أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ'، قَالُوا: يَا رَبِّ، وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ

---

[25] (سنن ابی داود، کتاب الایمان والنذور، باب: باپ دادا کی قسم کھانا منع ہے، حدیث: 3251)

[26] (سنن ابی داود: 3242، صحیح)

مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: 'أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا'." [27]

ترجمہ: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے جنت والو! وہ کہیں گے: ہم حاضر ہیں اے ہمارے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو؟ وہ کہیں گے: بھلا ہم راضی کیوں نہ ہوں جب کہ تونے ہمیں وہ سب کچھ عطا کیا جو کسی اور کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا۔ وہ کہیں گے: اے رب! اس سے بہتر اور کیا ہو گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تم پر اپنی رضا ہمیشہ کے لیے دائمی کر دوں گا، اب کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔"

تشریح:

یہ احادیث سورۃ الانشقاق کے آخری حصے کے موضوعات سے ہم آہنگ ہیں، جن میں اللہ کی عظیم قسموں، قیامت کے مناظر، اعمال نامہ کے پیش ہونے، کافروں کے انجام اور مومنوں کے لیے دائمی انعامات کا ذکر ہے۔ ہر حدیث سورۃ الانشقاق کی تعلیمات کی تائید اور وضاحت کرتی ہے کہ اللہ کی قسمیں صرف اہم اور عظیم حقائق پر ہوتی ہیں، اور مومنوں کے لیے سب سے بڑی نعمت اللہ کی دائمی رضا ہے۔

[27] (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب: جنت و جہنم کا بیان: 6549۔ صحیح مسلم، کتاب الجنۃ، باب: جنتیوں پر اللہ تعالیٰ کبھی ناراض نہیں ہو گا: 2829)

ساتواں حصہ

(تفسیر بالحدیث)

تفسیر بالحدیث(Tafseer Bil Hadees):وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی جاتی ہیں

سورۃ الانشقاق

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ (١) وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ (٢) وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ (٣) وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ (٤) وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ (٥) يَاأَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ(٦)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ " . قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ " لَيْسَ ذَاكِ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَىْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ، فَلَيْسَ شَىْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ " . اخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.[28]

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند نہیں کرتا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ملنے سے موت مراد نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آتی ہے جو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ سے ملاقات اور اس کی رضا اور جنت کے حصول کے لئے) ہوتی ہے، اس لئے وہ اللہ سے ملاقات کا خواہشمند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے، اس

---

[28] (الصحيح للبخاري:6507)

وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے۔ وہ اللہ سے جا ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے، پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی اور عمرو بن مرزوق نے اس حدیث کو شعبہ سے مختصراً روایت کیا ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ بن ابی اوفی نے، ان سے سعد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

Narrated 'Ubada bin As-Samit: The Prophet(ﷺ)said, "Who-ever loves to meet Allah, Allah (too) loves to meet him and who-ever hates to meet Allah, Allah (too) hates to meet him". `Aisha, or some of the wives of the Prophet(ﷺ)said, "But we dislike death." He said: It is not like this, but it is meant that when the time of the death of a believer approaches, he receives the good news of Allah's pleasure with him and His blessings upon him, and so at that time nothing is dearer to him than what is in front of him. He therefore loves the meeting with Allah, and Allah (too) loves the meeting with him. But when the time of the death of a disbeliever approaches, he receives the evil news of Allah's torment and His Requital, whereupon nothing is more hateful to him than what is before him. Therefore, he hates the meeting with Allah, and Allah too, hates the meeting with him".

يَاأَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ (٦) فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ (٧) فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا (٨) وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا (٩)

عَنْ عَائِشَةَ ـ رضى الله عنها ـ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلاَّ هَلَكَ " . قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ

وَجَلَّ ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۞ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾. قَالَ " ذَاكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُونَ، وَمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ".[29]

عائشہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا کہ میں نے سنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن جس کا حساب لیا جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ کہا عائشہ نے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میری جان آپ پر قربان کیا اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا (جس کا نامہ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دے دیا جائے اس کا آسان حساب ہو گا۔ تب آپ ﷺ نے کہا کہ وہ تو پیشی ہے پر جس کی حساب و کتاب میں گرفت کی جائے وہ تو ہلاک ہو گیا۔

Narrated Aisha: Allah's Messenger(ﷺ)said," (On the Day of Resurrection) any one whose account will be taken will be ruined (i.e. go to Hell)." I said, "O Allah's Messenger!(ﷺ)May Allah make me be sacrificed for you? Doesn't Allah say: "Then as for him who will be given his record in his right hand, he surely will receive an easy reckoning?" (84.7-8) He replied, "That is only the presentation of the accounts; but he whose record is questioned, will be ruined".

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ (١٠) فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا (١١) وَيَصْلَى سَعِيرًا (١٢) إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا (١٣) إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ (١٤) بَلَى إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا (١٥) فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ (١٦) وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ (١٧) وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ (١٨) لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ (١٩)

عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾ حَالاً بَعْدَ حَالٍ، قَالَ هَذَا نَبِيُّكُمْ صلى الله عليه وسلم.[30]

---

[29] (الصحيح للبخاري:4939)

[30] (تعليق البخاري:4940)

مجاہد نے کہا کہ ابن عباس نے فرمایا اس آیت کے بارے میں کہ تم مرحلہ بہ مرحلہ آگے بڑھو گے۔۔ اس سے تمہارے نبی کریم ﷺ مراد ہیں۔

Narrated Ibn `Abbas: (As regards the Ayat):--'You shall surely travel from stage to stage (in this life and in the Hereafter).' (It means) from one state to another. That concerns your Prophet.

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ (١٩) فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (٢٠) وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ (٢١) بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ (٢٢) وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ (٢٣) فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (٢٤) إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ (٢٥)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ " . قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَ " فَمَنْ " .[31]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے سے پہلی امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز میں اتباع کرو گے۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو گے۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا پھر اور کون

Narrated Abu Sa`id Al-Khudri: The Prophet(ﷺ)said, "You will follow the ways of those nations who were before you, span by span and cubit by cubit (i.e., inch by inch) so much so that even if they entered a hole of a mastigure, you would follow them." We said, "O Allah's Messenger!(ﷺ)(Do you mean) the Jews and the Christians?" He said, "Whom else"?

---

[31] (الصحيح للبخاري:7320)

قوله تعالى (فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (٢٠) وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ)

عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صلى الله عليه وسلم فَلاَ أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ.[32]

انھوں نے ابورافع سے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ اس میں آپ نے « إذا السماء انشقت » پڑھی اور سجدہ (تلاوت) کیا۔ میں نے ان سے اس کے متعلق معلوم کیا تو بتلایا کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی (اس آیت میں تلاوت کا) سجدہ کیا ہے اور زندگی بھر میں اس میں سجدہ کروں گا، یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاؤں۔

Narrated Abu Rafi:` I offered the `Isha' prayer behind Abu Huraira and he recited, "Idha s-samaa'u n-shaqqat" (84) and prostrated. On my inquiring, he said, "I prostrated behind Abul-Qasim (the Prophet) (when he recited that Sura) and I will go on doing it till I meet him".

[32] (الصحيح للبخاري:766)

الجامع الکامل سے بعض احادیث

سورۃ الانشقاق کی تفسیر

(یہ مکی سورۃ ہے، آیات کی تعداد 25 ہے)

روایتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: حضرت ابو سلمہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھتے ہوئے سجدہ کیا دیکھا۔ میں نے پوچھا: "اے ابو ہریرہ! آپ سجدہ کیوں کرتے ہیں؟" کہنے لگے: "اگر میں نے نبی ﷺ کو سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا، تو میں بھی نہ کرتا۔"

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ بخاری (سجود القرآن: 1074) اور مسلم (المساجد: 578) دونوں نے روایت کیا۔ دونوں میں سند: ہشام ⟵ یحییٰ بن ابی کثیر ⟵ ابو سلمہ ⟵ ابو ہریرہ۔ الفاظ بخاری کے ہیں۔

1- باب

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ (٧) فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا (٨)﴾ روایتِ عائشہ رضی اللہ عنہا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کا حساب لیا گیا، وہ ہلاک ہو گیا۔" میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! کیا اللہ نے نہیں فرمایا: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ . . .﴾؟" نبی ﷺ نے فرمایا: "وہ تو صرف پیشی ہے، تاکہ اعمال دکھا دیے جائیں۔ کیونکہ جس سے تفصیلی حساب لیا گیا، وہ ہلاک ہو گیا۔" (ایک روایت میں: "عذاب دیا گیا" کے الفاظ ہیں۔)

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اسے بخاری (4939) اور مسلم (2876) دونوں نے روایت کیا۔ الفاظ بخاری کے ہیں۔

دوسری روایتِ عائشہ رضی اللہ عنہا:

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں فرماتے سنا: "اے اللہ! میرا حساب آسان بنا دے۔" نماز کے بعد میں نے پوچھا: "یا رسول اللہ! حسابِ یسیر کیا ہوتا ہے؟" فرمایا: "یہ کہ بندے کے اعمال نامے پر صرف نظر ڈال کر درگزر کر دیا جائے، کیونکہ جس سے تفصیل کے ساتھ حساب لیا گیا، اے عائشہ، وہ ہلاک ہوا۔ اور مومن کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے، یہاں تک کہ کانٹا چبھتا ہے، اللہ اس

کے بدلے میں اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔"

یہ حدیث حسن ہے۔اسے احمد (24215) نے روایت کیا، اور ابن خزیمہ (849)، حاکم (1/255) نے صحیح قرار دیا۔سند میں محمد بن اسحاق ہیں جنہوں نے صراحتاً تحدیث کی ہے، لہٰذا روایت حسن درجے کی ہے۔

2-باب

﴿فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ (١٦)﴾ {الشّفق} یعنی سورج غروب ہونے کے بعد آسمان کی سرخی۔اس کی وضاحت صحیح حدیث سے ہوتی ہے۔روایتِ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مغرب کی نماز کا وقت اُس وقت تک رہتا ہے جب تک شفق (آسمانی سرخی) غائب نہ ہو جائے۔"

یہ حدیث صحیح ہے۔اسے مسلم (612) نے روایت کیا (سند: احمد بن ابراہیم الدوري ← عبدالصمد ← ہمّام ← قتادہ ← ابو أیوب ← عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)۔

3-باب

﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ (١٩)﴾ روایتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ: فرمایا: "﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾ یعنی حال کے بعد دوسرا حال۔" اور کہا: "یہ تمہارے نبی ﷺ سے مراد ہے۔" یہ حدیث صحیح ہے۔

اسے بخاری (4940) نے روایت کیا (سند: سعید بن النضر ← ہشیم ← ابو بشر جعفر بن ایاس ← مجاہد ← ابن عباس رضی اللہ عنہما)۔

آٹھواں اور نواں حصہ

(تفسیر صحابہ و تابعین)-(تفسیر بالرائے محمود)

تفسیر صحابہ وتابعین کے اقوال سے (پانچ مشہور تفاسیر سے کچھ اقوال) اور تفسیر بالرائے محمود کے ساتھ

نوٹ: میں نے آٹھواں اور نواں حصہ ایک جگہ جمع کیا ہے کیونکہ میں نے اقوال صحابہ وتابعین جمع کیے اور ان میں سے کچھ اقوال تفسیر بالرائے المحمود پر مبنی پائے۔

8- تفسیر باقوال صحابہ وتابعین پانچ مشہور تفاسیر سے

9- تفسیر بالرائے المحمود

حصہ اول- غیر تفصیلی اور مختصر تفسیر، صحابہ وتابعین کے اقوال سے (تفسیر حکمت بشیر، طبری، ابن کثیر، بغوی، ابن ابی حاتم کی طرف رجوع کیا گیا ہے) سارے اقوال صحابہ، تابعین وتبع تابعین جو یہاں مذکور ہیں وہ شیخ حکمت بشیر (جو میرے مدینہ یونیورسٹی میں استاذ رہے ہیں) کی تحقیق کے مطابق صحیح یا حسن ہیں۔

سورۃ الانشقاق

❖ قوله تعالى (وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ)

- مجاہد نے کہا: (وأذنت لربھا وحقت) یعنی: اس نے سنا۔

❖ قوله تعالى (وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ)

- مجاہد نے کہا: (مدت) یعنی: قیامت کے دن۔

❖ قوله تعالى (وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ)

- مجاہد نے کہا: (وألقت ما فيها وتخلت) یعنی: اس نے اپنے اندر کے مردوں کو باہر نکال دیا۔

❖ قوله تعالى (يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ)

- قتادہ نے کہا: اے ابن آدم! تیری محنت بہت کمزور ہے، پس جس نے اللہ کی اطاعت میں اپنی محنت صرف کی تو وہ کرے، اور اللہ کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں۔

❖ قوله تعالى (وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا)

- قتادہ نے کہا: (وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا) یعنی: ان اہل کی طرف لوٹے گا جن کے لیے اللہ نے جنت تیار کی ہے۔

❖ قوله تعالى (وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ)

- مجاہد نے کہا: (وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ) یعنی: اس کا ہاتھ اس کی پیٹھ کے پیچھے کر دیا جائے گا۔

❖ قوله تعالى (فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا)

(یعنی وہ ہلاکت کو پکارے گا۔)

❖ قوله تعالى (إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا (١٣) إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ)

- قتادہ نے کہا: (إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ) یعنی: دنیا میں (واپس نہ لوٹے گا)
- مجاہد نے کہا: (إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ) یعنی: وہ یہ سمجھتا تھا کہ وہ ہماری طرف نہیں لوٹے گا۔
- ابن عباس نے کہا: (إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ) یعنی: وہ دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

❖ قوله تعالى (فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ)

- مجاہد نے کہا: (الشفق) یعنی: پورا دن
- اور ابن کثیر نے شفق کی تفسیر مغرب کے بعد کی سرخی سے کی ہے۔

❖ قوله تعالى (وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ)

- ابن عباس نے کہا: (وما وسق) یعنی: جو کچھ رات نے جمع کیا۔

❖ قوله تعالى (وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ)

- ابن عباس نے کہا: (والقمر إذا اتسق) یعنی: جب وہ مکمل ہو جائے۔

❖ قوله تعالى (لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ)

- ابن عباس نے کہا: (لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ) یعنی: "ایک حال سے دوسرے حال میں جاؤ گے"،

اور کہا: یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے۔

❖ قوله تعالى (وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ)

- مجاہد نے کہا: (يُوعُونَ) یعنی: جو وہ چھپاتے ہیں۔

❖ قوله تعالى (إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ)

- ابن عباس نے کہا: (لهم أجر غير ممنون) یعنی: ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی کم نہ ہو گا

دسواں حصہ

(عربی تفاسیر سے مستند نکات)

دسواں حصہ (عربی تفاسیر سے مستند نکات)

حصہ دوم: تفصیلی تفسیر

تفسیر طبری، ابن ابی حاتم، بغوی، تفسیر قرطبی، ابن کثیر، اور جدید تفاسیر جیسے تفسیر السعدی اور اسی طرح ابن کثیر کے تفسیر کے نکات اور اختصار جو "المصباح المنیر" سے موسوم ہے اس کے ساتھ دیگر ابن کثیر کی شروحات (شرح شیخ الراجحی، شرح شیخ خالد السبت و شیخ مقبل کی تخریج و شیخ حوینی و حکمت بشیر کی تحقیقِ تفسیر ابن کثیر) سے استفادہ کرتے ہوئے اور اسی طرح تحقیقات ابن تیمیہ وابن قیم وابن الجوزی کا خیال رکھا گیا ہے، اور تفسیر اضواء البیان، فتح القدیر للشوکانی، تفسیر شیخ نواب صدیق حسن خان، تفسیر شیخ ابن عثیمین سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اردو قالب میں لایا گیا الحمدللہ، اس سے ہمیں روایتی اور جدید نقطہ نظر دونوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی ان شاءاللہ۔

سورۃ الانشقاق مکی سورۃ ہے جو قیامت کے دن کے بارے میں گفتگو کرتی ہے

ابتدائی آیات میں قیامت کے مناظر بیان کیے گئے ہیں، اس کے بعد انسان کی حالت اور پھر اس کے اعمال کی جوابدہی اور جزا و سزا کا ذکر ہے۔

سورۃ کے آخر میں کافروں کے انکار اور ان کے لیے تیار کردہ عذاب کا بیان ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے تلاوت کی: "جب آسمان پھٹ جائے گا" (إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ) اور اس میں سجدہ کیا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو لوگوں کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس سورت میں سجدہ کیا تھا۔ (یہ روایت مسلم اور نسائی نے مالک کی سند سے بیان کی ہے)

بخاری نے ابو رافع سے روایت کیا: "میں نے ابو ہریرہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، انہوں نے 'جب آسمان پھٹ جائے گا' کی تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: 'میں نے ابو القاسم ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا ہے، اور جب تک ان سے نہ مل جاؤں اس سورت میں سجدہ کرتا رہوں گا۔'"

"جب آسمان پھٹ جائے گا" "اور اپنے رب کے حکم کو سنے گا اور اسی کے لائق ہے"

"جب آسمان پھٹ جائے گا" سے مراد قیامت کا دن ہے

❖ "اور اپنے رب کے حکم کو سنے گا اور اسی کے لائق ہے" یعنی آسمان اپنے رب کا حکم سن کر اس کی اطاعت

کرے گا، جیسا کہ قیامت کے دن اللہ کا حکم ہو گا۔

❖ "اور اسی کے لائق ہے" یعنی اس کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ اللہ کے حکم کی اطاعت کرے، کیونکہ وہ غالب اور بے نیاز ہے، اس کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

❖ ہر چیز اسی کے تابع ہے۔

❖ "اور اپنے رب کے حکم کو سنے گا" کا مطلب ہے کہ آسمان پوری اطاعت اور عاجزی کے ساتھ اللہ کا حکم سنے گا، اور یہی اس کے لیے درست ہے۔

⬅ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین سے فرمایا: "خواہ خوشی سے آؤ یا مجبوری سے"،
انہوں نے کہا: "ہم خوشی سے حاضر ہیں"۔ [سورۃ فصلت: 11]
لہٰذا یہ عظیم مخلوقات اپنی طاقت و وسعت کے باوجود اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتی ہیں، کیونکہ وہ سب سے عظیم ہے۔

❖ "اور جب زمین پھیل جائے گی"

یعنی اسے پھیلا دیا جائے گا، وسیع اور ہموار کر دیا جائے گا۔

ابن جریر اور ابن کثیر کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن زمین کو اس طرح پھیلایا اور وسیع کیا جائے گا کہ تمام مخلوق اس پر سما سکے۔ یہ وسعت اس لیے ہو گی کہ ہر انسان کے لیے جگہ ہو، اور سب کو جمع کیا جا سکے۔

❖ "اور جو کچھ اس میں ہے وہ باہر نکال دے گی اور خالی ہو جائے گی"

اس سے مراد ہے کہ زمین اپنے اندر موجود مردوں کو باہر نکال دے گی اور ان سے خالی ہو جائے گی، جیسا کہ مجاہد، سعید اور قتادہ نے بیان کیا۔

کچھ مفسرین نے کہا کہ اس میں مردے اور دفن شدہ خزانے، جیسے سونا وغیرہ، سب باہر آ جائیں گے۔

یعنی زمین اپنے خزانے اور مردے، دونوں کو نکال دے گی، کیونکہ اللہ کا بیان عام ہے: "اور جو کچھ اس میں ہے وہ باہر نکال دے گی"۔

اور اپنے رب کے حکم کو سنے گی اور اسی کے لائق ہے

قرآن میں کوئی بات بے مقصد یا تکراراً نہیں آتی

- ہر بیان پچھلے سے جڑا ہوا ہے۔
- پہلے اللہ نے آسمان کو پھٹنے کا حکم دیا، اس نے اطاعت کی،
- اسی طرح زمین کو پھیلنے، وسیع ہونے اور اپنے اندر کی چیزیں نکالنے کا حکم دیا،
- تو اس نے بھی اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیا،
- اور یہی اس کے لیے درست اور واجب ہے۔

جیسا کہ ہم نے دیگر مقامات پر بھی ذکر کیا ہے، اس کی مثالیں یہ ہیں:

"پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟" [سورۃ الرحمن]—ہر جگہ اس جملے کا تعلق اس سے پہلے بیان کی گئی نعمت سے ہے۔

اسی طرح "اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے" [سورۃ المرسلات]—ہر جگہ یہ جملہ پچھلے مضمون سے جڑا ہوا ہے۔ قرآن میں کوئی بات بے مقصد تکرار نہیں۔

❖ "اے انسان! یقیناً تو اپنے رب کی طرف محنت کرتا ہوا جا رہا ہے"

یعنی تو اپنے رب کی طرف کوشش اور عمل میں لگا ہوا ہے اور اپنے اعمال سے ضرور ملے گا، خواہ وہ نیک ہوں یا برے۔ اس کی تائید ابو داؤد طیالسی کی روایت سے ہوتی ہے، جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❖ "جبرائیل نے کہا: اے محمد! جتنا چاہو جیو، تمہیں مرنا ہے؛ جس سے چاہو محبت کرو، اس سے جدائی ہوگی؛ اور جو چاہو کرو، تم اس سے ملوگے۔"[33]

---

[33] حسن لغيره (السلسلة الصحيحة) ٨٣١ – «أتاني جبريل، فقال: يا محمد عش ما شئت فإنك ميت وأحبب من شئت، فإنكمفارقه واعمل ما شئت فإنك مجزي به، واعلم أن شرف المؤمن قيامه بالليل وعزهاستغناؤه عن الناس». روي من حديث سهل بن سعد وجابر بن عبد الله وعلي بن أبي طالب.

بعض مفسرین نے "فملاقیه" (پس تم اس سے ملوگے) میں ضمیر کو "رب" کی طرف لوٹایا ہے، یعنی تم اپنے رب سے ملوگے، جو تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا اور تمہاری کوشش کا حساب لے گا۔ دونوں تفسیریں آپس میں مربوط ہیں۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے خطاب "اے انسان" کا تعلق ہے، یہاں "انسان" سے کون مراد ہے؟ چونکہ یہ سورۃ مکی ہے، بعض کہتے ہیں کہ اس سے عام انسانیت مراد ہے۔

---

١ – أما حديث علي، فيرويه زافر بن سليمان عن محمد بن عينية عن أبي حازم عنهمرفوعا. أخرجه الطبراني في «الأوسط» (١ / ٦١ / ٢ – من الجمع بينه وبين«الصغير») والسهمي في «تاريخ جرجان» (٦٢) وأبو نعيم في «الحلية»(٣ / ٢٥٣) والحاكم (٤ / ٣٢٤ – ٣٢٥)

وقال: «صحيح الإسناد» !

ووافقه الذهبي !قلت: وهو من تساهلهما وخاصة الذهبي ! فإنه أورد زافرا هذا في «الضعفاء»وقال: «قال ابن عدي: لا يتابع على حديثه» . وقال الحافظ: «صدوق كثيرالأوهام» .

٢ – وأما حديث جابر، فيرويه الحسن بن أبي جعفر عن أبي الزبير عنه .أخرجه الطيالسي في «مسنده» (١٧٥٥) وعنه البيهقي في «شعب الإيمان» .

قلت: وهذا سند ضعيف وله علتان:الأولى عنعنة أبي الزبير، فإنه كان مدلسا .والأخرى: ضعف الحسن بن أبي جعفر . قال الحافظ: «ضعيف الحديث مع عبادتهوفضله» .

٣ – وأما حديث علي، فيرويه علي بن حفص بن عمر حدثنا الحسن بن الحسين عن زيدبن علي عن جعفر بن محمد عن أبيه عن علي بن الحسين عن الحسين بن علي عنه .

أخرجه أبو نعيم في «الحلية» (٣ / ٢٠٢) وقال: «غريب من حديث جعفر عنأسلافه متصلا لم نكتبه إلا من هذا الوجه» .قلت: وهو ضعيف، علي بن حفص والحسن بن الحسين لم أعرفهما . وزيد بن علي هو ابن الحسين بن زيد بن علي بن الحسين أبو الحسين حفيدزيد بن علي الذي ينسب إليه الزيدية مستور لم يوثقه أحد، وقال الحافظ: «مقبول» . ومن فوقه ثقات من رجال مسلم . والحديث أورده المنذري في «الترغيب» (٢ / ١١) من حديث سهل وقال: «رواه الطبراني في» الأوسط «» بإسناد حسن« .

قال المناوي عن الحافظ ابن حجر:»وقد اختلف فيه نظر حافظين، فسلكا طريقين متناقضين، فصححه الحاكم ووهاه ابن الجوزي والصواب أنه لا يحكم عليه بصحة ولا وضع ولو توبع زافر لكان حسنا لكن جزم العراقي في «الرد على الصغاني والمنذري في» ترغيبه «بحسنه» . قلت: وهو الصواب الذي يدل عليه مجموع هذه الطرق والله أعلم .

❖ دوسرے کہتے ہیں کہ مکی سیاق میں "انسان" اکثر کفار کے لیے آتا ہے،
لیکن اس نتیجے تک پہنچنے کے لیے سیاق وسباق کو دیکھنا ضروری ہے۔

یہاں سیاق عام ہے اور تمام انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے:

❖ "یقیناً تم اپنے رب کی طرف محنت کرتے ہوئے جا رہے ہو اور اس سے ملوگے۔"

پھر انسانوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا گیا:

1) ایک وہ جنہیں ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا
2) اور دوسرے وہ جنہیں بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

"پھر جس کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، تو اس کا حساب آسان ہو گا"

امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس سے حساب میں باریک بینی کی گئی، اسے عذاب دیا جائے گا۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: "پھر جس کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، تو اس کا حساب آسان ہو گا؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ حساب نہیں بلکہ پیشی ہے۔ جس سے باریک بینی سے پوچھ گچھ کی گئی، وہ عذاب پائے گا۔" یہ روایت بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن جریر نے بھی نقل کی ہے۔[34]

❖ نبی کریم ﷺ کی واضح اور ثابت شدہ تفسیر یہی ہے کہ یہاں حساب سے مراد صرف اعمال کی پیشی ہے، تفصیلی بازپرس نہیں۔

﴿اے انسان! بے شک تو اپنے رب کی طرف مسلسل مشقت کے ساتھ چلنے والا ہے، پھر تو اسی سے جا ملنے والا ہے﴾

---

[34] (روایت مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، حدیث نمبر 578)
روایت بخاری، کتاب الصلوۃ، باب قیام اللیل میں قراءت، حدیث نمبر 732۔
روایت ابو داؤد طیالسی، حدیث نمبر 1862، اور علامہ البانی نے صحیح الجامع (4355) میں اسے صحیح قرار دیا۔
روایت بخاری، کتاب الرقاق، باب جس سے باریک بینی سے پوچھا گیا، اسے عذاب دیا گیا، حدیث نمبر 6171، اور مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، حدیث نمبر 2876۔

" یہ آیت عمل میں احسان اور محنت کی تلقین ہے؛ کیونکہ جو شخص یقین کرلے کہ اسے لازماً بادشاہِ حقیقی (اللہ) کے سامنے پیش ہونا ہے، وہ اسی یقین کی بنا پر اپنی پوری طاقت اس عمل میں لگا دیتا ہے جس پر وہ اللہ سے ملاقات کے وقت تعریف کے قابل ہو۔" [بقاعی: 339/21]

"اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوشی خوشی لوٹے گا"

یعنی وہ جنت میں اپنے اہل کی طرف خوشی خوشی لوٹے گا،

جیسا کہ قتادہ اور ضحاک نے کہا: "خوشی خوشی" یعنی اللہ کے عطا کردہ انعامات پر خوش اور مطمئن ہو گا۔

"لو! میرا نامہ اعمال پڑھو (19)، یقیناً میں جانتا تھا کہ میں اپنے حساب سے ملنے والا ہوں (20)، پس وہ خوشحال زندگی میں ہو گا (21)، بلند باغ میں (22)" [سورۃ الحاقۃ: 19-22] یہی سب سے بڑی اور آخری کامیابی ہے، حقیقی فلاح۔

﴿اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش ہو کر لوٹے گا﴾

" کیونکہ وہ دنیا میں اپنے گھر والوں کے درمیان (رہتے ہوئے بھی) اللہ کے سامنے پیش کیے جانے کے خوف سے ڈرتا رہتا تھا، غمگین اور تکلیف میں تھا، صبح و شام خود اپنا سخت محاسبہ کرتا تھا، حالانکہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف سے رنج، تنگ معیشت اور مخالفوں کی شر انگیزیوں میں گھرا ہوا ہوتا تھا۔" [بقاعی: 341/21]

اور جس کو اس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا (ہم اللہ سے عافیت مانگتے ہیں) یہ وہ ہے جسے ناقابلِ تصور خسارے کا سامنا ہو گا۔ وہ شدید حسرت میں کہے گا:

"کاش مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا (25)، اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے (26)" [سورۃ الحاقۃ: 25-26]

اور اس کے فرمان: "اور جس کو اس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا" [سورۃ الانشقاق: 10]

یعنی: اس کے بائیں ہاتھ میں، اس کی پیٹھ کے پیچھے سے، اس کا ہاتھ پیچھے موڑ دیا جائے گا اور اس طرح اسے اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا۔

"تو وہ ہلاکت کو پکارے گا" [سورۃ الانشقاق: 11]

یعنی: نقصان اور تباہی کے لیے پکارے گا۔ "تو وہ ہلاکت کو پکارے گا" یعنی وہ اپنی آواز بلند کر کے چیخے گا: 'ہائے

ہلاکت! ہائے افسوس! ہائے بربادی!' وہ فنا، ہلاکت اور بربادی کی دعا کرے گا، چیخے گا: 'ہائے میری ہلاکت! ہائے میرا افسوس! ہائے میری بربادی!' لیکن چاہے وہ اتنا چیخے کہ اس کا گلا پھٹ جائے، اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ چاہے وہ صبر کرے یا مایوس ہو جائے، "اس میں جلتے رہو؛ تم صبر کرو یا نہ کرو، تمہارے لیے سب برابر ہے" [سورۃ الطور:16]

نہ صبر فائدہ دے گا، نہ مایوسی

چاہے وہ غم ظاہر کرے یا چھپائے، سب بے معنی ہے، جیسا کہ وہ کہیں گے: "ہمارے لیے سب برابر ہے، ہم بے صبری کریں یا صبر کریں؛ ہمارے لیے کوئی راہ نجات نہیں" [سورۃ ابراہیم:21]

"اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔ یقیناً وہ اپنے لوگوں میں خوش تھا" [سورۃ الانشقاق:12-13]

یعنی وہ خوش و خرم تھا، نتیجے کی پروانہ کرتا تھا اور نہ ہی مستقبل سے ڈرتا تھا۔ یہ چھوٹی اور عارضی خوشی لمبے غم میں بدل گئی۔

﴿بے شک وہ اپنے گھر والوں کے درمیان خوش تھا﴾

"یعنی خوش و خرم تھا، انجام کے بارے میں سوچتا ہی نہ تھا، اور اپنے آگے آنے والے (دن) سے نہیں ڈرتا تھا، تو اسی تھوڑی سی خوشی نے اسے لمبے غم کا وارث بنا دیا۔" [ابن کثیر:4/490]

یہاں "اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا" سے مراد جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، آگ میں داخل ہونا اور اس کی حرارت کو جھیلنا ہے۔ "سعیرا" سے مراد بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

"سعیر" جہنم کے ناموں میں سے ایک ہے

اللہ ہمیں، آپ کو، ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔ "اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔ یقیناً وہ اپنے لوگوں میں خوش تھا" یہاں "یقیناً" تعلیل (سبب) کے لیے ہے۔ یہ اس بات کی تاکید اور وضاحت ہے کہ وہ کیوں آگ میں ڈالا جائے گا؟ کیونکہ وہ اپنے لوگوں میں خوش و خرم تھا۔"

یہ غم، آخرت کے غم کی وضاحت ہے

یہ غم، آخرت کے غم کی وضاحت ہے کہ اس کے انجام کا غم ہے۔ ورنہ دنیا کا غم بھی پسندیدہ نہیں۔ جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: غم اگر دل پر غالب آجائے تو اسے خراب کر دیتا ہے، اسے کمزور کر دیتا ہے، اور

اسے دنیاوی اور دینی کاموں کے قابل نہیں چھوڑتا۔

❖ "یقیناً وہ سمجھتا تھا کہ وہ کبھی (اللہ کی طرف) نہیں لوٹے گا"[سورۃ الانشقاق:14]

یعنی وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اللہ کی طرف واپس نہیں جائے گا اور اللہ اسے موت کے بعد دوبارہ نہیں اٹھائے گا۔ یہی ابن عباس، قتادہ اور دیگر مفسرین نے بیان کیا۔ یہاں "یحور" سے مراد "واپسی" ہے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ "من الحور بعد الکور" اچھی حالت کے بعد بری حالت کی طرف واپسی سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ یعنی بھلائی اور توازن کی حالت کے بعد واپس پلٹ جانے سے۔ جیسے کہا جاتا ہے: "پانی واپس آیا" جب پانی بہتا ہوا کسی جگہ پہنچے اور پھر رکاوٹ پا کر پلٹ جائے۔

﴿بے شک اس نے گمان کیا کہ وہ کبھی لوٹے گا نہیں﴾

"یہ گمان اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ بعث (دوبارہ اٹھائے جانے) کا انکار یا اس میں شک ہی ہر برائی پر ابھارنے والا اور ہر خیر کو ضائع کرنے والا سبب ہے، اور یہ کہ آخرت کے دن پر ایمان ہی ہر خیر کے لیے محرک اور ہر شر سے روکنے والا ہے، اور بعث پر ایمان ہی تمام نیک اعمال کا بنیادی محرک ہے، جیسا کہ مصحف کے آغاز میں ہے: 'ہدًی للمتقین' (البقرہ:2)." [شنقیطی:8/471]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❖ "کیوں نہیں! اس کا رب تو اسے ہمیشہ دیکھ رہا تھا"[سورۃ الانشقاق:15]

یعنی: یقیناً اللہ اسے دوبارہ اسی طرح پیدا کرے گا جیسے پہلی بار پیدا کیا تھا اور اس کے اعمال کا بدلہ دے گا، خواہ وہ اچھے ہوں یا برے۔

❖ "یقیناً اس کا رب اسے ہمیشہ دیکھ رہا تھا"

یعنی: اللہ جاننے والا اور باخبر ہے۔

﴿ہرگز نہیں! بلکہ اس کا رب تو ہمیشہ سے اس کو دیکھنے والا تھا﴾

"یعنی اس کو دیکھنے والا اور اس کے حال کو جاننے والا تھا، نہایت کامل نظر اور کامل علم کے ساتھ۔ پھر ایسے علم کے باوجود اسے یوں ہی مہمل چھوڑ دینا حکمت، عدل اور بادشاہت کے خلاف ہے، یہ ایسی چیز ہے جو عقل کی رو سے کسی حال میں ممکن نہیں۔" [بقاعی:21/345]

تفسیر قرطبی سے چند نکات

(إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ) أَيْ لَنْ يَرْجِعَ حَيًّا مَبْعُوثًا فَيُحَاسَبُ، ثُمَّ يُثَابُ أَوْ يُعَاقَبُ. يُقَالُ: حَارَ يَحُورُ إِذَا رَجَعَ، قَالَ لَبِيدٌ: وَمَا الْمَرْءُ إِلَّا كَالشِّهَابِ وَضَوْئِهِ ... يَحُورُ رَمَادًا بعد إذا هُوَ سَاطِعُ فَالْحَوْرُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الرُّجُوعُ، وَمِنْهُ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ" يَعْنِي: مِنَ الرُّجُوعِ إِلَى النُّقْصَانِ بَعْدَ الزِّيَادَةِ. "إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ"

یعنی اس نے یہ خیال کیا کہ وہ واپس زندہ ہو کر نہیں آئے گا کہ اس کا حساب ہو اور پھر بدلہ یا سزا دی جائے۔ کہا جاتا ہے: "حَارَ يَحُورُ" یعنی واپس آنا۔ لبید شاعر کا شعر ہے:

"اور آدمی بس اُس تارے (شہاب) کی طرح ہے کہ اس کی روشنی کے ختم ہونے کے بعد وہ راکھ میں بدل جاتا ہے۔"

لہذا "حور" عربی زبان میں رجوع (واپس آنا) کے معنی میں ہے، اور یہی نبی ﷺ کی دعا سے بھی واضح ہے:

"اللهم إني أعوذ بك من الحور بعد الكور" یعنی میں پناہ مانگتا ہوں کمی (رجوع الی نقصان) سے بعد بڑھوتری کے۔

(تفسیر قرطبی کا اقتباس ختم ہوا)

تفسیر ابن العثیمین سے چند نکات

- ﴿إنه كان في أهله مسروراً﴾ لیکن اس خوشی کے بعد ہمیشہ کا ندامت اور غم ہے۔
- دل خوش ہو تو چہرہ روشن ہو جاتا ہے۔
- آخری ٹھکانہ یا تو جنت ہے یا جہنم۔
- قیامت کے دن... انسان اگر اس وقت کے لوگوں کا تصور بھی کرے تو ڈر اور خوف میں مبتلا ہو جائے،

اگرچہ وہ عقلمند اور مومن ہو اور اس دن کے لیے عمل کرتا ہو۔

- ❖ نیند میں وقت بہت کم ہو جاتا ہے، موت میں اور بھی زیادہ، تو وہ لوگ جو سالوں پہلے مر گئے، گویا آج ہی مرے ہیں۔
- ❖ انسان کو ضرور مختلف حالات سے گزرنا ہے، کبھی امن کبھی خوف، کبھی جنگ کبھی صلح، کبھی قحط کبھی بارش، کبھی خشک سالی کبھی خوشحالی وغیرہ۔
- ❖ بعض علماء نے بدن کی حالت کو چاند سے تشبیہ دی ہے، چاند پہلے ہلال کی طرح کمزور ہوتا ہے، پھر بڑھتا ہے حتیٰ کہ مکمل روشن ہو جاتا ہے، پھر آہستہ آہستہ گھٹتا ہے حتیٰ کہ ختم ہو جاتا ہے۔
- ❖ دلوں کے بھی عجیب حالات ہوتے ہیں، کبھی دل دنیا سے جڑ جاتا ہے... کبھی تعلق اللہ کے ساتھ ہوتا ہے، اور دنیا کو اللہ کی عبادت اور اطاعت کا ذریعہ سمجھتا ہے۔
- ❖ ہم سب کو چاہیے کہ ہر لمحہ اپنے دل کا جائزہ لیں: اے دل! تو کہاں لگا؟ کہاں گیا؟ اللہ سے کیوں ہٹ گیا؟ دائیں بائیں کیوں دیکھتا ہے؟
- ❖ وہ نماز جو فحاشی اور برائی سے روکتی ہے... وہ ہے جس میں پڑھنے والا قرآن، اذکار اور دعاؤں کو سمجھتا ہے اور اس کے رکوع، سجدے، خشوع اور اطمینان کی حفاظت کرتا ہے۔
- ❖ وہ نماز جس میں دل ہر وادی میں بھٹکتا ہے اور نماز سے نکل کر اسے یاد بھی نہیں کہ کیا پڑھا، وہ فحاشی اور برائی سے نہیں روکتی۔
- ❖ جب تم دیکھو کہ کوئی شخص واجبات یا ان میں سے کچھ چھوڑ رہا ہے یا حرام کام کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ اس کا ایمان کمزور ہے۔

(تفسیر ابن عثیمین)

"الشفق اور وسق کا مفہوم [سورۃ الانشقاق:16-25]

حضرت علی، ابن عباس، عبادہ بن صامت، ابو ہریرہ، شداد بن اوس، ابن عمر، محمد بن علی بن حسین، مکحول، بکر بن عبد اللہ مزی، بکیر بن اشج، مالک، ابن ابی ذئب، عبد العزیز بن ابی سلمہ مجاشعی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے

کہ انہوں نے کہا: "شفق سرخی کو کہتے ہیں۔"

- ❖ اور عبد الرزاق نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا: "شفق سفیدی کو کہتے ہیں۔"
- ❖ اس طرح شفق سے مراد افق پر سرخی ہے، خواہ طلوع آفتاب سے پہلے ہو، جیسا کہ مجاہد نے کہا،
- ❖ یا غروب آفتاب کے بعد، جیسا کہ لغت میں مشہور ہے۔
- ❖ خلیل بن احمد نے کہا: "شفق غروب آفتاب سے عشاء کی نماز تک سرخی کو کہتے ہیں۔ جب وہ غائب ہو جائے تو کہتے ہیں: 'شفق چھٹ گئی۔'"
- ❖ جوہری نے کہا: "شفق سورج کی روشنی کا باقی ماندہ حصہ اور رات کے ابتدائی حصے میں اس کی سرخی ہے، جو تقریباً عشاء تک رہتی ہے۔"
- ❖ اسی طرح عکرمہ نے کہا: "شفق مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت ہے۔"

صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مغرب کا وقت شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔"

- یہ تمام شواہد جوہری اور خلیل کے قول کی تائید کرتے ہیں۔
- یہ تمام نشانیاں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی غیر معمولی قدرت کی دلیل ہیں۔
- وہ شفق، رات، اس کے جمع کیے ہوئے امور، اور پورے چاند کی قسم کھاتا ہے۔

یہ سب رات کے وقت ہوتے ہیں:

- ❖ شفق اس کا آغاز ہے، اور چاند اس کی علامت ہے۔
- ❖ "اور ہم نے رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو ظاہر کر دیا" [سورۃ الاسراء: 12] یعنی سورج۔

وسق کا مفہوم

ابن عباس، مجاہد، حسن بصری اور قتادہ نے کہا: "اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے" یعنی جو کچھ رات جمع کرتی ہے۔

- ❖ قتادہ نے کہا: "ستاروں اور مخلوقات کو جمع کرتی ہے۔"

❖ عکرمہ نے کہا: "رات اور جو کچھ وہ سمیٹتی ہے یعنی تاریکی۔"

جب رات آتی ہے تو ہر چیز اپنے ٹھکانے پر لوٹ جاتی ہے۔

"اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے" [سورۃ الانشقاق:18]

❖ ابن عباس نے کہا: "جب وہ جمع ہو کر مکمل ہو جائے۔"

❖ حسن بصری نے کہا: "جب وہ پورا ہو جائے۔"

❖ قتادہ نے کہا: "جب وہ گول ہو جائے۔"

ان کے اقوال سے ظاہر ہے کہ یہ چودھویں اور پندرھویں رات کا چاند ہے،

جب چاند کی روشنی مکمل ہوتی ہے اور وہ پوری طرح چمکتا ہے۔

بعض علماء نے تیرھویں اور سولہویں راتوں کو بھی شامل کیا ہے۔

ان راتوں میں چاند اپنی مکمل ترین حالت میں ہوتا ہے اور اس کی روشنی سب سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

"یقیناً تم حالت در حالت گزرو گے" [سورۃ الانشقاق:19]

❖ بخاری نے مجاہد سے روایت کی کہ ابن عباس نے کہا:

"حالت در حالت سے مراد ایک حالت کے بعد دوسری حالت ہے"

اور کہا: "یہ تمہارے نبی ﷺ کے بارے میں ہے۔"

❖ عکرمہ نے کہا: "حالت در حالت یعنی ایک حالت کے بعد دوسری:

دودھ پیتا بچہ پھر جوان، پھر بوڑھا۔"

❖ حسن بصری نے کہا: "حالت در حالت یعنی آسانی کے بعد سختی،

- سختی کے بعد آسانی،
- غربت کے بعد دولت،
- دولت کے بعد غربت،
- صحت کے بعد بیماری،

- بیماری کے بعد صحت۔"

یہ آیت قسموں کا جواب ہے۔

اللہ تعالیٰ شفق، رات، اس کے جمع کیے ہوئے امور، اور پورے چاند کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ

"تم یقیناً حالت در حالت گزرو گے۔"

❖ ابن جریر نے اس کی تفسیر قیامت کی سختیوں سے کی ہے۔

❖ ابن عباس نے اسے محدود نہیں کیا،

صرف یہ کہا: "حالت در حالت"۔

❖ ابن جریر نے کہا: "قیامت کی سختیوں کی حالت در حالت"

لیکن آیت عام ہے،

کسی چیز سے مخصوص نہیں۔

روایت نسائی، کتاب الاستعاذہ، باب پناہ مانگنے کی دعا میں رجعت (بہتری سے واپس پلٹنے بگاڑ کی طرف) سے پناہ مانگنا۔[35]

تفسیر ابن عباس: اور اسکی شرح الدرر السنیہ سے ملاحظہ ہو

عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾ حَالاً بَعْدَ حَالٍ، قَالَ هَذَا نَبِيُّكُمْ صلى الله عليه وسلم .[36]

مجاہد نے کہا کہ ابن عباس نے فرمایا اس آیت کے بارے میں کہ تم مرحلہ بہ مرحلہ آگے بڑھو گے۔۔ یہ تمہارے نبی ﷺ ہیں۔

---

[35] حدیث 5498؛ اور ترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3439۔

روایت مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب پانچ نمازوں کے اوقات، حدیث 612۔

روایت بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب: "لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ"، حدیث 4940۔

[36] (تعليق البخاري: 4940)

﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾ [الانشقاق:19]یعنی:حال پر حال سوار ہو جاؤ گے،(ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا:اس سے مراد تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

راوی:عبد اللہ بن عباس، محدّث:امام بخاری،مصدر: صحیح بخاری،صفحہ یا نمبر:4940،اور امام بخاری کا حکم: (یہ حدیث) صحیح ہے،اور یہ بخاری کی ان منفرد روایات میں سے ہے جو مسلم نے نہیں بیان کی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک ہی لفظ یا اس کے ضبط (اعراب وغیرہ) میں قراءت کا اختلاف معنی کے رخ اور تفسیر پر اثر انداز ہوتا ہے، کیونکہ لفظ یا ضبط بدلنے سے مفہوم میں بھی تبدیلی آتی ہے۔

اس حدیث میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان: {لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ} [الانشقاق:19] کی تفسیر "حالًا بعد حالٍ" یعنی ایک حال سے دوسری حال میں تبدیلی کے طور پر کرتے ہیں، اور ذکر کرتے ہیں کہ اس میں مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؛ پس معنی یہ ہوا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حال کا تکذیب اور سختی کے بعد نصرت اور فتح کی طرف پلٹ جانا۔ یا یہ کہ مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج کے سفر میں ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف منتقل ہونا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ تاویل صحیح ہے، اس لیے کہ ان کی قراءت –جو قراء عشرہ متواترہ میں سے کئی قراء کی بھی قراءت ہے– {لَتَرْكَبَنَّ} میں باء کے فتحہ کے ساتھ ہے، جس میں خطاب مفرد سے ہے۔ اور دوسری متواتر قراءتوں میں –اور یہی حفص عن عاصم کی روایت بھی ہے– باء مضموم (لَتَرْكَبُنَّ) ہے، جس میں خطاب جمع کے لیے ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہو گا کہ لوگوں کے احوال میں تبدیلی مراد ہے، مثلاً ان میں سے ہر شخص پہلے دودھ پیتا بچہ، پھر دودھ چھوڑنے والا، پھر بچہ، پھر جوان، پھر بوڑھا ہوتا ہے؛ یا مراد یہ ہے کہ غنا کے بعد فقر اور فقر کے بعد غنا، صحت کے بعد بیماری اور بیماری کے بعد صحت؛ یا معنی یہ ہو سکتا ہے کہ قیامت کے دن کے ہولناک واقعات اور اس کی سختیاں مراد ہیں۔ (اقتباس ختم ہوا الدرر السنیۃ سے)

اور اللہ تعالیٰ کے فرمان:

"تو انہیں کیا ہوا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں

کرتے"[سورۃ الانشقاق:20-21]

یعنی: انہیں اللہ، اس کے رسول اور آخرت کے دن پر ایمان لانے سے کون سی چیز روکتی ہے؟

اور جب ان کے سامنے اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں، یعنی یہی قرآن، تو وہ اللہ کی عظمت، تعظیم اور ادب میں سجدہ کیوں نہیں کرتے؟

اس سجدہ کے بارے میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وہ اللہ کی عظمت، تعظیم اور ادب میں سجدہ نہیں کرتے۔"

ان کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں سجدہ سے مراد حقیقتاً زمین پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرنا ہے،

جو کہ قرآن کی تعظیم اور احترام کے اظہار کے لیے ہے۔

اسلامی شریعت میں سجدہ کا اصل معنی یہی ہے کہ پیشانی زمین پر رکھی جائے۔

بعض نے اس کی تفسیر عاجزی سے کی ہے:

یعنی اس سے مراد قرآن کے دلائل، نشانیوں اور حقانیت کے سامنے جھک جانا اور تسلیم کرنا ہے۔

یہ رائے ابن جریر نے اختیار کی ہے،

انہوں نے کہا: اس کا مطلب ہے کہ وہ اس کے دلائل اور نشانیوں کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے۔

دوسروں نے کہا کہ یہاں مراد سجدہ تلاوت ہے:

❖ "اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے"

ابن کثیر نے بھی اسی تفسیر کو اختیار کیا ہے۔

آیت کا معنی، اللہ بہتر جانتا ہے،

دونوں پہلوؤں کو شامل کر سکتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے فرمان:

❖ "بلکہ جنہوں نے کفر کیا وہ جھٹلاتے ہیں"[سورۃ الانشقاق:22]

یعنی: ان کی فطرت میں حق کا انکار، مخالفت اور مزاحمت ہے۔

ایمان لانے اور جھکنے کے بجائے وہ کفر کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔
یہ اس تفسیر کی دلیل بھی ہو سکتی ہے کہ یہاں مراد تسلیم نہ کرنا ہے، کیونکہ وہ قرآن کے سامنے جھکنے اور اس کی پیروی کرنے کے بجائے انکار کرتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کے فرمان:

"اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں"[سورۃ الانشقاق:23]

مجاہد اور قتادہ نے کہا:

"جو وہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں"

یعنی: جو کچھ ان کے دلوں میں ہے یا جو ان کے دلوں کے برتن میں ہے، جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔

ابن زید نے اس معنی کو وسیع کرتے ہوئے کہا:

اس میں ان کے جمع کیے ہوئے اچھے اور برے اعمال بھی شامل ہیں۔

"جو وہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں"

یہاں صرف دل یا باطن تک محدود نہیں، بلکہ اس میں وہ سب کچھ شامل ہے جو وہ جمع کرتے ہیں، کیونکہ لفظ "یوعون" (جمع کرنا، برتن میں رکھنا) اسی معنی کو ظاہر کرتا ہے۔

- ❖ ابن جریر رحمہ اللہ نے "جو وہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں" کی تفسیر یہ کی ہے کہ اس سے مراد وہ انکار ہے جو ان کے دلوں میں ہے۔
- ❖ ابن القیم رحمہ اللہ نے بھی اس طرح کی تفسیر کی کہ اس سے مراد وہ چیز ہے جو وہ اپنے دلوں میں چھپاتے اور چھپ کر رکھتے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا: اس میں ان کے جمع کیے ہوئے اعمال بھی شامل ہیں، جن کا بدلہ انہیں اللہ کے علم اور عدل کے مطابق ملے گا۔

اللہ کا یہاں عمومی انداز ہے:

"بلکہ جنہوں نے کفر کیا وہ جھٹلاتے ہیں، اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں"

یعنی: جو کچھ وہ جمع کرتے ہیں، چاہے وہ دل میں ہو، باطن میں چھپا ہو یا ظاہری اعمال ہوں، اللہ نے سب کا حساب رکھا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔

"پس انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو" [سورۃ الانشقاق:24]

یعنی: اے محمد ﷺ! انہیں خبر دے دو کہ اللہ نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ یہاں "خوشخبری" لفظ کسی ناپسندیدہ چیز کے لیے استعمال ہوا ہے۔ عام طور پر یہ لفظ خوشی کی خبر کے لیے آتا ہے، کیونکہ اس کا اثر انسان کی جلد پر ظاہر ہوتا ہے، جیسے خوشی یا مسرت۔

اور اللہ تعالیٰ کے فرمان:

"سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے" [سورۃ الانشقاق: 25] یہ استثنا منقطع ہے، یعنی: "لیکن جو ایمان لائے" یعنی دل سے ایمان لائے "اور نیک عمل کیے" یعنی اپنے اعضاء سے "ان کے لیے اجر ہے" آخرت میں "جو کبھی ختم نہ ہوگا" ابن عباس نے کہا: "غیر ممنون"

یعنی: کبھی کم نہ ہوگا۔ مجاہد اور ضحاک نے کہا:

"نہ گنا جائے" اور خلاصہ یہ ہے کہ یہ اجر کبھی ختم نہیں ہوگا، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: "عطاء غیر مجذوذ" [سورۃ ہود:108] سدی نے کہا: بعض نے کہا: "غیر ممنون"

یعنی: کبھی کم نہ ہوگا۔

ابن جریر رحمہ اللہ نے "غیر ممنون" کے دونوں معنی جمع کیے: "نہ گنا جائے" اور "کبھی کم نہ ہو"۔ بعض نے کہا: اس سے مراد بغیر کسی ملامت کے ہے، یعنی وہ اسے پانے میں بوجھ محسوس نہیں کریں گے۔ جو چیز کم ہو یا گنی جائے وہ بوجھ بن جاتی ہے، کیونکہ محدود چیزیں شمار کے تابع ہوتی ہیں۔

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا:

"اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان دو وقتوں کی قسم کھاتا ہے، جیسا کہ اس کے فرمان میں ہے: 'اور رات کی جب وہ پیچھے ہٹے، اور صبح کی جب وہ روشن ہو' [سورۃ المدثر:33-34]

جو شفق کی قسم کے مقابل ہے۔ اسی طرح اس نے فرمایا: 'اور رات کی جب وہ چھا جائے، اور صبح کی جب وہ سانس لے' [سورۃ التکویر: 17-18]"[37]

فتح القدیر اور احسن البیان سے چند نکات

1) یعنی اس کے یہ لائق ہے کہ سنے اطاعت کرے، اس لئے کہ وہ سب پر غالب ہے اور سب اس کے ماتحت ہیں اس کے حکم سے سرتابی کرنے کی کس کو مجال ہے؟

2) یعنی جو اس کے گھر والوں میں سے جنتی ہوں گے۔ یا مراد وہ حور عین اور دلدان ہیں جو جنتیوں کو ملیں گے۔

3) اندھیرا ہوتے ہی ہر چیز اپنے مسکن کی طرف جمع اور سمٹ آتی ہے یعنی رات کا اندھیرا جن چیزوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے۔

4) یہاں مراد شدائد ہیں جو قیامت والے دن واقع ہوں گے۔ یعنی اس روز ایک سے بڑھ کر ایک حالت طاری ہو گی (یہ جواب قسم ہے)

5) احادیث سے یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا سجدہ کرنا ثابت ہے۔

6) یعنی ایمان لانے کی بجائے جھٹلا رہے ہیں۔

---

37 (التبیان فی اقسام القرآن، ابن القیم، ص: 110)

گیارھواں حصہ

(سورۃ سے حاصل ہونے والے اسباق)

گیارھواں حصہ (سورۃ سے حاصل ہونے والے اسباق)

آخر میں، ہم ہر سورۃ سے سیکھے جانے والے اسباق پر گفتگو کریں گے۔ یہ اسباق—جو کل چار ہزار سے زائد ہیں—عملی نوعیت کے ہیں اور ہمیں قرآن کی تعلیمات کو اپنی روزمرہ زندگی میں نافذ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ اسباق ارشد بشیر مدنی کی کتاب "اہداف واسباق قرآن" سے لیے گئے ہیں۔

بعض موضوعات

- ❖ قیامت کے دن کی ہولناکیاں (1-6)
- ❖ اصحاب الیمین کی جزاء کا بیان (7-9)
- ❖ اصحاب الشمال کی جزاء کا بیان (10-15)
- ❖ قیامت کے دن کے وقوع ہونے اور کافروں کے ٹھکانے پر اللہ کی تاکیدی قسم (16-24)
- ❖ مومنین کی جزاء کا بیان (25)
- ❖ قیامت کے کونی مناظر: آسمان کا پھٹنا، زمین کا پھیلنا، دفینوں و مردوں کا نکلنا، اور کائنات کی اللہ کے حکم کے سامنے کامل اطاعت۔
- ❖ انسان کا رب کی طرف سفر: "کدح" کے ذریعے مسلسل مشقت والا سفر، اور اپنے رب یا اپنے اعمال سے لازمی ملاقات کا تصور۔
- ❖ ایمان بالآخرت کی اخلاقی بنیاد: بعث وحساب پر یقین کو تمام خیر کا محرک، اور انکارِ بعث کو ہر شر وضیاع کی جڑ قرار دینا۔
- ❖ حسابِ یسیر وحسابِ مناقشہ: نامۂ اعمال کی صرف پیشی اور کامل درگزر بمقابلہ باریک بینی، استقصائی بازپرس اور ہلاکت خیز حساب۔
- ❖ نامۂ اعمال دائیں اور بائیں / پیٹھ کے پیچھے: اہلِ ایمان کا آسان حساب وسرور کے ساتھ اہلِ جنت کی طرف لوٹنا، اور منکرین کا ندامت وحسرت کے ساتھ جہنم میں جانا۔
- ❖ دنیا کی سرور سے آخرت کے غم تک: اہلِ کفر کا دنیا میں بے فکری اور انجام سے غافل سرور، جس کے

بدلے دائمی حزن و عذاب ملنا۔

- ❖ شفق، لیل، وسق اور قمر اتسق کی قسمیں: رات کے آغاز، اس کی تاریکی، اس کے جمع کردہ امور اور پورے چاند کو اللہ کی قدرت و ربوبیت کی نشانیاں بنانا۔
- ❖ قراءتوں کا اثر تفسیر پر: "لَتَرۡكَبَنَّ / لَتَرۡكَبُنَّ" کے اختلاف سے خطابِ مفرد (نبی ﷺ) اور خطابِ جمع (تمام انسان / احوال) کے مختلف معانی کا اثبات۔
- ❖ لغوی و بلاغی نکات: شفق، وسق، طبق، یحور، یوعون، غیر ممنون وغیرہ کے مادّی و معنوی پہلوؤں سے آیات کے دقیق معنی کھولنا۔
- ❖ تزبیق و ایمانی دروس: دل کا مسلسل محاسبہ، دنیا کی حالتوں کی تبدیلی، نماز و ذکر میں حضورِ قلب، اور ہر مصیبت کو گناہوں کے کفارے اور ایمان کی اصلاح کا ذریعہ سمجھنا۔

1. قیامت کے کونی مناظر

متعلقہ آیات سورۃ الانشقاق اور دیگر سورتوں میں آسمان کے پھٹنے، زمین کے پھیلنے کی تصویر کھینچتی ہیں، جو انسان کو آخرت کے یقینی وقوع پر یقین دلاتی ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: « كيف أنعم وصاحبُ القرْنِ قدِ الْتَقَمَ القَرْنَ، وحنى جبهته، وأصغى سمعه ينتظرُ متى يُؤمَرُ أن يَنفخَ ؟»[38] (معنی: صور پھونکنے والا فرشتہ حکم کے انتظار میں ہے)۔ یہ پوری کائنات کے یکبارگی انقلاب کی خبر ہے۔

ایک اور حدیث میں آیا: « يُحْشَرُ الناسُ يومَ القيامةِ على أرضٍ بيضاءَ عفراءَ كقرصةِ

---

[38] كيفَ أنعَمُ وقدِ التقَمَ صاحبُ القرنِ القرنَ وحنَى جبهتَهُ وأصغى سمعَهُ ينتَظِرُ أن يؤمَرَ أن ينفخَ فينفخ قالَ المسلمونَ: فَكَيفَ نقولُ يا رسولَ اللَّهِ؟ قالَ: قولوا حَسبُنا اللَّهُ ونعمَ الوَكيلُ توَكَّلنا على اللَّهِ ربِّنا وربَّما قالَ سفيانُ: على اللَّهِ توَكَّلنا

الراوي : أبو سعيد الخدري | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترمذي

الصفحة أو الرقم: ٣٢٤٣ | خلاصة حكم المحدث : صحيح التخريج : أخرجه الترمذي (٣٢٤٣) واللفظ له، وأحمد (١١٠٣٩) باختلاف يسير

النَّقي، ليس فيها مَعْلَمٌ لأحدٍ»[39] یعنی قیامت کے دن ایک چکنی سفید زمین پر جمع ہوں گے، جس پر کوئی نشان نہ ہوگا—یہی "اِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ" کی عملی تفصیل ہے۔

ان دونوں نصوص سے واضح ہوتا ہے کہ قرآنی "انشقاقِ سماء" اور "مدّ الارض" حقیقی کونی واقعات ہیں، محض ادبی استعارہ نہیں، اور کائنات اپنی تمام قوتوں کے باوجود اللہ کے حکم کے سامنے بالکل مسخر ہے۔

یہ منظر نامہ ایمان والے کو خوف اور امید، دونوں حالتوں میں عمل کے لیے بیدار کرتا ہے، اور مادّی کائنات پر اعتمادِ مطلق کے بجائے ربِّ کائنات پر توکل سکھاتا ہے۔

2. انسان کا رب کی طرف سفر (کدح)

"يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ" انسان کا سفر

حدیث:

«ما منكم من أحدٍ إلا سيُكَلِّمُه ربُّه ليس بينه وبينه ترجمانٌ، فينظرُ أيمنَ منه فلا يرى إلا ما قدَّم...»[40] (ہر شخص اپنے رب سے تنہا کلام کرے گا)—یہ "فملاقيه" کا واضح بیان ہے کہ ملاقات لازمی ہوگی۔

3. ایمان بالآخرت کی اخلاقی بنیاد

شنقیطی نے "إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ" سے استدلال کیا کہ بعث کا انکار ہر برائی کا محرک اور ایمان بالآخرت ہر خیر کا

---

[39] يُحْشَرُ النَّاسُ يومَ القِيامَةِ علَى أرْضٍ بَيْضاءَ عَفْراءَ، كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ. قالَ سَهْلٌ أوْ غَيْرُهُ: ليسَ فيها مَعْلَمٌ لأحَدٍ.
الراوي : سهل بن سعد الساعدي | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: ٦٥٢١ | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]
التخريج : أخرجه مسلم (٢٧٩٠) باختلاف يسير

[40] – ما منكم من أحدٍ إلا سيُكَلِّمُه اللهُ يومَ القيامةِ ، ليس بينه وبينه تَرجمانٌ ، فينظرُ أيْمنَ منه ، فلا يرى إلا ما قدَّم ، وينظرُ أشأَمَ منه ، فلا يرى إلا ما قدَّم ، وينظرُ بين يدَيه ، فلا يرى إلا النَّارَ تِلقاءَ وجهِه ، فاتَّقوا النَّارَ ، ولو بشِقِّ تمرةٍ ، ولو بكلمةٍ طيِّبةٍ خلاصة حكم المحدث : صحيح
الراوي : عدي بن حاتم الطائي | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الجامع | الصفحة أو الرقم : ٥٧٩٨ التخريج : أخرجه البخاري (٧٤٤٣)، ومسلم (١٠١٦) باختلاف يسير.

اصل محرک ہے؛ یہی بات متعدد احادیث میں آئی ہے۔

حدیث:

«لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلًا ولبكيتم كثيرًا، وما تلذذتم بالنساء على الفرش، ولخرجتم إلى الصعداتِ تجأرون إلى الله»[41]–یہ آخرت کے یقین کا انسان کی لذتوں اور ترجیحات پر اثر بتاتی ہے۔

دوسری حدیث:

«من كان يؤمن بالله واليومِ الآخرِ فليقل خيرًا أو ليصمُت، ومن كان يؤمن بالله واليومِ الآخرِ فليكرم جارَه...»–یہاں اخلاقی احکام کی بنیاد صراحتاً "ایمان باللہ و بالیوم الآخر" پر رکھی گئی ہے۔

ان نصوص سے واضح ہوتا ہے کہ ایمان بالآخرۃ کوئی صرف نظری عقیدہ نہیں بلکہ اخلاق، زبان، اور معاشرتی مسؤولیت کا بنیادی محرک ہے؛ جب بعث و حساب ذہن سے اتر جائیں تو زبان آزاد، ہاتھ ظالم اور دل غافل ہو جاتے ہیں۔

4. حسابِ یسیر اور حسابِ مناقشہ

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں نبی ﷺ نے "الحساب اليسير" کو محض عرضِ اعمال اور فوری عفو سے تعبیر کیا، جبکہ "مَن نُوقِشَ الحسابَ عُذِّبَ" فرمایا–یہ "فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا" کی سب سے صریح شرح ہے۔

---

[41] حديث أبي ذر قال: قال رسول الله ﷺ: إني أرى ما لا ترون، أطّتِ السماءُ وحُق لها أن تئط، ما فيها موضع أربع أصابع إلا وملك واضع جبهته ساجدًا لله تعالى، والله لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلاً ولبكيتم كثيراً، وما تلذذتم بالنساء على الفرش، ولخرجتم إلى الصُّعُدات تجأرون إلى الله تعالى[١]، رواه الترمذي وقال: حديث حسن. أخرجه الترمذي، باب في قول النبي ﷺ: لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا، (٤/ ٥٥٦)، رقم: (٢٣١٢)، وصححه الألباني في السلسلة، رقم. (١٧٢٢) :

دوسری حدیث:

«يدنو أحدُكم من ربِّه حتى يضعَ عليه كنفَه فيقولُ: عملتَ كذا وكذا... فيقولُ: نعم، فيقولُ: سترتُها عليك في الدنيا وأنا أغفرُها لك اليوم»–یہ بھی حسابِ عرض اور ستر و مغفرت کی کیفیت کو واضح کرتی ہے۔

5. دنیا کی سرور سے آخرت کے غم تک

"إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا" کو ابنِ کثیر نے دنیا میں انجام سے غافل، بے فکری والی خوشی سے تعبیر کیا؛ احادیث میں بھی دنیا کی فانی راحت کے بدلے دائمی حسرت کے مناظر ہیں۔

حدیث:[42]

«يؤتى بأنعمِ أهلِ الدنيا من أهلِ النار فيُصبغُ صبغةً في النار، ثم يُقال: يا ابنَ آدمَ، هل رأيتَ خيرًا قط؟ هل مرَّ بك نعيمٌ قط؟ فيقول: لا والله يا ربِّ»–ایک ڈبکی ساری سابقہ نعمت بھلا دیتی ہے۔

بالمقابل:

«ويؤتى بأشدِّ الناسِ بؤسًا في الدنيا من أهلِ الجنة فيُصبغُ صبغةً في الجنة... فيقول: لا والله ما رأيتُ بؤسًا قط»–جو آخرت کی خوشی دنیوی غموں کو مٹا دیتی ہے۔

یہ دونوں احادیث "قلیل سرور" بمقابلہ "طویل حزن" اور "قلیل حزن" بمقابلہ "طویل سرور" کے قرآنی اصول کو نہایت واضح انداز میں سامنے لاتی ہیں، اور طالبِ علم کو دنیا کے سرور و حزن کے حقیقی وزن کا شعور دیتی ہیں۔

---

[٤٢] يُؤْتَى بأَنْعَمِ أهْلِ الدُّنْيا مِن أهْلِ النَّارِ يومَ القِيامَةِ، فيُصْبَغُ في النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقالُ: يا ابْنَ آدَمَ، هلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هلْ مَرَّ بكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فيَقولُ: لا واللَّهِ يا رَبِّ، ويُؤْتَى بأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا في الدُّنْيا مِن أهْلِ الجَنَّةِ، فيُصْبَغُ صَبْغَةً في الجَنَّةِ، فيُقالُ له: يا ابْنَ آدَمَ، هلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هلْ مَرَّ بكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فيَقولُ: لا واللَّهِ يا رَبِّ، ما مَرَّ بي بُؤْسٌ قَطُّ، ولا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ.

الراوي: أنس بن مالك | المحدث: مسلم | المصدر: صحيح مسلم الصفحة أو الرقم: ٢٨٠٧ | خلاصة حكم المحدث: [صحيح] التخريج: أخرجه ابن ماجه (٤٣٢١)، وأحمد (١٣١١٢)، وابن أبي شيبة (٣٤٤٠٠) جميعا بإختلاف يسير

بعض اسباق

❖ انسان کی نصیحت کے لیے قیامت کی بعض ہولناکیوں کا ذکر کیا گیا تاکہ انسان اس کی تیاری کرلے۔

❖ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کوئی چیز اس کے قبضہء قدرت سے نکل نہیں سکتی چاہے وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو، تو لازمی بات ہے انسان بھی اللہ کی پکڑ سے نکل کر بھاگ نہیں سکتا۔

❖ نیک لوگوں کو دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا، برے لوگوں کو پیٹھ پیچھے سے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

❖ خوش قسمت آدمی وہ ہے جس کو نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ملے گا اور بدبخت وہ ہے جس کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ملے گا۔

❖ انسان کے حالات کی تبدیلی اور اس کی ترقی، اس پر اللہ کی نعمت ہونے کی دلیل ہے۔

❖ عقل مند وہ ہے جو اللہ کی نعمتوں کا صحیح استعمال کرتا ہے۔

❖ اکثر انسان دلائل کے واضح نہ ہونے کی وجہ سے کفر نہیں کرتا بلکہ کبر و غرور کی وجہ سے کرتا ہے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

❖ سورہ مطففین میں نامہ اعمال کا ذکر ہے وہ نامہ اعمال کس شکل میں دیا جائے گا اس کا ہولناک، عبرتناک منظر اس سورت میں کھینچا گیا ہے۔ نعوذ باللہ من خزی الدنیا والآخرۃ۔

آیات اور حدیث برائے تدبر و حفظ و تذکیر

آیت 1:

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ﴿٦﴾ الانشقاق

ترجمہ: اے انسان! تو اپنے رب سے ملنے تک یہ کوشش اور تمام کام اور محنتیں کر کے اس سے ملاقات کرنے والا ہے۔

آیت 2:

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿٨﴾ وَيَنقَلِبُ

إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿٩﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا
﴿١١﴾ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ﴿١٢﴾ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿١٣﴾ إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ
﴿١٤﴾ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ﴿١٥﴾الانشقاق

ترجمہ: تو (اس وقت) جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔ اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئے گا۔ ہاں جس شخص کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔ تو وہ موت کو بلانے لگے گا۔ اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہو گا۔ یہ شخص اپنے متعلقین میں (دنیا میں) خوش تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اللہ کی طرف لوٹ کر ہی نہ جائے گا۔ کیوں نہیں، حالانکہ اس کا رب اسے بخوبی دیکھ رہا تھا۔

حدیث:

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ " . قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ . قَالَ " لَيْسَ ذَاكِ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَىْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ، فَلَيْسَ شَىْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ " . اخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ . وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم .[43]

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند نہیں کرتا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے

[43] (الصحيح للبخاري:6507)

عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ملنے سے موت مراد نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آتی ہے جو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ سے ملاقات اور اس کی رضا اور جنت کے حصول کے لئے) ہوتی ہے، اس لئے وہ اللہ سے ملاقات کا خواہشمند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے، اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے۔ وہ اللہ سے جا ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے، پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی اور عمرو بن مرزوق نے اس حدیث کو شعبہ سے مختصراً روایت کیا ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ بن ابی اوفی نے، ان سے سعد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

حدیث:

عَنْ عَائِشَةَ ـ رضى الله عنها ـ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلاَّ هَلَكَ " . قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۞ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ . قَالَ " ذَاكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُونَ، وَمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ " .[44]

عائشہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا کہ میں نے سنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن جس کا حساب لیا جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ کہا عائشہ نے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میری جان آپ پر قربان کیا اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا (جس کا نامہ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دے دیا جائے اس کا آسان حساب ہو گا۔ تب آپ ﷺ نے کہا کہ وہ تو پیشی ہے پر جس کی حساب وکتاب میں گرفت کی جائے

---

44 (الصحيح للبخاري:4939)

وہ توہلاک ہو گیا۔

حدیث:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ ". قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَ " فَمَنْ ". [45]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے سے پہلی امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز میں اتباع کرو گے۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو گے۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ ! کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں ؟ فرمایا پھر اور کون۔

حدیث:

عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صلى الله عليه وسلم فَلاَ أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ. [46]

ابو رافع نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ اس میں آپ نے «إذا السماء انشقت» پڑھی اور سجدہ (تلاوت) کیا۔ میں نے ان سے اس کے متعلق معلوم کیا تو بتلایا کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی (اس آیت میں تلاوت کا) سجدہ کیا ہے اور زندگی بھر میں اس میں سجدہ کروں گا، یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاؤں۔

ان گیارہ حصوں کے ذریعے، اس سلسلے کا مقصد ہمیں قرآن سے بامعنی طور پر جوڑنا ہے۔ یہ روایتی علم کو جدید بصیرت کے ساتھ یکجا کرتا ہے، جو ہمیں اس کے لازوال پیغام پر غور و فکر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ سفر ہمیں

---

45 (الصحیح للبخاري:7320)

46 (الصحیح للبخاري:766)

ترغیب دینے، تعلیم دینے اور اللہ کے قریب کرنے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔

بارہواں حصہ

(عمومی معلومات)

(بارہواں حصہ) عمومی معلومات

مختلف مباحث وعناوینِ سورہ پر سیر حاصل معلومات اور سورۃ سے متعلق مخالف اسلام اسرائیلیات پر رد وموضوع احادیث و غیر منجبر ضعیف احادیث پر رد اور رد باطل عقائد و نظریات و شبہات در لغت واسلامی موضوعات اور اسی طرح جدید ریسرچ پر مبنی شبہات کا تفصیلی رد

سورۃ الانشقاق قیامت، حساب وجزاء، اور انسان کی مسلسل مشقت کے انجام کو نہایت مؤثر اسلوب میں بیان کرتی ہے

1. مرکزی مباحث وعناوین

مکی سورت، اوائلِ بعثت میں نازل، اس کا بنیادی موضوع قیامت، آسمان وزمین کی کیفیات، اور انسان کا اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔

ابتدائی آیات (1–5): آسمان کا پھٹ جانا، زمین کا پھیل جانا، مردوں اور دفینوں کا نکل آنا، اور کائنات کا اپنے رب کے حکم کے سامنے جھک جانا۔

درمیانی حصہ (6–15): انسان کی مسلسل "کدح" (مشقت وسفر) اور انجام میں رب سے ملاقات؛ پھر نامۂ اعمال دائیں ہاتھ اور پیٹھ کے پیچھے دینے والوں کی دو واضح جماعتیں۔

آخری حصہ (16–25): رات، چاند اور صبح کی قسمیں؛ پھر ایمان وعملِ صالح والوں کے لیے اجرِ غیر ممنون اور منکرین کے لیے عذابِ الیم، اور آخر میں سجدۂ تلاوت کی آیت۔

ج) سائنس "Scientific errors"/ والے اعتراضات

ملحدانہ / مستشرقانہ تنقید میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ "آسمان کا پھٹ جانا، زمین کا بچھ جانا" سائنسی طور پر غلط یا بچگانہ تصور ہے، اس لیے قرآن کو "ساتویں صدی کے انسان کی تخیل" کہا جاتا ہے۔

جواب:

سورت قیامتِ کبریٰ کے مناظر بیان کرتی ہے، جو "قانونِ موجودہ" کے ختم ہونے کے بعد کی کیفیات ہیں؛ سائنس موجودہ کونی نظام کے تحت مشاہدہ کرتی ہے، "یوم تبدل الأرض غیر الأرض والسماوات" کی کیفیات اُس دائرے سے باہر ہیں، اس لیے انہیں "سائنسی غلطی" کہنا category error ہے۔

جدید کاسمولوجی خود "Big Crunch/Heat Death/Big Rip" جیسے ماڈلز میں کائنات کی بنیادی ساخت بدلنے کے امکانات پر بحث کرتی ہے؛ قرآن کا بیان "یقینی خبرِ وحی" ہے، جسے بدلتے ہوئے نظریاتی ماڈلز کے تابع نہیں کیا جاسکتا، بلکہ اصولاً "عالمِ غیب کا خبر نامہ" مانا جاتا ہے۔

د "Scientific miracles" (کے غلو پر تنبیہ)

بعض داعیان سورۃ الانشقاق کی آیات کو جدید جیولوجی، پلیٹ ٹیکٹونکس یا اسپیس-ٹائم تھیوریز پر بزور منطبق کرکے "سائنسی معجزات" کے دعوے کرتے ہیں؛ معاصر سنجیدہ اہلِ علم نے اس رویے پر تنبیہ کی کہ اس سے قرآن کو عارضی سائنسی نظریات کے ساتھ باندھ دینا پڑتا ہے، جو بدل بھی سکتے ہیں۔

متوازن منہج:

قرآن کا اصل مقصد ہدایت، عقیدہ، اخلاق اور آخرت کی یاد دہانی ہے۔

جہاں الفاظ واضح طور پر غیبی / اخروی مناظر پر دلالت کرتے ہوں، وہاں انہیں زبردستی عصری سائنس کے ساتھ ملا کر "پروف" بنانے کی ضرورت نہیں۔

اہلِ علم کا متوازن جواب:

سورۃ الانشقاق اور اس جیسی مکی سورتیں بنیادی عقائد (توحید، رسالت، معاد) کی استدلالی، فطری اور تاثیری تقریر ہیں؛ ان کا "امتیاز" اخلاقی و ایمانی انقلاب ہے، نہ کہ لیبارٹری قابلِ تجربہ فارمولا۔

آیاتِ کونیات (آسمان، زمین، انسان، تاریخ) مشاہدہ کو "آخرت و توحید کے استدلالی دروازے" کے طور پر استعمال کرتی ہیں، یہ جدید سائنسی تھیوریوں کی کتاب نہیں؛ لہٰذا انہیں اسی زاویے سے پڑھا جائے۔

یہ سب مباحث (اسرائیلیات کی چھان بین، ضعیف روایات کا تنقیہ، اور جدید سائنسی / فلسفی اعتراضات کا متوازن رد) سورۃ الانشقاق کو "عقیدۂ آخرت" کی تعلیم کے ساتھ ساتھ "منہجِ فہمِ قرآن" کے باب میں بھی نہایت مفید بناتے ہیں، خاص طور پر سینئر طلبہ کے لیے جو تفسیر، علومِ قرآن اور جدید شبہات پر کام کرنا چاہتے ہیں۔

سُورَةُ الانشِقَاقِ

23-حدیث:"من نوقش الحساب عذب"(6/3867)

- ❖ صحیح
- ❖ تخریج پہلے گزر چکی(رقم 890)
- ❖ دیکھیں:ماقبلہ

24-حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک مرتبہ نماز میں کہتے سنا:"اللهم ! حاسبني حساباً يسيراً"

جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا:"یارسول اللہ! حساب یسیر کیا ہوتا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا:"أن ينظر في كتابه، فيتجاوز له عنه، من نوقش الحساب يا عائشة يومئذ؛ هلك" (6/3867)[47]

47

الدرر السنية سے حدیث اور اسکی شرح

الراوي : عائشة أم المؤمنين | المحدث : الألباني | المصدر : أصل صفة الصلاة الصفحة أو الرقم: ١٠٠٧/٣ | خلاصة حكم المحدث : إسناده جيد التخريج : أخرجه أحمد (٢٥٥١٥) باختلاف يسير، والبخاري (٤٩٣٩)، وابن أبي عاصم في ((السنة)) (٨٨٥) بنحوه.

حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بعض نمازوں میں یہ کہتے ہوئے سنا اے اللہ! میرا حساب آسان حساب لینا' | جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آسان حساب سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: 'یہ کہ بندے کے نامۂ اعمال پر نگاہ ڈالی جائے اور اس سے درگزر کر دیا جائے۔ اس دن جس سے بھی حساب میں بحث و الجھاؤ سے کام لیا گیا، اے عائشہ! وہ تو ہلاک ہو گیا (یعنی عذاب میں پڑ گیا)'۔ اور (آپ نے فرمایا:) 'مومن کو جو بھی چیز پہنچتی ہے، اللہ عزوجل اسی کے ذریعے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ کانٹا بھی جو اسے چبھتا ہے'۔

اس حدیث کی شرح میں ہے کہ حساب دو طرح کا ہے:

1-ایک "حسابِ عرض و عتاب" ہے، جو آسان حساب ہے، جس میں اللہ تعالیٰ مومن کو تنہائی میں اس کی غلطیوں کی یاد دہانی کرائے گا، مگر ساتھ ہی اسے اپنے عفو و درگزر سے مطمئن بھی کر دے گا، اور اسے عذاب نہ ہو گا۔

❖ حسن

❖ راوی: احمد، ابن خزیمہ، حاکم۔[48]

← (ابن کثیر نے جن اسانید کو ضعیف کہا)

سورۃ الانشقاق

16-عن جابر بن عبد الله: إن ابن آدم لفي غفلة . . .

النص العربي:

(("إن ابن آدم لفي غفلة مما خُلِقَ له؛ إن الله إذا أراد خلقه قال للملك: اكتب رزقه، اكتب أجله، اكتب أثره، اكتب شقيا أو سعيدًا . . . ثم يوكل الله به ملكين يكتبان حسناته وسيئاته . . ."))

2-دوسرا "حسابِ مناقشہ" ہے، جو سخت اور دشوار حساب ہے، اور عموماً عذاب سے خالی نہیں ہوتا؛ اس میں بندے سے اس کی کوتاہیوں پر بحث و تکرار ہوگی، اس کے تمام گناہوں پر اسے روک کر پوچھا جائے گا اور ہر ہر برائی کا باریک حساب لیا جائے گا۔

اسی حدیث میں عائشہ رضی اللہ عنہا خبر دیتی ہیں کہ:

"میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ایک نماز میں (چاہے فرض ہو یا نفل، یا نماز کے کسی حصے میں، چاہے قیام کے آغاز میں، رکوع، رکوع کے بعد کھڑے ہونے، سجدہ یا قعدہ میں) یہ دعا کرتے ہوئے سنا: 'اے اللہ! میرا حساب آسان حساب لینا'، یعنی ہلکا پھلکا، نرم اور سہل حساب۔

آپ کا یہ کہنا یا تو امت کو تعلیم دینا اور انہیں غفلت کی نیند سے جگانا ہے، یا اس نعمت (آسان حساب) کے ملنے کے شوق و لذت کا اظہار ہے، یا پھر آپ کے رب عزت و جلال کی معرفت کے مطابق آپ کا خشیت و خوف ہے، جس میں آپ نبوت کے مقام اور عصمت کے درجہ سے غافل ہو کر بندگی کے احساس میں گم رہتے تھے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے 'یعنی جب سلام پھیر کر نماز سے نکلے'، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آسان حساب کیا ہے؟ 'یعنی اس کی حقیقت اور کیفیت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: 'یہ کہ بندہ اپنے نامۂ اعمال پر نگاہ ڈالے اور اللہ اس سے درگزر فرما دے'، یعنی اس کے گناہوں کو معاف کر دے۔

بیشک جس شخص سے بھی اس دن حساب میں بحث و تکرار سے کام لیا گیا، اے عائشہ! وہ ہلاک ہو گیا'، یعنی عذاب میں مبتلا ہوا۔ یہاں مناقشہ سے مراد باریک بینی کے ساتھ پورا پورا حساب لینا ہے۔ پھر فرمایا: 'اور مومن کو جو بھی چیز پہنچتی ہے، اللہ عزوجل اسی کے ذریعے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ کانٹا بھی جو اسے چبھتا ہے'، یعنی مسلمان کو جو کچھ بھی پہنچے، چاہے اس کا درجہ چھوٹا ہو یا بڑا، وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے؛ چاہے وہ تکان ہو، یا فکر و غم، یا رنج و حزن۔ اللہ انہی مصیبتوں کے ذریعے اس کے گناہ گھٹا دیتا ہے اور اسے اس کی خطاؤں اور نافرمانیوں سے پاک کرتا ہے، یہاں تک کہ اگر اس پر پڑنے والی مصیبت اتنی ہلکی ہو کہ بس ایک کانٹا چبھ جائے، تو وہ بھی اس کے لیے گناہوں کے مٹنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔"

[48] دیکھیں: المسند (6/47و48)، صحیح ابن خزیمۃ (2/30/رقم 849)، المستدرک (1/57)، المشکاۃ (3/1544/رقم 5562)

❖ (انشقاق:8)، حوالہ: تفسیر الطبری (30/61)

ترجمہ: "ابن آدم اپنی تخلیق میں جس چیز کے لیے پیدا ہوا اس سے غافل رہتا ہے، اللہ جب کسی کو پیدا کرنا چاہے تو فرشتے کو حکم دیتا ہے: اس کا رزق، عمر، اثرات اور اس کا شقی یا سعید ہونا لکھ دے... بعد میں اللہ اس کے ساتھ دو فرشتے متعین کر دیتا ہے، جو اس کے اعمال لکھتے رہتے ہیں۔"

ختم شد (ابن کثیر نے جن اسانید کو ضعیف کہا)

طلبہ وطالبات کے لئے 3 اسائن منٹ

نوٹ: بچوں اور بڑوں کے لیے 3 اسائنمنٹس

1) بچوں کے لیے اسائنمنٹ (عمر کا گروپ: 8-12 سال)
2) بالغوں کے لیے اسائنمنٹ

دلچسپ اور تعلیمی اسائنمنٹس (8-12 سال کے بچوں اور بڑوں کے لیے، ہر گروپ کی عمر کے مطابق):

بچوں کے لیے اسائنمنٹس (عمر: 8-12 سال)

1. الفاظ کا چیلنج

مقصد:	بچوں کو سورۃ الانشقاق کے اہم الفاظ سکھانا اور ان کے معانی سمجھانا۔
ہدایات:	سورۃ الانشقاق کے درج ذیل الفاظ اور ان کے معانی لکھیں تفسیر کے ساتھ:

❖ انشقت (پھٹ گیا)

❖ مدت (پھیلایا گیا)

❖ کادح (محنت کرنے والا)

❖ سعیر (بھڑکتی آگ)

❖ الشفق (شفق / سرخی)

2. نویسی مشق

مقصد:	بچوں کو سورۃ الانشقاق کے موضوعات پر غور و فکر کی ترغیب دینا۔
ہدایت:	سورۃ الانشقاق کے کسی ایک موضوع (مثلاً قیامت کا دن، اعمال کا حساب، نیک لوگوں کی خوشی) پر ایک مختصر مقالہ لکھیں۔

3. حفظ اور غور و فکر

مقصد:	بچوں کو منتخب آیات یاد کروانا اور ان کے معانی سمجھانا۔
ہدایت:	سورۃ الانشقاق کی آیات 6 تا 9 حفظ کریں:

- "اے انسان! یقیناً تو اپنے رب کی طرف محنت کرتا ہوا جارہا ہے اور اس سے ملنے والا ہے..."

حفظ کرنے کے بعد لکھیں

- ان آیات کا آپ کے لیے کیا مطلب ہے؟
- قیامت کے دن خوشی کے انجام کے لیے آپ کون سے اچھے کام کرسکتے ہیں؟

بڑوں کے لیے اسائنمنٹس

1- تجزیاتی غور و فکر

مقصد:	بڑوں کو سورۃ الانشقاق کے موضوعات اور ان کی اہمیت پر گہرائی سے سوچنے کی ترغیب دینا۔
ہدایات:	آیات 6 تا 15 کا ترجمہ اور تفسیر پڑھیں۔

ایک 300-400 الفاظ پر مشتمل تحریر لکھیں جس میں یہ نکات شامل ہوں:

- سورۃ کس طرح اللہ سے ملاقات کی ناگزیریت کو اجاگر کرتی ہے؟
- یہ آیات آپ کو اپنی روزمرہ کی محنت اور اعمال کا جائزہ لینے پر کیسے مجبور کرتی ہیں؟

❖ قیامت کے دن کی تیاری کے لیے آپ کون سے عملی اقدامات کر سکتے ہیں؟

2. لسانی تجزیہ

مقصد: سورۃ الانشقاق کی لسانی خوبصورتی کو دریافت کرنا۔

ہدایات: درج ذیل الفاظ کے مادہ، صیغہ (اسم، فعل وغیرہ) اور معنی کا تجزیہ کریں:

❖ کادح (محنت کرنے والا)

❖ انشقت (پھٹ گیا)

❖ حقّت (لازم ہوئی / پوری ہوئی)

❖ مدت (پھیلایا گیا)

❖ یسیرًا (آسان)

ہر لفظ کے لیے:

❖ اس کا اصل مادہ، گرامر (اسم / فعل) اور معنی لکھیں۔

❖ بیان کریں کہ یہ لفظ سورۃ کے مجموعی پیغام میں کس طرح بیان کرتا ہے۔

3. عملی اطلاق

مقصد: بڑوں کو سورۃ الانشقاق کے اسباق کو اپنی زندگی میں عملی طور پر نافذ کرنے کی ترغیب دینا۔

ہدایات: سورۃ کے موضوعات کی روشنی میں:

❖ تین اچھے اعمال لکھیں جو آپ باقاعدگی سے کر سکتے ہیں تاکہ اعمال نامہ بہتر ہو۔

❖ اللہ سے کامیاب ملاقات کے لیے ایک دعا لکھیں۔

❖ اپنی سوچ کسی گھر والے یا دوست سے شیئر کریں اور آپس میں نیکی کی ترغیب کے لیے گفتگو کریں۔

نوٹ: یہ اسائنمنٹس بچوں اور بڑوں دونوں کے لیے غور وفکر، تخلیقی صلاحیت اور عمل کی حوصلہ افزائی کے لیے تیار کیے گئے ہیں۔ یہ شرکاء کو سورۃ الانشقاق کے ساتھ گہرائی سے جڑنے اور اس کے اسباق کو اپنی روزمرہ زندگی میں نافذ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

آرٹیکل-1

بدء الخلق سے بعث بعد الموت پر استدلال

انه ظن أن لن يحور اور فمالهم لا يؤمنون پر تدبر کے لئے یہ آرٹیکل ہے

کائنات کے آغاز وانجام وبعث بعد الموت کے بارے میں اسلامی نظریہ

بدء الخلق سے بعث بعد الموت پر اَستدلال پر قرآن مجید میں اس بارے میں بہت ساری آیتیں بتائی گئی ہیں، ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے البدایہ ونہایہ کے اندر صفحات پر صفحات نقل کیے ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری کے اندر ایک کتاب ہے بدء الخلق یعنی کائنات کی ابتداء نامی مستقل ایک کتاب ہی لکھ ڈالی، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں صحیح مسلم میں کئی احادیث جمع کئے ہیں، امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر مستقل کتابیں لکھ ڈالی، شیخ ضیاء الرحمن الاعظمی العمری نے الجامع الکامل کے اندر کئی احادیث جمع کئے ہیں جو بہت سارے صفحات پر مشتمل ہیں اللہ کا شکر ہے کہ جب ہم قرآن اور صحیح احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اس بارے میں بہت ساری صحیح معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

موضوع کے انتخاب کا مقصد

یہ بہت ہی بڑا دلچسپ موضوع ہے اور بہت سارے لوگ اس بارے میں جانکاری حاصل کرنا چاہتے ہیں اور مجھے فون بھی آئے جب میں یہ پوسٹر پھیلا رہا تھا تو مجھے کینڈا، یورپ وغیرہ سے میسیج آنے شروع ہوگئے کہ اس کو لائیو چلایا جائے تو میں نے ساتھیوں کو اس کی ہدایت کی۔

اس لئے کہ امریکہ کے اندر اچانک نوجوان لبریزم سائنس کے نام پر کئی سوالات اٹھا رہے ہیں، وہ لوگ ڈارونزم کو اب پڑھ رہے ہیں، جبکہ دنیا کے اکثر سائنسدان اس کو رد کر چکے ہیں، صرف ایک سائنس دان کی کمیٹی ہے جو اسے مانتی ہے لیکن اب مسلم ورلڈ میں یہ ٹاپک اور موضوع آرہا ہے، نتیجہ میں بہت سارے نوجوان آزاد خیال بچے، دہریہ کی طرح باتیں اور سوالات کر رہے ہیں جس سے ان کے ماں باپ کافی پریشان ہیں اور مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ ہم ان کا جواب نہیں دے پارہے ہیں کہ مولانا آپ اس موضوع پر قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں ڈارون ازم کے نظریہ رد کریں اور صحیح معلومات فراہم کریں کائنات کی ابتداء قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں

کائنات میں غور وفکر کا حکم ڈارون کے نظریہ کو رد کرنے سے پہلے ہم قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں کائنات کے ابتداء کا ایک جائزہ لیں گے۔

اللہ تعالیٰ سورہ عنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 20 میں فرمایا:

قُلْ سِيرُواْ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُواْ كَيْفَ بَدَأَ ٱلْخَلْقَ ثُمَّ ٱللَّهُ يُنشِئُ ٱلنَّشْأَةَ ٱلْءَاخِرَةَ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ

کہہ دیجئے! کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتداءً پیدائش کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہی دوسری نئی پیدائش کرے گا، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے (سورۃ العنکبوت:29/20)

اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہہ دیجئے تم زمین میں گھومو، غور کرو، کیسے اللہ نے کائنات کی شروعات کی ہے؟ یعنی اللہ تعالی مسلمانوں کو ابھار رہے ہیں کہ کائنات کی ابتداء کیسے ہوئی ہے اس کے بارے میں غور کرو۔ تمہارے دل میں اگر خیال آتا ہے تو اس کو دباؤ میں مت، اس کے بارے میں سوچو اس سے اللہ تعالیٰ پر علم اور یقین اور زیادہ ہوگا،، اللہ کی عظمت کے تم قائل ہو جاؤ گے، اس کی کائنات کو دیکھ کر تم کو حیرت زدہ ہو جاؤ گے اللہ تبارک وتعالی نے کائنات کی ابتداء کے بارے میں قرآن میں جہاں جہاں گفتگو کی گئی ہے وہاں قیامت کا بھی ذکر کیا گیا ہے دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے اللہ سبحانہ وتعالی مختلف مقامات پر کہا کہ جس ذات کے لئے کسی بھی چیز کو پہلی مرتبہ پیدا کرنا آسان ہے تو اسے دوبارہ پیدا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے جو لوگ جو آخرت کا انکار کر رہے ہیں جو لوگ بغیر عبادت کے زندگی گزار رہے ہیں، جو لوگ بغیر اسلام کے زندگی گزار رہے ہیں اور جو لوگ اپنی من مانی کی لائف گزار رہے ہیں ایک مرتبہ یہ سوچیں کہ یہ زندگی جس نے تمہیں دی ہے وہ بے کار مقصد کے لیے زندگی نہیں دی ہے، مر کر تم کو اس کے پاس جانا ہے، حساب وکتاب دینا ہے، اگر کوئی بعث بعد الموت کے بارے میں شک میں مبتلا ہے تو وہ قرآن کہتا ہے ابتداء تخلیق پر غور کرو۔ پہلی مرتبہ شاعری کرنا مشکل ہے ایک مرتبہ اشعار بنا کر پیپر لکھ لیا جائے تو اس کے ہزاروں زیراکس نکال سکتے ہیں ایک بٹن دبانے کے بعد ہزاروں کاپیں نکل جاتے ہیں، پہلی مرتبہ کمپیوٹر کا ایجاد کرنا مشکل ہے ایک مرتبہ کمپیوٹر اگر وجود میں آگیا تو اس کے بعد ہزاروں لاکھوں کمپیوٹر بنانا آسان ہے۔

کسی کام کی ابتداء مشکل ہے لیکن اس کا اعادہ کرنا آسان ہے یہ بہت آسان لاجک ہے اللہ تعالی نے قرآن مجید میں یہ موضوع کو بار بار ذکر کیا ہے، قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالی، سورہ یاسین کی آخری میں ایسے لوگ جو آخرت کو نہیں مانتے ان رد کرتے ہوئے فرمایا:

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ[٧٧] وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ[٧٩] الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ اَوَلَيْسَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بِقَادِرٍ عَلٰٓی اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُـمْ بَلٰى وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيْمُ (٨١) اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَـه كُنْ فَيَكُـوْنُ (٨٢) فَسُبْحَانَ الَّـذِىْ بِيَدِه مَلَكُوْتُ كُلِّ شَىْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (٨٣)

کیا انسان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا ہے؟ پھر یکایک وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا [77] اور اس نے ہمارے لئے مثال بیان کی اور اپنی (اصل) پیدائش کو بھول گیا، کہنے لگا ان گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے؟ آپ جواب دیجئے! کہ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے انہیں اول مرتبہ پیدا کیا ہے، جو سب طرح کی پیدائش کا بخوبی جاننے والا ہے[79] وہی جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کر دی جس سے تم یکایک آگ سلگاتے ہو جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے کیا وہ ان جیسوں کے پیدا کرنے پر قادر نہیں، بے شک قادر ہے۔ اور وہی تو پیدا کرنے والا دانا (بینا) ہے[81] وہ جب کبھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے اتنا فرما دینا (کافی ہے) کہ ہو جا، وہ اسی وقت ہو جاتی ہے[82] پس پاک ہے وہ اللہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور جس کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے (یس: 36/77-83)

اللہ تعالی کہہ رہے ہیں کائنات کی شروعات پر غور کرو، اگر کائنات پر غور کرو، تو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا تمہارے اندر یقین آجائے گا ان آیات کے سبب نزول کے بارے میں آتا ہے کہ نضر بن حارث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا قبر کھود کر مردہ کی ہڈی نکالی اور اسے چور چور کر کے کہا اے محمد من يحيى العظام

وھی رمیم یہ جوہڈی جو بھورا بھورا ہوگئی ہے، کیا اللہ تعالی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا؟ تم کیا باتیں کرتے ہو؟ تو اللہ تعالی نے فرمایا: قل یحیی الذي انشاھا اول مرہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجئے ہاں اس کو وہی ذات لائے گی لائے گا، جس نے پہلی مرتبہ اسے پیدا کیا وہ تو وھو بکل خلق عظیم ،یعنی مخلوقات کے بارے میں جاننے والا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ذات ہے جس نے ایک ہرا درخت تمہارے لئے ایندھن نکالتا ہے جسے تم سلگاتے ہو اور استعمال کرتے ہو، کیا یہ بنانے والا کوئی اور ہے؟ تم نے ڈی این اے نیوکلیس پر غور کر لیا، تم نے مائکرو بیالوجی پڑھ لی اور تم نے مائیکرو اور ماکرو دونوں کے دو میکرو اسکوپ اور ٹیلی اسکوپ کے ذریعہ سے تم نے بہت ساری چیزوں کو کھنگال لیا، کائنات کے پورے سسٹم پر غور کرو تمہیں اللہ پر یقین آجائے گا کائنات کے پیچھے کوئی ایک طاقت ہے جو بہت ہی بڑے انٹیلی جنٹ طریقہ سے ڈیزائننگ کر رہا ہے، اس کے بعد اللہ تبارک و تعالی آگے، سوال کر رہے ہیں:

اَوَلَيْسَ الَّـذِىْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بِقَادِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَـهُـمْ ۚ بَلٰى وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِـيْمُ (٨١)

کیا وہ اللہ نہیں ہے جس نے آسمان بنایا، کیا وہ اللہ نہیں ہے جس نے زمین بنایا، کیا یہ اس کے لیے آسان نہیں ہے کہ پھر سے وہ ایسا بنا دے، اتنے بڑے چیز کو تم نے مان لیا تو پھر آخر تمہیں بعث بعد الموت پر کیوں شک ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ انما اِنَّمَآ اَمْرُهٝٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَـهٝ كُنْ فَيَكُـوْنُ (82) یعنی بس یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ صرف یہ کہتا ہے کہ ہو جا تو بس وہ چیز ہو جاتی ہے، اس کے بارے میں تم سوالات کھڑے کر رہے ہو! سبحان الذي بیدہ ملکوت کل شيء پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ ساری کائنات ہے۔

درست کرو اپنی ذہنوں کو تمہارے اندر عیب ہیں اس کی ذات میں عیب نہیں ہیں اس کی پاکی بیان کرو اور اسی کی طرف آپ کو لوٹ کر جانا ہے اللہ تعالی ان آیتوں کے اندر ہم کو سمجھایا ہے کہ جو لوگ سوالات کھڑے کر رہے ہیں ،وہ اس کائنات پر جتنا غور کریں گے، اتنا ہی ان کا یقین اللہ پر بڑھتا چلا جائے گا سورہ یونس کے اندر ان پر ڈانٹ ڈپٹ

کرتے ہوئے فرمایا یہ کائنات کی شروعات پر غور کیوں نہیں کرتے ؟ یہ آیتوں پر کیوں غور نہیں کرتے ہیں قُلِ انظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَن قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ (101)

آپ کہہ دیجئے کہ تم غور کرو کہ کیا کیا چیزیں آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کو نشانیاں اور دھمکیاں کچھ فائدہ نہیں پہنچاتیں (یونس:10/ 101) اس کے اندر اللہ تبارک وتعالی کہہ رہے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اس پر غور کرو لیکن جو قوم ایمان نہیں لاتی ان کو نشانیاں کام نہیں آتی جو قوم ایمان نہیں لاتی، ان کو ڈرانا کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا غورر کرنے والے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں جو آدمی غور کرنا نہیں چاہتا اس کے لئے کوئی بھی نشانی کام نہیں آتی اللہ تبارک و تعالی دوسری فرمایاسَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ (146)

میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں، جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں اور اگر تمام نشانیاں دیکھ لیں تب بھی وہ ان پر ایمان نہ لائیں، اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اس کو اپنا طریقہ نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اس کو اپنا طریقہ بنالیں۔ یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے غافل رہے (الاعراف:7/ 146)

جو تکبر کرنے والے ہوتے ہیں، اللہ تعالی ان کو سزا دیتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جب بھی نشانیاں آتی ہے تو ان پر اللہ تبارک وتعالی ان کے دماغ کو کند کر دیتا ہے کبھی آپ کہتے ہیں کہ بہت اسے سمجھا رہا ہوں مگر وہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے تو یہ بیچارہ ہے جس سے اللہ نے سمجھنے کی توفیق چھین لی تکبر سے اللہ تعالی کائنات میں کائنات کی نشانیوں پر غور کرنے کی صلاحیت و قابلیت اس سے چھین لیتے ہیں، کائنات پر غور کرنے کی جو طاقت ہوتی ہے، اس سے سلب کرلی جاتی ہے یہ تکبر کی سزا ہے۔ اللہ تعالی ہم کو اس قسم کے تکبر سے محفوظ کریں، آمین چلئے موضوع کی طرف آتے ہیں میں نے کہا تھا کہ کائنات کے آغاز کا ذکر قرآن مجید اور صحیح حدیث میں موجود ہے تو آیئے دیکھتے ہیں حدیث قدسی ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ فرماتا ہے: شَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ، وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ

يَشْتِمَنِي، وَتَكَذَّبَنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ؛ أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ : إِنَّ لِي وَلَدًا. وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ : لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي "

ابن آدم نے مجھے گالی دی اور اس کے لیے مناسب نہ تھا کہ وہ مجھے گالی دیتا۔ اس نے مجھے جھٹلایا اور اس کے لیے یہ بھی مناسب نہ تھا۔ اس کی گالی یہ ہے کہ وہ کہتا ہے، میرا بیٹا ہے اور اس کا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جس طرح اللہ نے مجھے پہلی بار پیدا کیا، دوبارہ (موت کے بعد) وہ مجھے زندہ نہیں کر سکے گا۔

. الراوي : أبو هريرة | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاريالصفحة أو الرقم: 3193 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

ابن آدم مجھے جھٹلاتا ہے اور مجھے گالی دیتا ہے، سوال یہ ہے کہ کیا بندہ بھی گالی دیتا ہے؟ کیا بندہ بھی اللہ تعالی کو جھٹلاتا ہے؟ اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ ہاں۔ وہ اس طرح جب بندہ یہ کہتا ہے کہ میرے مرنے کے بعد کیا اللہ تعالی دوبارہ اٹھائے گا؟ یہ اس کا تکذیب اور جھٹلانا ہے اور جب بندہ کہتا ہے کہ اللہ کا لڑکا ہے تو یہ گالی دینا ہے، ہمارے کئی مسلمان کرسمس ڈے کے موقعہ پر، ہیپی کرسمس ڈے کہتے ہیں یعنی بہت سارے مسلمان انجانے طور پر اللہ تعالی کو گالی دے رہے ہیں، کہ اللہ کا بیٹا ہے اور وہ آج پیدا ہوا ہے اور اس پر خوشی مناتے ہوئے ہیپی کرسمس ڈے کہہ رہے ہیں اس طرح کہہ کر گویا آپ اللہ کو گالی دے رہے ہیں، اللہ تعالی ہمیں اس سے بچائے، صحیح بخاری حدیث نمبر 4974 میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " قَالَ اللَّهُ: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي، وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا، وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ، وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُئًا أَحَدٌ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے ابن آدم نے جھٹلایا حالانکہ اس کے لیے یہ بھی مناسب نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ (ابن آدم) کہتا ہے کہ میں اس کو دوبارہ نہیں پیدا کروں گا حالانکہ میرے لیے دوبارہ پیدا کرنا اس کے پہلی مرتبہ پیدا کرنے

سے زیادہ مشکل نہیں۔ اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ اللہ نے اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میں ایک ہوں۔ بے نیاز ہوں نہ میرے لیے کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برابر ہے۔

الراوي : أبو هريرة | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 4974 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

اب میرا سوال یہ ہے کہ سائنسدانوں نے کائنات ابتداء پر بگ بین تھیوری کا نظریہ پیش کیا کہ پوری کائنات ایک دخان اور ایک دھویں کی شکل میں تھی، یہ زمین اور آسمان ملے ہوئے تھے ایک بہت بڑا ٹکراؤ اور دھماکہ ہوا جس کی وجہ سے آسمان اور زمین الگ ہوگئے، لیکن میرا سوال یہ ہے اس دھواں کو کس نے پیدا کیا جو ابتدا میں تھا؟ سائنس دان کائنات کی ابتداء کا ذکر بگ بینگ کر رہے ہیں ہم تو اس سے بھی پہلے کا ذکر کرتے ہیں۔ ملحد سے جب بھی آپ گفتگو کریں اس وقت ان باتوں کو ذہن نشین کریں آپ کے جواب سے ان کے منہ بند ہو جائیں گے۔ میں جب امریکہ کے دورہ میں تھا تو، کچھ طلباء میرے پاس آکر کہنے لگے آپ ڈروینیزم کے بارے میں، ایتھیزم کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا چلئے بیٹھیں گے مزہ آجائے گا میں ان سے پوچھا کیا آپ origin of species پڑھے ہیں؟ میں نے یہ کتاب ڈاؤنلوڈ کرکے پوری پڑھ لی تھی اس میں کائنات کے ابتداء کے بارے میں نہیں بلکہ کائنات میں موجود مختلف قسم کے مخلوقات پر بحث کی گئی ہے اس کتاب 9 مقامات پر کیریٹر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس نے کہا کہ کائنات کے کیریٹر نے ایک سسٹم بنایا ہے جس کے تحت یہ سب چیزیں ہیں Evolution ہو رہی ہے۔

الحاد پر رد کے چار طریقے

ان شاء اللہ آپ کو چار ایسے نکات بتاؤں گا، جس سے نظریہ الحاد پر رد آپ بآسانی رد کر سکیں گے۔ اسی پر میں اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں۔ ان شاء اللہ اگر کوئی الحاد کے ماننے والے آئے تو اس سے سوال کریں

پہلا سوال: میاٹر پہلے ہوتا ہے یا انٹیلیجنٹ؟

(کائنات اگر میٹر ہے تو اس کا ڈیزائن کرنے والا ڈیزائنر بہت ہی انٹیلیجنٹ ہے وہ اللہ تعالیٰ ہے وہ کن فیکون کہتے ہی چیزیں وجود میں آتی ہیں۔

Intelligent Design (ID) kaبنیادی نکتہ یہ ہے کہ کائنات اور زندگی میں ایسا پیچیدہ، با مقصد اور معلومات پر مبنی نظم (order) پایا جاتا ہے جس کی بہترین توضیح ایک قادر اور ارادی خالق سے ہوتی ہے، نہ کہ اندھی مادّی طاقتوں اور اندھے اتّفاق سے۔

مخصوص پیچیدگی (Specified Complexity) ID کہتا ہے کہ جس چیز میں دو صفات جمع ہوں: بہت زیادہ پیچیدگی(complexity) اور ساتھ ساتھ ایک واضح، پہلے سے متعین نقشہ / مقصد (specified pattern)وہ ہمیشہ کسی عقل مند فاعل کی پیدا کردہ ہوتی ہے (جیسے کوڈ، کتاب، سافٹ ویئر، معماری نقشہ)۔DNA بالکل اسی طرح کے "مخصوص پیچیدہ" کوڈ پر مشتمل ہے؛ وہ اربوں حروف پر مشتمل بہت بڑا "بایولوجیکل سوفٹ ویئر" ہے جو خلیے کے اندر مشینوں کو preciseہدایات دیتا ہے)

دوسرا سوال: یہ ہے کہ اگر کوئی کہے کہ کائنات دھواں تھی اور یہ بگ بینگ سے وجود میں آئی تو آپ اس سے پوچھیں کہ دھواں کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ خاموش ہو جائے گا۔

تیسرا سوال: یہ کہ اگر کوئی یہ کہے کہ یہ پورا سسٹم خود بخود وجود میں آگیا تو آپ اسے پوچھیں سسٹم بنانے والا کون ہے؟

چوتھا سوال: یہ کہ اگر کوئی ڈاروینیزم کی بات کرے تو اس سے کہیں کہ ڈارون اپنی کتاب origin of species میں نو مرتبہ کریٹر کا لفظ استعمال کیا اور اس میں اس نے کہا کہ کریٹر نے بہت ہی خوبصورت ڈیزائن کیا ہے اور یہ کائنات ایک نظام کے تحت چل رہی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ڈارون خالقِ کائنات کو تسلیم کرتا ہے اور اس کے ماننے والوں کو چاہئے کہ وہ بھی خالق کو مانیں۔ یہ طریقے ہیں جس کے ذریعہ آپ الحاد کو رد کرسکتے ہیں۔ آپ ان چار طریقوں کو ذہن میں رکھیں اور ان لوگوں پر رد کریں جو الحاد کے نظریہ کو مانتے ہیں اخیر اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ وتعالی مجھے اور آپ کو سب کو قرآن اور صحیح احادیث کا گہرائی کے ساتھ معلومات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ: اگر آپ اس بیان کو ویڈیو کی شکل میں سننا اور دیکھنا چاہتے ہیں تو برائے مہربانی اس لنک پر کلک کریں

https://youtu.be/OaLDQzpIB4o

آرٹیکل-2

1-لترکبن طبقا عن طبق کی تفسیر

2-احوال انسان اور روح کا سفر اور 10 مراحلِ قیامت 1- part

1-لترکبن طبقا عن طبق کی تفسیر

❖ بخاری نے مجاہد سے روایت کی کہ ابن عباس نے کہا:

"حالت در حالت سے مراد ایک حالت کے بعد دوسری حالت ہے"

اور کہا: "یہ تمہارے نبی ﷺ کے بارے میں ہے۔"

❖ عکرمہ نے کہا: "حالت در حالت یعنی ایک حالت کے بعد دوسری:

دودھ پیتا بچہ پھر جوان، پھر بوڑھا۔"

❖ حسن بصری نے کہا: "حالت در حالت یعنی آسانی کے بعد سختی،

- سختی کے بعد آسانی،
- غربت کے بعد دولت،
- دولت کے بعد غربت،
- صحت کے بعد بیماری،
- بیماری کے بعد صحت۔"

یہ آیت قسموں کا جواب ہے۔

اللہ تعالیٰ شفق، رات، اس کے جمع کیے ہوئے امور، اور پورے چاند کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ "تم یقیناً حالت در حالت گزرو گے۔"

❖ ابن جریر نے اس کی تفسیر قیامت کی سختیوں سے کی ہے۔

❖ ابن عباس نے اسے محدود نہیں کیا، صرف یہ کہا: "حالت در حالت"۔

❖ ابن جریر نے کہا: "قیامت کی سختیوں کی حالت در حالت"

لیکن آیت عام ہے، کسی چیز سے مخصوص نہیں۔روایت نسائی، کتاب الاستعاذہ، باب پناہ مانگنے کی دعا میں رجعت (بہتری سے واپس پلٹنے بگاڑ کی طرف) سے پناہ مانگنا۔[49]

تفسیر ابن عباس:اور اسکی شرح الدرر السنیہ سے ملاحظہ ہو:

عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾ حَالاً بَعْدَ حَالٍ، قَالَ هَذَا نَبِيُّكُمْ صلى الله عليه وسلم.[50]

مجاہد نے کہا کہ ابن عباس نے فرمایا اس آیت کے بارے میں کہ تم مرحلہ بہ مرحلہ آگے بڑھو گے۔۔ یہ تمہارے نبی ﷺ ہیں۔

"﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾[الانشقاق:19]یعنی:حال پر حال سوار ہو جاؤ گے،(ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے کہا:اس سے مراد تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

راوی: عبد اللہ بن عباس، محدّث: امام بخاری، مصدر: صحیح بخاری، صفحہ یا نمبر: 4940، اور امام بخاری کا حکم:(یہ حدیث) صحیح ہے،اور یہ بخاری کی ان منفرد روایات میں سے ہے جو مسلم نے نہیں بیان کی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک ہی لفظ یا اس کے ضبط (اعراب وغیرہ) میں قراءت کا اختلاف معنی کے رخ اور تفسیر پر اثر انداز ہوتا ہے، کیونکہ لفظ یا ضبط بدلنے سے مفہوم میں بھی تبدیلی آتی ہے۔

اس حدیث میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان:﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ﴾ [الانشقاق:19] کی تفسیر "حالًا بعد حالٍ" یعنی ایک حال سے دوسری حال میں تبدیلی کے طور پر کرتے ہیں، اور ذکر کرتے ہیں کہ اس میں مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؛ پس معنی یہ ہوا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حال کا تکذیب اور سختی کے بعد نصرت اور فتح کی طرف پلٹ جانا۔ یا یہ کہ مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج کے سفر میں ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف منتقل ہونا ہے۔

---

[49] حدیث 5498؛ اور ترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3439۔

روایت مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب پانچ نمازوں کے اوقات، حدیث 612۔

روایت بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب: "لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ"، حدیث 4940۔

[50] (تعليق البخاري:4940)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ تاویل صحیح ہے، اس لیے کہ ان کی قراءت -جو قراء عشرہ متواترہ میں سے کئی قراء کی بھی قراءت ہے- {لَتَرْكَبَنَّ} میں باء کے فتحہ کے ساتھ ہے، جس میں خطاب مفرد سے ہے۔ اور دوسری متواتر قراءتوں میں -اور یہی حفص عن عاصم کی روایت بھی ہے- باء مضموم (لَتَرْكَبُنَّ) ہے، جس میں خطاب جمع کے لیے ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ لوگوں کے احوال میں تبدیلی مراد ہے، مثلاً ان میں سے ہر شخص پہلے دودھ پیتا بچہ، پھر دودھ چھوڑنے والا، پھر بچہ، پھر جوان، پھر بوڑھا ہوتا ہے؛ یا مراد یہ ہے کہ غنا کے بعد فقر اور فقر کے بعد غنا، صحت کے بعد بیماری اور بیماری کے بعد صحت؛ یا معنی یہ ہو سکتا ہے کہ قیامت کے دن کے ہولناک واقعات اور اس کی سختیاں مراد ہیں۔ (اقتباس ختم ہوا الدرر السنیۃ سے)

2-احوال انسان اور روح کا سفر اور 10 مراحلِ قیامت part -1

کائنات کا آغاز و انجام اور روح کا سفر

- ❖ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَٰنُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدحا فَمُلَٰقِيهِ
- ❖ لَتَركَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَق
  - آدم علیہ السلام کی تخلیق
  - آدم علیہ السلام کی جسامت
  - آدم علیہ السلام کی روح
- ❖ روح کی حقیقت
  - کیا روح مخلوق ہے؟
  - جسم کے ساتھ روح کا تعلق
  - روح کا مردوں سے ملاقات کرنا

ابلیس کا حسد اور تکبر

مرنے کے بعد روح جسم نکل کر کہاں جاتی ہے؟

- ❖ روح نکلنے کی کیفیت

- نیک لوگوں کی روح نکلنے کی کیفیت
- برے لوگوں کی روح نکلنے کی کیفیت
- ثوابِ جاریہ اور ایصالِ ثواب
- کیا ایصالِ ثواب جائز ہے؟
- عذابِ قبر

آدم علیہ السلام کی تخلیق

اللہ سبحانہ وتعالیٰ عرش پانی اور قلم پیدا کرنے پچاس ہزار سال بعد زمین وآسمان کی تخلیق کیا دو دن میں زمین بنایا دو دن میں آسمان بنایا اور دو دن میں زمین کو سجایا۔ زمین کو سجانے کے سات مراحل ہیں انہی میں سے ایک مرحلہ میں جمعہ کے دن عصر کے بعد آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔ اس کے لئے ساری زمین کی مٹی جمع کی گئی اور اس سے آدم علیہ السلام پتلا بنایا گیا صحیح الترمذی ہے:

عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الأَرْضِ، فَجَاءَ مِنْهُمُ الأَحْمَرُ وَالأَبْيَضُ وَالأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ، وَالسَّهْلُ وَالحَزْنُ وَالخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ»

ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آدمؑ کے پتلے کو زمین کے الگ الگ حصوں کی مٹی سے بنایا ہے (اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ) بنو آدم مٹی کے اعتبار سے الگ الگ پیدا ہوتے ہیں ان میں کوئی لال ہے کوئی گورا ہے کوئی کالا ہے کوئی سانولا ہے کوئی نرم مزاج اور غمزدہ ہے کوئی برا ہے اور کوئی اچھا ہے۔

الراوي : أبو موسى الأشعري | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترمذي
الصفحة أو الرقم: 2955 | خلاصة حكم المحدث : صحيح

علماء کرام نے اسکی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: یہی وجہ ہے آج دنیا میں لوگ مختلف رنگ کے ہیں کہیں کالے تو کہیں گورے اور کہیں گندمی رنگ کے۔ اسی طرح لوگوں کی طبیعتیں مختلف ہیں بعض لوگ بہت سخت طبیعت کے ہیں اور بعض نرم طبیعت کے ہیں۔

آدم علیہ السلام کی جسامت

آدم علیہ السلام کی لمبائی ساٹھ گز(147 میٹر) ہے اور چوڑائی ایک گز(75 سینٹی میٹر) ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا،

حضرت ابو ھیریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان کی لمبائی ساٹھ گز ہے

الراوي : أبو هريرة | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 3326 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح] | التخريج : أخرجه البخاري (3326)، ومسلم (2841)

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے روح پھونکنے کا ارادہ کیا تو اس وقت آدمؑ صرف ایک بے جان جثے تھے، اور آدمؑ کو پیدا کرنے سے پہلے فرشتے موجود تھے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ذکر کیا ہے:

" وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

"اور یاد کرو اس وقت کو جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا: بیشک میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں انہوں نے کہا کیا تو زمین میں اس کو بنائے گا جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا؟ اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح اور پاکی بیان کرتے ہیں اللہ نے کہا: میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے“(سورۃ البقرۃ:2/30)

خلیفہ معنی خلافت وملوکیت والا خلیفہ نہیں بلکہ خلیفہ کا معنی جنریشن ہے اللہ تعالی کچھ مخلوقات ایسی پیدا کی ہیں جو ختم ہونے والی ہیں اس کے بعد اللہ تعالی ان کی اولاد کو ان کا جانشین بناتا ہے لیکن کچھ مخلوقات ایسی ہیں جو قیامت تک ختم نہیں ہوتی ہیں جیسا کہ جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام جنت اور جہنم وغیرہ۔

آدم علیہ السلام کی روح

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا پتلا بنا کر اسے چھوڑ دیا اور ابلیس اس کے اطراف چکر لگا اور آدم علیہ السلام کا پتلا دیکھ کر اسے معمولی جانا۔ مسلم میں ہے:

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَمَّا صَوَّرَ اللهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَتْرُكَهُ، فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ، يَنْظُرُ مَا هُوَ، فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ»

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو کا پتلا (body) بنایا تو اسے جتنی مدت چاہا چھوڑ دیا پھر شیطان اس کے اطراف گھومنے اور اسے دیکھنے لگا جب اس پتلے کو خالی پایا تو وہ پہچان لیا اسے ایسا پیدا کیا گیا ہے کہ اسے اپنے آپ پر قدرت نہیں ہے۔

الراوي : أنس بن مالك | المحدث : مسلم | المصدر : صحيح مسلم الصفحة أو الرقم: 2611 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

ابلیس آدم علیہ السلام کے پتلے کو دیکھا جو کہ اندر سے کھوکھلا تھا اور اس نے سمجھا کہ یہ مخلوق بہت کمزور ہے پاورفل نہیں ہے اسے آسانی ساتھ دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔

لیکن اگر اس کا ایمان مضبوط ہو تو شیطان اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا بلکہ وہ اس سے ڈر کر بھاگ جاتا ہے

حضرت عمر رضی اللہ کے بارے میں آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر شیطان بھی کہیں راستے میں تم سے مل جائے، تو جھٹ وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

الراوي : سعد بن أبي وقاص | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 3294 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آدمؑ کے جثے میں روح کو پھونکا تو یہ روح جا کر سارے جسم میں دوڑنے لگی اور آخر میں سر کے اندر ٹکرائی جس سے آدم علیہ السلام نے چھینک ماری۔ اس طرح آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اس کے بعد ان کی پسلی ہڈی سے حوا علیھا السلام کو پیدا کیا گیا۔

روح کی حقیقت

روح کا وجود ہے جب تک روح جسم میں موجود رہتی ہے جسم میں حرکت رہتی ہے اگر روح انسانی جسم سے نکل جائے تو اس میں حرکت باقی نہیں رہتی۔ روح کی ایک خاص شکل ہے لیکن اس کی کیفیت اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ۖ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا} [الإسراء : 85]

اور یہ لوگ آپ سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں، آپ جواب دے دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے (الاسراء:17/ 85)

ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی معروف کتاب الروح لکھا، جس میں انہوں نے قرآن اور صحیح حدیث کے ذریعہ 15 پروف جمع کرکے روح ثابت کیا ہے انہوں کہا کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کی آنکھیں کھلی رہ جاتی ہے اور اس کے روح کا پیچھا کرتی ہیں۔

انسان جسم اور روح کا مجموعہ ہے اور ان دونوں میں زیادہ اہم روح ہے اور قبر میں عذاب روح کو زیادہ ہوتا ہے یہی وجہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی ایکسیڈنٹ کی وجہ سے انسان کا چمڑا ضائع ہو جاتا تو کچھ دوسرا چمڑا وہاں آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، وَيُقَالُ لَهُ: اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

تمہاری پیدائش کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دنوں تک (نطفہ کی صورت) میں کی جاتی ہے اتنی ہی دنوں تک پھر ایک بستہ خون کے صورت میں اختیار کئے رہتا ہے اور پھر وہ اتنے ہی دنوں تک ایک مضغہ گوشت رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کے عمل، اس کا رزق، اس کی مدت زندگی اور یہ کہ بد ہے یا نیک، لکھ لے۔ اب اس نطفہ میں روح ڈالی جاتی ہے (یاد رکھ) ایک شخص (زندگی بھر نیک) عمل کرتا رہتا ہے اور جب جنت اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر سامنے آجاتی ہے اور دوزخ والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص (زندگی بھر برے) کام کرتا رہتا ہے اور جب دوزخ اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آجاتی ہے اور جنت والوں کے کام شروع کر دیتا ہے۔

یعنی انسان چالیس دن تک نطفہ پھر اس کے بعد چالیس دن علقہ پھر اس کے بعد چالیس دن مضغہ کی شکل رہتا ہے پھر اس کے بعد 120 دن گزرنے کے بعد اور ایک روایت میں 121 دن گزرنے کے بعد (ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں لکھا بعض کی روح 120 دن بعض کی 121 دن میں) فرشتہ کے ذریعہ پھونکی جاتی ہے۔ اس کے پیچھے اللہ کی کیا حکمتیں ہے؟ اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس معلوم ہوا کہ روح جسم کی بننے کے بعد پھونکی جاتی ہے۔

کیا روح مخلوق ہے؟

روح مخلوق ہے دلیل ابوداؤد کی حدیث ہے

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ: " سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں «سبوح قدوس رب الملائكة والروح» (تسبیح اور پاکی ہے فرشتوں اور روح کے رب کی) کہتے تھے۔

الراوي : عائشة أم المؤمنين | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح أبي داود الصفحة أو الرقم: 872 | خلاصة حكم المحدث : صحيح

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کو روح اللہ کہا ہے۔

جسم کے ساتھ روح تعلق

،روح سے جسم کے ساتھ الگ الگ تعلق پایا جاتا ہے۔

1۔ رحم مادر میں فرشتہ کے ذریعہ روح کا پھونکا جانا اس سے جنین میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور اسے نشو نما پانے کے لئے طاقت ملتی ہے۔اس بعد وہ تقریبا نو ماہ کے بعد بچہ کی شکل میں چیختا ہوا دنیا میں آتا ہے

2۔ بچہ جب باہر نکلتا ہے تو روح اور جسم کے ساتھ ماں کا دودھ پینے لگتا ہے،، ادھر ادھر دیکھتا ہے روتا ہے اور تھوڑا سا آوازیں نکالتا ہے۔

3۔ نیند کی حالت میں روح کی کیفیت جسم کے ساتھ

جب انسان سو جاتا ہے تو اس کے جسم سے روح نکل جاتی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:{اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ} [الزمر : 42]

"اللہ ہی موت کے وقت جانیں قبض کرتا ہے اور جس کی موت نہیں آئی ہوتی اسے اس کی نیند میں قبض کرتا ہے پھر وہ اس روح کو روک لیتا ہے جس پر اس نے موت کا فیصلہ کر دیا ہو اور دوسری کو ایک وقت مقرر تک واپس بھیج دیتا ہے بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں (سورۃالزمر:42/39)

ساری روحوں کو اللہ تعالی اپنی کسٹڈی میں لیتے ہیں اور جس کی موت کا وقت آ گیا اس کی روح دوبارہ نہیں لوٹاتے اور جس کی موت کا وقت نہیں آیا دوبارہ روح کو اس میں لوٹا دیتے ہیں۔

آج بیٹھے بیٹھے بس میں،، خطبوں اور بیانوں کے دوران، سوتے ہیں، امت مسلمہ کا سب سے بہترین مشغلہ سونا ہے ان تمام موقعوں ہماری روح ہمارے جسم سے جدا رہتی ہے۔ اسی لئے علماء کہتے ہیں سونے سے پہلے دعا پڑھ لیں سب کو معاف کر کے اور معافی مانگ کر، توبہ کر کے سو جائیں۔اللہ کے نبی سوتے اور بیدار ہوتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ : " بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا ". وَإِذَا قَامَ قَالَ : " الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ".

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ کہتے «باسمک أموت وأحيا» ”تیرے ہی نام کے ساتھ میں مردہ اور زندہ رہتا ہوں“ اور جب بیدار ہوتے تو کہتے «الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور» ”اسی اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا۔ اس کے بعد کہ اس نے موت طاری کر دی تھی اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔“

قرآن شریف میں جو لفظ «ننشرها» ہے اس کا بھی یہی معنی ہے کہ ہم اس کو نکال کر اٹھاتے ہیں۔

الراوي : حذيفة بن اليمان | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 6312 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

روح کا مردوں سے ملاقات کرنا

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ کبھی روح مردوں سے بھی جا کر ملاقات کر لیتی ہیں، آپ دیکھتے ہیں کہ دس سال پہلے مرا ہوا آدمی خواب میں آجاتا ہے گویا کہ روح رات میں جا کر اس سے ملاقات کی۔ کبھی انسان بھی آپس میں مل لیتے ہیں

عام انسانوں میں جو روح پھونکی جاتی ہے اس کی کیفیت آدم علیہ السلام کے جسم میں روح پھونکنے سے مختلف ہے کیونکہ عام انسان میں روح اس وقت پھونکی جاتی ہے جب وہ جنین کی شکل میں ماں کے پیٹ میں ہوتا جب کہ آدم علیہ السلام کو مٹی کا پتلا بنا کر اس میں روح پھونکی گئی۔ اور انہی سے نسلِ انسانی کا سلسلہ چل رہا ہے۔

ہم اس سے انڈا پہلے یا مرغی پہلے اس مسئلے آسانی سے حل کر سکتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اسی پہلے مرغی کو پیدا کیا۔

ابلیس کا حسد اور تکبر

اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام پیدا کیا تو فرشتوں اور ابلیس کو حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں سب نے سجدہ کیا لیکن ابلیس تکبر اور غرور کی بنا سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ} [البقرة : 34]

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں ہو گیا۔

قرآن مجید میں سورہ بقرہ ابتداء میں آپ کو الگ الگ قسم کے ایٹیٹیوڈ ملے گا، جیسے انسانوں کا ابلیس اور فرشتوں وغیرہ

فرشتوں جب اللہ تعالیٰ کو کچھ زیادہ بول دیا تو انہیں فوراً احساس ہوا اور سامنے سرنڈر ہوتے ہوئے کہا:

{قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (32) قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ ۖ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ (33)} [البقرة : 32-33]

انھوں نے کہا تو پاک ہے، ہمیں کچھ علم نہیں مگر جو تونے ہمیں سکھایا، بے شک تو ہی سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔ [32] فرمایا اے آدم! انھیں ان کے نام بتا، تو جب اس نے انھیں ان کے نام بتا دیے، فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ بے شک میں ہی آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزیں جانتا ہوں اور جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے تھے۔

فرشتوں نے کہا اے اللہ تو تمام عیبوں سے پاک ہے، عیب ہمارے اندر ہیں تو سب کچھ جانتا ہے ہم اتنا ہی جانتے ہیں جتنا کہ تونے ہمیں علم دیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ نیک لوگ گناہ کی زندگی میں زیادہ دیر تک رہ نہ پاتے، فوراً توبہ کر کے اپنے گناہ ختم کر لیتے ہیں لیکن جو لوگ گناہ کر کے معافی نہیں مانگتے، وہ ابلیس کی راہ پر ہیں، ابلیس کی راہ کیا ہے؟ اس نے تکبر کیا، اپنے گناہ کو جسٹیفائی کیا اس کے بارے میں سورۃ الاعراف میں ذکر گیا:

{قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ} [الأعراف : 12]

حق تعالیٰ نے فرمایا تو جو سجدہ نہیں کرتا تو تجھ کو اس سے کون امر مانع ہے، جبکہ میں تجھ کو حکم دے چکا، کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں، آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو آپ نے خاک سے پیدا کیا ہے۔

،اللہ تعالی ہمیں فوراً گناہ کرنے، ابلیس کے راستے کو اپنانے سے بچائے۔ آمین ابلیس نے کہا کہ میں آگ سے بنا ہوا ہوں اور انسان مٹی سے بنا ہے مٹی نیچے جاتی ہے اور آگ اوپر جاتی ہے، میں اپنے کمتر کو کیونکر سجدہ کروں؟ ابلیس اللہ کا حکم ماننے بجائے اپنی عقل کا استعمال کیا تو اللہ اسے دھتکار دیا اس بعد وہ آدم اور حوا علیہما السلام پیچھے پڑ گیا ان دونوں کو بہکایا تو وہ دونوں اس کے بہکاوے آ گئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

{فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ} [البقرة : 36]

لیکن شیطان نے ان کو بہکا کر وہاں سے نکلوا ہی دیا اور ہم نے کہہ دیا کہ اتر جاؤ! تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور ایک وقت مقرر تک تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے آدم اس درخت کے قریب نہیں جانا لیکن شیطان ورغلایا اور کہا کہ اے آدم تمہیں اس درخت سے کیوں روکا گیا ہے؟ کیا تمہیں اس اس کے بارے میں کچھ پتہ ہے؟ اس نے کہا اگر تو کھا لیا تو ہمیشہ یہاں رہے گا۔

انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ نعمتوں میں رہے یہ ہمیں آدم علیہ السلام سے ملی ہے۔ اس کے علاوہ بہت ساری چیزیں ہمیں آدم سے ملی ہیں مثلاً بھولنا اور انکار کرنا۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدم علیہ الصلاۃ والسلام بھولے تھے اور انہوں نے انکار کر دیا تھا، انہوں نے کہا تھا، میرے چالیس سال، داود علیہ الصلوۃ والسلام کو دے دوان کے چالیس داؤد علیہ السلام کو دے دیئے گئے لیکن جب ان کا انتقال کا وقت آیا تو (نبیوں کو پہلے بتا دیا جاتا ہے کہ ان ک موت کب آئی گی) انہوں نے کہا ابھی تو میرے چالیس سال باقی ہیں ان سے کہا گیا کہ آپ بھول گئے ہیں آپ نے اپنے چالیس داؤد علیہ السلام کو دے چکے ہیں۔ انہوں نے انکار کیا لیکن بعد میں انہیں یاد دلایا گیا اور انہیں لکھنے کا حکم دیا گیا۔ اس طرح آدم علیہ السلام کا بھولنا اور انکار کرنا آپ کی نسل میں بھی آ گیا۔

حواء علیہا الصلاۃ والسلام سے بھی ایک چیز انسانوں میں آئی ہے وہ یہ کہ شوہروں کو کبھی غلط چیزوں کو منوانا ،ہم دیکھتے ہیں آدمی کبھی کسی کام میں پس و پیش میں رہتا ہے لیکن جب کہتی ہے وہ کام کرو تو وہ کام کر دیتا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں عورتیں خراب ہیں، قرآن اور صحیح احادیث ان کی کمزوریاں بتائی جارہی ہیں۔

کبھی عورتیں مردوں کو تسلی دیتی ہیں اور انہیں ڈھارس باندھتے ہیں جیسا کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا اللہ کے رسول ﷺ کو جب وہ بہت پریشان تھے تسلی دیئے

4۔ مرتے وقت پر جب روح نکلتی ہے اس کو مفارقہ کہتے ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ[26] وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ[27] وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ[28] وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ[29] إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ

نہیں نہیں جب روح ہنسلی تک پہنچے گی[26]اور کہا جائے گا کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟[27]اور جان لیا اس نے کہ یہ وقت جدائی ہے[28]اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی[29] آج تیرے پروردگار کی طرف چلنا ہے(القیامۃ:75/30-26)

جس وقت میں آدمی مرنے کی کیفیت میں ہوتا ہے تو وہ تو اس کے پنڈلیاں اس کے پنڈلیاں آپس میں مل جاتی ہیں ایسا گھستا ہے جیسا کہ کوئی چیز تڑپ رہی ہے۔جب یہ مرنے کے وقت غرغر کی آواز آتی ہے اس کو روح نکلنے کا ٹائم کہتے ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا توبہ دروازہ بند ہونے سے پہلے اپنے گناہوں کو معافی مانگ لو۔توبہ کا دروازہ غرغرہ اور قیامت آنے سے پہلے تک کھلا رہتا ہے۔فرعون نے غرغرے کے وقت ایمان قبول کیا تو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا اللہ تعالی نے فرمایا:

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ[90] آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ[91] فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ

ور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا پھر ان کے پیچھے پیچھے فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ظلم اور زیادتی کے ارادہ سے چلا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں[90](جواب دیا گیا کہ) اب ایمان لاتا ہے؟ اور پہلے سرکشی کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا[91] سو آج ہم صرف تیری لاش کو نجات دیں گے تاکہ تو ان کے لیے نشان عبرت ہو جو تیرے بعد ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے آدمی ہماری نشانیوں سے غافل ہیں(یونس:10/90-92)

دوسري جگہ فرمایا:{وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا} [النساء : 18] ان کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی، اور ان کی توبہ بھی قبول نہیں جو کفر پر ہی مر جائیں، یہی لوگ ہیں جن کے لئے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے اسی طرح جب سورج مشرق بجائے مغرب سے نکلے تب بھی توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے مرنے کے بعد جسم سے روح نکل کر کہاں جاتی ہے؟

اب ایک سوال یہ ہے کہ مرنے کے بعد یہ روحیں کہاں چلی جاتی ہیں؟ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ قبر میں سارے کا سارا جسم گل سڑ جاتا ہے اور چند دنوں کے بعد تو کچھ بھی نہیں بچتا ہے۔ تو اس کا جواب سورہ مومنون، سورہ نمبر 23 کی آیت نمبر 100 میں موجود ہے جہاں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ (100) "اور اس کے آگے برزخ ہے اس دن تک جب وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے (سورۃ المومنون 23/100:)

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن اور صحیح احادیث پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ روحیں مرنے کے بعد برزخ میں چلی جاتی ہیں، انبیاء ؑ کے روحیں **رفیق الاعلیٰ** میں ہوں گی، یہ رفیق الاعلیٰ آسمان میں ایک جگہ ہے، نیک لوگ جو شہید ہوں گے ان کی روحیں ہرے پرندوں میں منتقل ہوں گی، اور یہ پرندے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عرش کے نیچے ایک باغ ہے اس باغ میں پھل کھا رہے ہوں گے

اسی طرح قرضہ رکھ کر مر گیا تو ان کی روحیں جنت کے دروازے کے پاس پڑی رہیں گی، ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہو گا، اور جو بدکاری اور فحاشی میں ملوث ہو گا ان لوگوں کی روحیں ایک آگ کے تنور میں سلاخوں سے پرو کر لٹا دیا جائے گا، ، اور جو سود کھانے والے ہیں، ان کو خون کے سمندر میں پھینک دیا جائے گا۔ اور جو لوگ دنیا میں ہمیشہ جھوٹ بولتے تھے ان کے منہ سے زبان اور ان کی ناک کھینچ کر گدی پر چپکا دی جائے گی، اور ان کی آنکھیں کھینچ کر گدی پر ٹانگ دی جائے گی، نماز کو چھوڑ کر سونے والوں کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جائے گا، اور اس فرشتے کے ہاتھ میں ایک بڑا سا پتھر ہو گا اور وہ اس بے نمازی کے سر کو مارے گا، تو ایک گیند کی طرح پتھر اس کے چہرے اور سر کو بری طرح کچل کر دور جا گرے گا، جب تک فرشتہ اس پتھر کو لینے جائے گا اس وقت تک اس کے سر کو پھر سے صحیح سالم کر دیا جائے گا اور فرشتہ پھر اس کو مارے گا، یہی سلسلہ چلتا رہے گا، اور چغل خوری کرنے اور غیبت کرنے والے کو بھی قبر میں ہی بڑے بڑے عذابات ہوں گے، ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ دو قبروں پر سے گذرے اور ان کے بارے میں کہا کہ ان دو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے، اور پھر فرمایا کہ انہیں دو معمولی چیزوں کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ ان میں کی ایک قبر والا غیبت اور چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے قطرات سے نہیں بچتا تھا۔

امام ذھبی ؒ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے "**الکبائر**" اور اس کتاب کے شروع میں انھوں نے لکھا کہ ہر کبیرہ گناہ قبر کے عذاب کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ غرض یہ کہ انسان کے مرنے کے بعد ان کے اعمال کے مطابق روحیں وہاں پر چلی جاتی ہیں۔

روح نکلنے کی کیفیت

نیک لوگوں کی روح نکلنے کی کیفیت

نیک لوگوں کی روح بڑی آسانی کے ساتھ نکل جاتی ہے جیسا کہ بڑا پانی کا مشکیزہ ہے اور جس کا بڑا منہ ہے تو جس طرح اس مشکیزہ سے پانی آسانی کے ساتھ نکل جاتا ہے ویسے ہی اس نیک بندے کی روح اس کے جسم سے بڑی آسانی کے ساتھ نکل جاتی ہے۔

اچھی روح کو ایک نہایت ہی خوشبودار کپڑے میں لے جایاجائے گا ، ،اوراس کا سلاموں اور دعاوں اور خوشخبریوں سے استقبال کیا جائے گا، اور اس کے بعد اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اوراس کو عزت کے ساتھ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلآئِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُواْ الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُون

وہ جن کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں کہتے ہیں کہ تمہارے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے، جاؤجنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔(سورۃ النحل:16/32)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إنَّ العبدَ المؤمنَ إذا كان في إقبالٍ مِنَ الآخِرةِ وانقِطاعٍ مِنَ الدُّنيا نزَلَتْ إليه ملائِكةٌ بِيضُ الوُجوهِ كأنَّ وُجوهَهمُ الشَّمسُ، معَهم كفَنٌ مِن أكفانِ الجنَّةِ، وحَنوطٌ مِن حَنوطِ الجنَّةِ، فيجلِسُونَ مِنه مدَّ البصرِ، ثمَّ يجيءُ مَلَكُ الموتِ حتَّى يجلِسَ عند رأسِه فيقولُ: أيَّتُها النَّفسُ الطَّيِّبةُ اخرُجي إلى مغفرةٍ مِنَ اللهِ ورِضوانٍ، قال: فتخرُجُ تَسيلُ كما تَسيلُ القطرةُ مِن فِيِّ السِّقاءِ

بے شک مومن بندہ دنیاسے کٹ کر آخرت کی طرف جانے لگتاہے توخوبصورت فرشتے نازل ہوتے ہیں گویا کہ ان کے چہرے سورج کی طرح روشن ہوں اور ان کے ساتھ جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے اس کے سامنے بیٹھتے ہیں پھر ملک الموت آتے ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے اے پاک روح نکل اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی کی طرف آپ نے فرمایا: پھر روح جسم سے نکلتی ہے مٹکے سے پانی نکلتا ہے۔

الراوي : – | المحدث : ابن تيمية | المصدر : مجموع الفتاوى الصفحة أو الرقم: 290/4 | خلاصة حكم المحدث : حسن ثابت

ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ , فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا , قَالُوا: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ , كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ , اخْرُجِي حَمِيدَةً , وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ

غَيْرِ غَضْبَانَ , فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ , ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ , فَيُفْتَحُ لَهَا , فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانٌ , فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ , كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ , ادْخُلِي حَمِيدَةً , وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ , فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

مرنے والے کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتے ہیں: نکل اے پاک جان! جو کہ ایک پاک جسم میں تھی، نکل، تو لائق تعریف ہے، اور خوش ہو جا، اللہ کی رحمت وریحان (خوشبو) سے اور ایسے رب سے جو تجھ سے ناراض نہیں ہے، اس سے برابر یہی کہا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ نکل پڑتی ہے، پھر اس کو آسمان کی طرف چڑھا کر لے جایا جاتا ہے، اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ فلاں ہے، کہا جاتا ہے: خوش آمدید! پاک جان جو کہ ایک پاک جسم میں تھی، تو داخل ہو جا، تو نیک ہے اور خوش ہو جا اللہ کی رحمت وریحان (خوشبو) سے، اور ایسے رب سے جو تجھ سے ناخوش نہیں، اس سے برابر یہی کہا جاتا ہے یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے جس کے اوپر اللہ عزوجل ہے۔

الراوي : أبو هريرة | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح ابن ماجه الصفحة أو الرقم: 4262 | خلاصة حكم المحدث : صحيح

برے لوگوں کی روح نکلنے کی کیفیت

مرتے کے وقت برے آدمی کی روح بڑے بھیانک طریقہ نکالی جاتی ہے اور نیک آدمی کی روح بڑی آسانی کے ساتھ نکالی جاتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

" وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا (1 (وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا (2) "

قسم ہے ڈوب کر روح نکالنے والے فرشتوں کی۔ اور آسانی سے روح نکالنے والے فرشتوں کی (سورۃ النازعات:79/2-1)

برے آدمی کی روح جیسے ہی فرشتے کو دیکھتی ہے جسم میں ادھر سے ادھر بھاگنے لگتی ہے، اور ان فرشتوں کے پاس ایک لوہے کا اوزار ہوگا جس میں کانٹوں کی طرح لوہے کی سلاخیں لگی ہوئی ہوگی، تو اس کی روح کو نکالنے کے لئے اس اوزار کا استعمال کیا جائے گا

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

" وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ"

کاش آپ ظالموں کو اس حال میں دیکھیں جب وہ موت کی سختیوں میں گرفتار ہوتے ہیں اور فرشتے یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں کہ نکالو اپنی جانیں آج کے دن تم کو بڑی ذلت کا عذاب دیا جائے گا"(سورۃ الانعام:6/93)

ایک اور جگہ فرمایا:

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ (27)

"پھر کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کو فوت کریں گے؟ جبکہ وہ ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوں گے "(سورۃ محمد:47/27)

فرشتے ان کو آگے اور پیچھے مارتے اور یہاں تک جب اس کی روح حلق تک آتی ہے اور اسکے بعد وہاں سے ملک الموت اس کو پکڑ لیتے ہیں اور اس روح کے ایک گندے کپڑے میں ڈال دیا جاتا ہے جس کی بدبو کی کوئی انتہاء ہی نہیں ہے اس کے بعد اس کو آسمان میں لے جایا جائے گا تو اسکے لئے کوئی بھی آسمان کا دروازہ نہیں کھولے گا، اور اس کو وہیں سے زمین میں پھینک دیا جائے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوءُ , قَالَ: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ , كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ , اخْرُجِي ذَمِيمَةً , وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ وَآخَرَ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ , فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ , ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ , فَلَا يُفْتَحُ لَهَا , فَيُقَالُ: مَنْ

هَذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ , فَيُقَالُ: لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ , كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ , ارْجِعِي ذَمِيمَةً , فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ , فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ , ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ

اور جب کوئی برا شخص ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: نکل اے ناپاک نفس، جو ایک ناپاک بدن میں تھی، نکل تو بری حالت میں ہے، خوش ہو جا گرم پانی اور پیپ سے، اور اس جیسی دوسری چیزوں سے، اس سے برابر یہی کہا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ نکل جاتی ہے، پھر اس کو آسمان کی طرف چڑھا کر لے جایا جاتا ہے، لیکن اس کے لیے دروازہ نہیں کھولا جاتا، پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟ جواب ملتا ہے: یہ فلاں ہے، کہا جاتا ہے: ناپاک روح کے لیے کوئی خوش آمدید نہیں، جو کہ ناپاک بدن میں تھی، لوٹ جا اپنی بری حالت میں، تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے، اس کو آسمان سے چھوڑ دیا جاتا ہے پھر وہ قبر میں آجاتی ہے۔

الراوي : أبو هريرة | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح ابن ماجه الصفحة أو الرقم: 4262 | خلاصة حكم المحدث : صحيح

ایک اور حدیث میں فرمایا:

وإنَّ العبدَ الكافِرَ إذا كان في إقبالٍ مِنَ الآخِرةِ وانقِطاعٍ مِنَ الدُّنيا نزَلَ إليه مِنَ السَّماءِ ملائِكةٌ سُودُ الوُجوهِ معَهمُ المُسوحُ، فيَجلِسونَ منه مدَّ البَصرِ، ثمَّ يجيءُ ملَكُ الموتِ حتَّى يجلِسَ عند رأسِه فيقولُ: أيَّتها النَّفسُ الخبيثةُ اخرُجي إلى سخَطِ اللهِ وغضَبِه، فتُفرَّقُ في أعضائِه كلِّها، فيَنتزِعُها كما يُنتَزَعُ السَّفودُ مِنَ الصُّوفِ المَبلولِ

بے شک کافر بندہ دنیا سے کٹ کر آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو بد صورت فرشتے نازل ہوتے ہیں جن کے ہاتھ میں اوزار ہوتے ہیں وہ اس کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت اس کے سر پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خبیث روح نکل اللہ کی ناراضگی اور غصہ کی طرف پھر وہ سارے جسم میں پھیل جاتی ہے پھر اس کے جسم روح ایسے نکالی جاتی ہے جیسے کچی روئی اس کے درخت سے نکالی جاتی ہے۔

الراوي : – | المحدث : ابن تيمية | المصدر : مجموع الفتاوى الصفحة أو الرقم: 290/4 | خلاصة حكم المحدث : حسن ثابت

آج ہم مرنے کے بعد میت کو دو دو دن سے رکھتے ہیں یہ کہہ کر فلاں بچہ آنے والا ہے علامہ البانی رحمہ اللہ وصیت کئے تھے کہ اگر میں مر گیا تو زیادہ دیر تک میری میت کو نہیں رکھنا جو نماز آئے گی اس کے ساتھ میری نمازِ جنازہ پڑھا دینا۔

ثوابِ جاریہ اور ایصالِ ثواب

ثواب جاریہ کہتے ہیں آدمی کوئی اچھا کام کر کے چلے جانا جس سے لوگ اس کے مرنے بعد فائدہ اٹھائیں اور ایصال ثواب کہتے ہیں دوسرا میت کو ثواب پہنچانے کی نیت سے نیک کام کرنا۔ دونوں جائز ہیں مگر کچھ کنڈیشنز کے ساتھ۔

ایک آدمی ثواب جاریہ کے طور جو کام کر سکتا ہے اس کے بارے میں بتاتے ہوئے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ ؛ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

جب مر جاتا ہے آدمی تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ کا۔ دوسرے علم کا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔ تیسرے نیک بخت بچے کا جو دعا کرے اس کے لیے۔

الراوي : أبو هريرة | المحدث : مسلم | المصدر : صحيح مسلم الصفحة أو الرقم: 1631 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

صدقہ ء جاریہ جیسے مسجد بنادیا یا بورپل یا کنواں کھدوایا علم کے ذریعہ فائدہ پہنچانا جیسے کوئی مدرسہ بنادیا کوئی کتاب لکھ دیا۔ نیک اولاد کا چھوڑ کر جانا کوئی آدمی اپنی اولاد کی دینی تربیت کیا تو یہ اولاد اس کے حق میں کرتی رہے گی اس طرح اسے فائدہ پہنچتا رہے گا۔

آج ہم بچوں کو انجینئر اور ڈاکٹر بنانے کے لئے انگلش تو پڑھا رہے ہیں تا کہ وہ بڑے ہو کر وہ ہمارے کام آئیں لیکن قبر میں کام آنے کے لئے ہم انہیں دینی تعلیم نہیں دے رہے ہیں۔ ہم اپنے بچوں کو جہاں بھی پڑھائیں لین دین کی تعلیم سے دور نہ رکھیں ورنہ مرنے کے بعد ہمارے حق میں دعا کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔

کیا ایصالِ ثواب جائز ہے؟

ایصالِ ثواب دوسروں کو ثواب پہنچانے کی نیت سے نیک کام کرنا یہ اولاد کے لئے جائز ہے یعنی اولاد جو نیک کرے گی خود بخود اس کا ثواب ماں باپ کو ملتا رہے گا لیکن اگر وہ گناہ کرے گی انہیں گناہ نہیں دیا جائے گا۔ الا یہ کہ وہ ماں باپ خود گناہ کا ذریعہ بنیں جیسے کسی گھر میں ٹی وی لا کر رکھ یا موبائیل دلوا دیا یا میوزک یا ڈیانس سیکھا دیا جب تک اولاد اس کا غلط استعمال کرتے رہے گی برابر گناہ ماں باپ کو ملتا رہے گا اور قبر کے ان کے عذاب میں اضافہ ہوتا رہے گا اسی طرح ایصالِ ثواب کے دعا، حج بدل، عمرہ بدل صدقہ اور خیرات ماں باپ کی طرف سے کر سکتے ہیں لیکن ،دوسرے کی طرف سے کرنے کا کوئی پروف نہیں ہے اگر کوئی نانا، نانی کے طرف کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنے امی کو تحفہ دیں اور یہ اپنے ماں باپ کی طرف سے ادا کریں اگر ماں باپ روزہ کی نذر مانتے ہیں تو وہ بچے اس کو پورا کر سکتے ہیں میت کی طرف سے قرج کی ادائیگی دعائے رحمت دعائے مغفرت ہر کوئی کر سکتا ہے۔

عذابِ قبر

عذابِ قبر برحق ہے قرآن اور صحیح احادیث میں اس پر کافی دلائل موجود ہیں۔ فرعون جسے اللہ تعالیٰ نشانِ عبرت بنایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ} [يونس : 92]

سو آج ہم صرف تیری لاش کو نجات دیں گے تا کہ تو ان کے لیے نشان عبرت ہو جو تیرے بعد ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے آدمی ہماری نشانیوں سے غافل ہیں (یونس:10/ 92)

آج بھی اس کی لاش موجود ہے لیکن فرعون اور آل فرعون کی روحوں کو ہر دن قبر میں صبح وشام عذاب دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

{النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ} [غافر : 46]

آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہو گی (فرمان ہو گا کہ) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو (الغافر:40/46)

سورۃ الطور میں فرمایا:

{وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ} [الطور : 47]

بیشک ظالموں کے لیے اس کے علاوہ اور عذاب بھی ہیں۔ لیکن ان لوگوں میں سے اکثر بے علم ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

{أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ (1) حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (2) كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ (3) ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ (4)} [التكاثر : 1-4]

پہلا كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ قبر کے بارے میں ہے اور دوسرا ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ (4)} آخرت کے بارے میں ہے۔

سورۃ النوح میں فرمایا:

{مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَنصَارًا} [نوح : 25]

یہ لوگ بہ سبب اپنے گناہوں کے ڈبو دیئے گئے اور جہنم میں پہنچا دیئے گئے اور اللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار انہوں نے نہ پایا۔

نوح علیہ السلام کی قوم کو ڈوبو دیا گیا ہے اور آگ میں داخل کر دیا گیا یہاں پر کونسی آگ سے قبر کی آگ مراد ہے۔ کیونکہ، جنت اور جہنم کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

اور سورۃ الانعام سورہ نمبر 4 آیت نمبر 93 میں ہے {وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ

الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ} [الأنعام : 93]

اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ تہمت لگائے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی اور جو شخص یوں کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے اسی طرح کا میں بھی لاتا ہوں اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو۔ آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس سبب سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے، اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔

روح کو سختی سے نکالنا ایک عذاب ہے اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کی شروعات قبر میں داخل کرنے سے پہلے ہی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حق میں جھوٹ گھڑنا اور اس کی آیات سے اعراض کرنے والوں کو بھی عذاب دیا جائے گا اس میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ جو لوگ قبر کے عذاب کا انکار کرتے ہیں، ان کو بھی عذابِ قبر ملتا ہے۔ اس لئے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی واضح آیتوں انکار کر رہے ہیں۔

چغل خوری کرنا پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا، غیبت، جھوٹ، بولنا، زکوۃ نہ دینا، قرآن پر عمل نہ کرنا، سود کھانا یہ سب پر قبر میں عذاب ہوگا سود کھانے والے کو خون کے سمندر میں پھینک دیا جائے گا زنا کرنے والے کو تندور میں جلایا جائے گا جنت اور جہنم کا فیصلہ ہونے سے پہلے قبر یہ سارے عذابات دیئے جاتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شب برات میں روز حیں واپس آتی ہیں لیکن قرآن مجید میں سورۃ المومنون آیت نمبر سو 100 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ} [المؤمنون : 100]

یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے [99] کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کر لوں، ہرگز ایسا نہیں ہوگا، یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے، ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے، ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تکمرنے کے بعد

روح برزخ میں چلی جاتی ہے ،برزخ کہتے ہیں، دو زندگیوں کے درمیان کا مرحلہ یعنی دنیوی اور اخروی زندگی کے درمیان کا وقفہ۔

برزخی زندگی میں مختلف قسم کے عذابات دیئے جاتے ہیں اسی لئے ہمیں چاہئے کہ ہم رات میں سونے سے پہلے چھوٹے بڑے ہر گناہ سے اللہ سے معافی مانگیں سورۃ الملک کی تلاوت کریں کیونکہ یہ عذاب قبر سے بچانے والی ہے اسی طرح جو حالتِ بیماری میں مرا ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی بیماری بھی اس کے حق میں عذابِ قبر سے نجات کا ذریعہ ہے۔

میں ایک واقعہ سنا کر میں اپنی بات ختم کر دیتا ہوں جو کہ مستند واقعہ ہے اس سے معلوم ہو گا کہ ہم گناہوں کی زندگی سے اپنے آپ کو نکال کر نیکیوں کی راہ پر کیسے گامزن ہوں۔ فرشتوں جب زیادہ بات کیا تو انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا اور فوراً انہوں نے کہا:

قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (32)

ان سب نے کہا اے اللہ! تیری ذات پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھار کھا ہے، پورے علم و حکمت والا تو تو ہی ہے (البقرۃ:2/32)

اسی طرح آدم علیہ الصلوۃ والسلام کا اٹیٹیوڈ دیکھیے، جب ان سے چوک ہو گئی اللہ تعالی نے کہا درخت کے قریب مت جاؤ لیکن شیطان کے بہکاوے میں آکر چلے گئے۔ انہیں حیاء آگئی 147 فٹ کا انسان غلطی کرنے کی وجہ سے پانی پانی ہو گئے وہ درختوں میں چھپنے لگے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنے ہاتھوں سے بنایا حدیث میں ہے کہ کان آدَمُ نبیًّا مُکلَّمًا آدم علیہ الصلاۃ والسلام نبی، مکلم تھے

الراوي : أبو أمامة الباهلي | المحدث : الألباني | المصدر : السلسلة الصحيحة الصفحة أو الرقم: 2668 | خلاصة حكم المحدث : إسناده صحيح

آدم علیہ الصلوۃ والسلام سوچا کہ اللہ نے مجھے اتنی فضیلت دی ہے لیکن پھر بھی مجھ سے غلطی ہو گئی اللہ تعالی نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے کہا "اے آدم کہاں جارہے ہو تو کہا اے اللہ حیا آتی ہے میں نے آپ کی مخالفت کی اور نافرمانی کی میں کیا چہرہ لے کر آؤں اس لئے میں درخت میں چھپ رہا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالی کو یہ چاہیے اللہ تعالیٰ کو

بندہ گناہ ہونے کے بعد جسٹیفائی نہ کرے۔ آج لوگ جہیز لیتے ہیں اور جسٹیفائی کرتے ہیں میں مجبور تھا سود کھاتے اور جسٹیفائی کرتے ہیں ہندوستان میں لے سکتے ہیں ہمارا احساس بالکل مر چکا ہے۔، اگر احساس زندہ رہا تو ہمیں توبہ کی توفیق ملے گی گناہ ہونے فوراتوبہ کے ہاتھ اٹھائیں۔

نوٹ: اگر آپ اس بیان کو ویڈیو کی شکل میں سننا اور دیکھنا چاہتے ہیں تو برائے مہربانی اس لنک پر کلک کریں

https://youtu.be/Vfq_mZ8qaKE part 3

آرٹیکل-3

1-لترکبن طبقا عن طبق کی تفسیر (گذشتہ آرٹیکل ملاحظہ فرمائیں)

2-احوال انسان اور روح کا سفر اور 10 مراحلِ قیامت **part 2**احوال انسان اور روح کا سفر اور 10 مراحلِ قیامت

- تمہید
- منکرین قیامت اور قرآن
- قبر کے سوالات وجوابات
- قیامت کے دس مراحل
- پہلا مرحلہ: صور پھونکنا
- نفخہ اور اس کے اقسام
- نفخات کے بارے میں اہل علم کا اختلاف
- دو نفخات کے درمیان کا فاصلہ
- آخرت پر ایمان کے فوائد
- صور پھونکنے کے بعد لوگوں کی کیفیت
- دوسرا مرحلہ: میدانِ حشر میں جمع ہونا

- تیسرا مرحلہ ہے:شفاعت(سفارش)
- سفارش کی مطلب
- چوتھا مرحلہ:حساب وکتاب
- پانچواں مرحلہ:ترازوکا قیام
- چھٹامرحلہ:حوضِ کوثر
- ساتواں مرحلہ:اندھیرے کا چھاجانا
- آٹھواں مرحلہ:پل صراط پر سے گزرنا
- نواں مرحلہ:لوگوں دلوں سے غل کا نکالنا
- دسواں مرحلہ:جنت اور جہنم میں داخلہ
- اہل ایمان کاٹھکانہ جنت
- کافروں اور گناہگاروں کاٹھکانہ جہنم

تمہید

میں آج قیامت کے جو دس مراحل کو آپ کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ ان شا اللہ تا کہ اس سے ہمارے دل نرم ہوں، قرآن مجید میں لوگوں کی مختلف بیماریوں کا ذکر کیا گیا لیکن اس میں سب سے خطرناک بیماری یہودیوں کی بیماری بتائی ہے ان کی بیماری یہ تھی کہ ان کے دل سخت ہوگئے جس کی وجہ سے انہوں انبیاء کو قتل کرڈالا علماء کی بے عزتی کی، قرآن اور حدیث کی بے عزتی کی، اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اللہ کے کلام میں تحریف کی لیکن انہیں اسکا ذرابرابر بھی احساس نہ ہوا۔ آج ہمارے بھی دل سخت ہوچکے ہیں ہمیں چاہئے ہم قرآن کو پڑھیں اور سمجھیں۔

قیامت کے دن کے صور پھونکنے کے بعد سے جنت وجہنم کے فیصلہ تک مختلف مراحل ہیں، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہاو يوم القيامه مراحل تو قیامت کے الگ الگ مراحل ہیں۔

ہر اسٹیج کی الگ حالت ہو گی۔ پہلا صور کا پھونکا جانا، دوسرا مرحلہ حشر کے میدان میں تمام کا جمع ہونا، یہاں ہر ایک کی الگ کیفیت ہو گی تیسرا مرحلہ شفاعت، چوتھا مرحلہ حساب وکتاب، پانچواں مرحلہ ہے نامہ اعمال کا ترازو میں تولا جانا، چھٹا مرحلہ حوض کوثر، ساتویں مرحلہ اندھیرا، آٹھواں مرحلہ ہے پل پر سے گزرنا، نواں مرحلہ پل پر سے گزرنے کے بعد ایک چھوٹے پل پر سے گزرنا، دسواں مرحلہ جنت اور جہنم کے درمیان فیصلہ۔

یہ کل ملا کر دس مرحلے ہیں، جس کی بعض علماء کرام نے ایسی ہی ترتیب بیان کی ہے لیکن بعض علماء کرام نے کہا کہ ترتیب ایسا ہونا کوئی ضروری نہیں ہے، ترتیب آگے پیچھے بھی ہو سکتی ہے۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی قیامت اور آخرت کا ذکر ہوتا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھوں آنسو بہہ پڑتے۔ اللہ کے ڈر بہنے والے آنسوں بڑے ہی قیمتی ہوتے ہیں۔ اور یہ اللہ بہت پسند ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

لَيسَ شَيْءٌ أَحبَّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ، وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعٍ فِي خَشْيَةِ اللهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الْأَثَرَانِ: فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللهِ

اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانیوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے: آنسو کا ایک قطرہ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے نکلے اور دوسرا خون کا وہ قطرہ جو اللہ کے راستہ میں بہے، دو نشانیوں میں سے ایک نشانی وہ ہے جو اللہ کی راہ میں لگے اور دوسری نشانی وہ ہے جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضہ کی ادائیگی کی حالت میں لگے۔

الراوي : أبو أمامة الباهلي | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترمذي الصفحة أو الرقم: 1669 | خلاصة حكم المحدث : حسن

دوسری حدیث میں فرمایا:

عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ

دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی: ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے تر ہوئی ہو اور ایک وہ آنکھ جس نے راہ جہاد میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری ہو

الراوي : عبدالله بن عباس | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترمذي الصفحة أو الرقم: 1639 | خلاصة حكم المحدث : صحيح

نبی کریم ﷺ ہمیشہ آخرت کی فکر میں رہتے تھے کہ آخرت میں میرا اور میری امت کا کیا حال ہو گا۔ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْإِذْنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ "، فَكَأَنَّ ذَلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: قُولُوا: " حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

میں کیسے آرام کروں جب کہ صور والے اسرافیل علیہ السلام «صور» کو منہ میں لیے ہوئے اس حکم پر کان لگائے ہوئے ہیں کہ کب پھونکنے کا حکم صادر ہو اور اس میں پھونک ماری جائے، گویا یہ امر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سخت گزرا، تو آپ نے فرمایا: ”کہو: «حسبنا الله ونعم الوكيل على الله توكلنا» یعنی ”اللہ ہمارے لیے کافی ہے کیا ہی اچھا کارساز ہے وہ اللہ ہی پر ہم نے توکل کیا

الراوي : أبو سعيد الخدري | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترمذي الصفحة أو الرقم: 2431 | خلاصة حكم المحدث : صحيح

فرشتہ صور اپنے منہ سے لگا ہوا ہے اور حکمِ الٰہی کا منتظر ہے جیسے ہی اللہ کا حکم ہو گا وہ صور پھونک دے گا۔ ہمیں چاہئے کہ آخرت کے بارے میں سوچیں فیوچر پلاننگ کریں موت کے بعد کی تیاری کریں ہر ایک موت آکر رہے گی اس سے کسی کو چھٹکارا نہیں ہے۔

قبر کے سوالات وجوابات

انسان سے قبر میں چار سوالات ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : " اسْتَعِيذُوا

بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ". مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هَاهُنَا : وَقَالَ : " وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَنِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ : يَا هَذَا، مَنْ رَبُّكَ ؟ وَمَا دِينُكَ ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ ؟ ". قَالَ هَنَّادٌ : قَالَ : " وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ : رَبِّيَ اللهُ. فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا دِينُكَ ؟ فَيَقُولُ : دِينِيَ الْإِسْلَامُ. فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ ؟ ". قَالَ : " فَيَقُولُ : هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَيَقُولَانِ : وَمَا يُدْرِيكَ ؟ فَيَقُولُ : قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ ". زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ : " فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : { يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا } ". الْآيَةَ. ثُمَّ اتَّفَقَا : قَالَ : " فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ". قَالَ : " فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا ". قَالَ : " وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ ". قَالَ : " وَإِنَّ الْكَافِرَ ". فَذَكَرَ مَوْتَهُ، قَالَ : " وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ : هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي. فَيَقُولَانِ لَهُ :مَا دِينُكَ ؟ فَيَقُولُ : هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي. فَيَقُولَانِ : مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ ؟ فَيَقُولُ : هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي. فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ ". قَالَ : " فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا ". قَالَ : " وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ "، زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ : قَالَ : " ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكَمُ، مَعَهُ مِرْزَبَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا ". قَالَ : " فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ ، فَيَصِيرُ تُرَابًا ". قَالَ : " ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ."

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کے ایک شخص کے جنازے میں نکلے، ہم قبر کے پاس پہنچے، وہ ابھی تک تیار نہ تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی، جس سے آپ زمین کرید رہے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا: "قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو" اسے دو بار یا تین بار فرمایا، یہاں جریر کی روایت میں اتنا اضافہ ہے: اور فرمایا: "اور وہ ان کے

جوتوں کی چاپ سن رہا ہوتا ہے جب وہ پیٹھ پھیر کر لوٹتے ہیں، اسی وقت اس سے پوچھا جاتا ہے، اے جی! تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارا نبی کون ہے؟" ہناد کی روایت کے الفاظ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: تمہارا رب (معبود) کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے، میرا رب (معبود) اللہ ہے، پھر وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے، پھر پوچھتے ہیں: یہ کون ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر وہ دونوں اس سے کہتے ہیں: تمہیں یہ کہاں سے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کو سچ سمجھا" جریر کی روایت میں یہاں پر یہ اضافہ ہے: "اللہ تعالیٰ کے قول «یثبت اللہ الذین آمنوا» سے یہی مراد ہے" (پھر دونوں کی روایتوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا لہٰذا تم اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھا دو، اور اس کے لیے جنت کی طرف کا ایک دروازہ کھول دو، اور اسے جنت کا لباس پہنا دو" آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "پھر جنت کی ہوا اور اس کی خوشبو آنے لگتی ہے، اور تاحد نگاہ اس کے لیے قبر کشادہ کر دی جاتی ہے"۔ اور رہا کافر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی موت کا ذکر کیا اور فرمایا: "اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے اٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں: تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہاہا! مجھے نہیں معلوم، وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: یہ آدمی کون ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے: ہاہا! مجھے نہیں معلوم، پھر وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہاہا! مجھے نہیں معلوم، تو پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے: اس نے جھوٹ کہا، اس کے لیے جہنم کا بچھونا بچھا دو اور جہنم کا لباس پہنا دو، اور اس کے لیے جہنم کی طرف دروازہ کھول دو، تو اس کی تپش اور اس کی زہریلی ہوا (لو) آنے لگتی ہے اور اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہیں" جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے: "پھر اس پر ایک اندھا گونگا (فرشتہ) مقرر کر دیا جاتا ہے، اس کے ساتھ لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے اگر وہ اسے کسی پہاڑ پر بھی مارے تو وہ بھی خاک ہو جائے، چنانچہ وہ اسے اس کی ایک ضرب لگاتا ہے

جس کو مشرق و مغرب کے درمیان کی ساری مخلوق سوائے آدمی و جن کے سنتی ہے اور وہ مٹی ہو جاتا ہے"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:"پھر اس میں روح لوٹا دی جاتی ہے۔

الراوي : البراء بن عازب | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح أبي داود الصفحة أو الرقم: 4753 | خلاصة حكم المحدث : صحيح | التخريج : أخرجه أبو داود (4753) واللفظ له، والنسائي (2001)، وابن ماجه (1549) مختصراً، وأحمد (18557) باختلاف يسير

بعض روایتوں میں آتا ہے کہ کافر کہے گا کہ لوگوں نے کہا تو میں نے کہہ دیا تو اس طرح کہنا قابلِ قبول نہیں ہو گا۔ لیکن مومن کہے گا میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھ کر اللہ، محمد ﷺ کا اور دینِ اسلام کا تعارف حاصل کیا۔ قرآن میں اللہ کا تعارف اور نبی کویم ﷺ کی سیرت بھی موجود ہے۔ اسی لئے جب حضرت عائشہ آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: **كان خُلُقُه القرآنَ** آپ کے اخلاق قرآن ہیں

الراوي : عائشة أم المؤمنين | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الجامع الصفحة أو الرقم: 4811 | خلاصة حكم المحدث : صحيح

نبی کریم ﷺ چلتا پھرتا قرآن تھے آپ کی زندگی اور قرآن میں کوئی ٹکراؤ نہیں تھا۔ قرآن سب سے بہترین سیرت کی کتاب ہے۔ بہر کیف قبر میں اللہ کے بارے میں پوچھا جائے گا، کون ہے تمہارا رب؟ اللہ کا تعارف ہمیں قرآن سے حاصل ہوا اور قرآن کا تعارف حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ حاصل ہوا۔ اور اسلام حاصل کرنے کا پہلا مصدر قرآن ہے۔

قرآن اللہ کی طرف سے ریولیشن ہے اور اس کا ایکسپلیشن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے ذریعہ ہمیں ملا ہے۔ بالفاظ دیگر قرآن ریویلیشن ہے اور حدیث ک ایکسپلینیشن ہے، اور یہی شریعت ہے۔ اگر آپ قرآن مجید کو حدیث کے بجائے، اپنے عقل سے یا عربی زبان کے ذریعہ سمجھنے کی کوشش کریں گے تو بھٹک جائیں گے۔ اصل اسلام وہ ہے جس پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ تھے۔ لوگوں کا بنایا ہوا اسلام نہیں بدعت کہلائے گا۔ قبر میں نجات اسی کو ملے گی جو قرآن اور صحیح احادیث کے دین حاصل کیا ہو گا۔

جہنم میں سزا دو طرح کی ہوگی جہنم موقت اور جہنم موبد۔ جہنم موقت کا مطلب یہ کہ ایسے مسلمان جو کبیرہ گناہ کا ارتکاب کئے، روزہ نہیں رکھے زکاۃ ادا نہیں کیے، استطاعت کے باوجود حج ادا نہیں کیے، انہیں انکے گناہوں کے مطابق ایک وقت مقرر تک سزا دی جائے گا پھر انہیں جہنم سے نکال کر جنت ڈال دیا جائے گا امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ستر کبیرہ گناہ کو جمع کیا ہے، اس کو چیک کر لیں اور اپنے نفس کا محاسبہ کریں ہمیں ان تمام سے پاک کرنا ضروری ہے۔ جہنم موبد کا مطلب یہ ہے کہ کافر جس نے کلمہ کا اقرار نہیں کیا وہ جہنم موبد یعنی ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا۔

قیامت کے دس مراحل

پہلا مرحلہ: صور پھونکنا

قیامت کے دس مراحل میں پہلا مرحلہ صور کا پھونکا جانا۔ صور نفخہ کو کہا جاتا ہے

نفخہ اور اس کے اقسام:

قرآن مجید میں اس نفخہ کی تین قسمیں بیان کی گئیں ہیں۔

1۔ نفخۃ الفزع

2۔ نفخۃ الصعق

3۔ نفخۃ البعث

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ " **وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ (68)** "" اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے بے ہوش ہو جائے گا سوائے اس کے جسے اللہ چاہے، پھر اسمیں دوسری بار پھونکا جائے گا وہ یکایک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے" (سورۃ الزمر 39 / 68) اس آیت میں نفخۃ الصعق اور نفخۃ البعث کا ذکر کیا گیا ہے اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورۃ النمل میں ارشاد فرمایا "وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ 87) "" اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب گھبرا جائیں گے سوائے اس کے جسے اللہ چاہے اور یہ سب

عاجز ہو کر اللہ کے حضور جائیں گے" (سورۃ النمل 27/87) جبکہ اس آیت میں مزید "نفخۃ الفزع" کا ذکر کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اس صور سے ڈر جائیں گے۔

نفخات کے بارے میں اہل علم کا اختلاف

صور کتنی مرتبہ پھونکا جائے اس میں اہلِ علم کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے تین صور پھونکے جائیں گے۔ نفخۃ الصعق نفخۃ الفزع، نفخۃ البعث بعض کہتے دو صور پھونکے جائیں نفخۃ الفزع اور نفخۃ الصعق دونوں ایک ہی ہیں پہلا جب صور پھونکا جائے گا وہ اتنا لمبا ہو گا اسکے شروعات میں خوف طاری ہو گا اور اختتام تک سارے لوگ مر جائیں گے اس کے بعد دوسرا صور نفخۃ البعث پھونکا جائے گا جس سے سارے لوگ دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔

دو نفخات کے درمیان کا فاصلہ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ"، قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً، قَالَ: أَبَيْتُ، قَالَ: أَرْبَعُونَ شَهْرًا، قَالَ: أَبَيْتُ، وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ

دونوں صوروں کے پھونکے جانے کا درمیانی عرصہ چالیس ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا: کیا چالیس دن مراد ہیں؟ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں پھر انہوں نے پوچھا: چالیس سال؟ اس پر بھی انہوں نے انکار کیا۔ پھر انہوں نے پوچھا: چالیس مہینے؟ اس کے متعلق بھی انہوں نے کہا کہ مجھ کو خبر نہیں اور ہر چیز فنا ہو جائے گی، سوا ریڑھ کی ہڈی کے کہ اسی سے ساری مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

الراوي : أبو هريرة | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 4814 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

صحابہ کرام اللہ کے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جتنا سنتے اتنا ہی امانتداری کے ساتھ بیان کرتے اپنی طرف سے حذف و اضافہ نہیں کرتے۔ اور قیامت کے دن اور رات کا سسٹم نہیں رہے گا کیونکہ سورج و چاند ختم ہو جائیں گے۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ 40 سے کیا مراد ہے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

آخرت پر ایمان کے فوائد

مرنے کے بعد کی زندگی کے بارے میں مسلمان یقین رکھتے ہیں جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ لوگ پریشان رہتے ہیں۔ آخرت پر ایمان کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی دنیا میں تو کوئی نقصان ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو یہ کہہ کر تسلی دے لیتا ہے کہ چلو دنیا میں نقصان ہوا لیکن اس کا بدلہ آخرت میں مل جائے گا اس کی زندگی پر سکون طریقہ سے گزرے گی وہ کسی چیز کے ملنے اتراتا نہیں اور کھو جانے پر زیادہ افسوس نہیں کرتا۔ آخرت کی زندگی کو ماننے کے بعد وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا، ٹوئلٹ میں بھی بیٹھا ہے اور پانی کے قطرے گر رہے ہیں تو فوراوہ نل سیدھا کر لیتا ہے، کہ اس کو قطرہ کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر وضو خانے میں کسی نل سے پانی ٹپک رہا ہو تو وہ اسے فورا بند کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ سوچتا ہے کہ مجھے ایک ایک نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ} [التكاثر : 8]

پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہو گا(التکاثر:102/ 8)

میں اپنے استاد سے ملنے گیا، وہ بڑے مالدار تھے ان کی اچھی تنخواہ تھی جب میں ان کے گھر گیا تو دیکھا کہ زیرہ بلب ہے اور اس کی روشنی دھیمی ہے میں نے کہا مولانا آپ کو اچھی تنخواہ ہے آپ ایک بڑی اور اچھی لائٹ لگا سکتے تھے تو انھوں نے کہا کہ جب مجھے اس سے کام نکل جارہا ہے تو میں اس سے زیادہ اسراف کیوں کروں۔ اسراف کا معنی صرف پیسوں کو بے اعتدالی کے ساتھ خرچ کرنا نہیں ہے ہر چیز کو بے اعتدالی کا استعمال کرنا اسراف کہلاتا ہے۔

صور پھونکنے کے بعد لوگوں کی کیفیت

جب پہلا صور پھونکا جائے گا اس وقت پر ساری دنیا پر خوف گھبراہٹ طاری ہو جائے گا۔ اس " نفخة الفَزِعَ "کو کہتے ہیں فزع کے معنی گھبراہٹ کے ہیں اس کو سب سے پہلے وہ سنے گا جو اپنی اونٹنی کو پانی پلا رہا ہو گا۔ اور دوسرا صور نفخۃ الصعق پھونکا جائے گا تو اس سے بجلی لگنے سے جیسے لوگ مر جاتے ہیں ایسے سب کے سب مر جائیں۔ اور تیسرا صور نفخۃ البعث سارے دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔

اسی طرح پہلا صور پھونکنے کے بعد دودھ پلانے والی ماں اپنے دودھ پلانے والے بچے کو چھوڑ دے گی اور حمل والی عورت کا حمل گر جائے گا۔ اور لوگ حالت نشہ میں نظر آئیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے:

{يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ (1) يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ (2)

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے[1] جس دن تم اسے دیکھ لوگے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے، حالانکہ درحقیقت وہ متوالے نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے(الحج:22/2-1)

سورت الزلزال میں فرمایا:

{إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا (1) وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا (2) وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا (3) يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا (4) بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا (5) يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ (6) فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (7) وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (8)} [الزلزلة : 1-8]

جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی[1] اور اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی[2] انسان کہنے لگے گا کہ اسے کیا ہو گیا؟[3] اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی[4] اس لئے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہو گا[5] اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (واپس) لوٹیں گے تا کہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں[6] پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا[7] اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا(الزلزلۃ:99/8-1)

قیامت کے دن ہر ایک کی گردن میں ایک طائرہ ہو گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا (13)

ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے اور بروز قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامۂ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پا لے گا(الاسراء:17/13)

یہ طائرہ انسان کی ہر بات نوٹ کر رہا ہے وہ کہاں جا رہا ہے کیا باتیں کر رہا ہے۔ سی سی ٹی وی کی طرح اس میں انسان کی ہر چیز ریکاڈ ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ ق میں فرمایا:

{مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (18) وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ (19) وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ

(انسان) منھ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے[18] اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آ پہنچی، یہی ہے جس سے تو بدکتا پھرتا تھا[19] اور صور پھونک دیا جائے گا۔ وعدۂ عذاب کا دن یہی ہے(ق:50/18-20)

فرشتوں کے علاوہ خود انسان کے اعضاء انسان کے خلاف گواہی دیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حَتَّى إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ[20] وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

ہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آجائیں گے اور ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دیں گی۔[20] یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی، وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ نے قوت گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے، اسی نے تمہیں اول مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔(فصلت:41/21)

انسان گناہ رات کی تاریکی میں کرے یا دن کے اجالے میں کرے اس کی ہر چیز نوٹ کی جا رہی ہے بچنے کی کوئی راہ نہیں ہے۔ اور ہر چیز اڈوانس میں لوح محفوظ میں بھی لکھ دی گئی ہے۔

دوسرا مرحلہ: میدانِ حشر میں جمع ہونا

جب نفخۃ البعث پھونکا جائے گا تو سارے لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بھاگے دوڑے آئیں گے جیسے ٹڈیوں کا منتشر جھنڈ ہے جو چلا آرہا ہے

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

" خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنتَشِرٌ"ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی اور وہ قبروں سے یوں نکلیں گے جیسے منتشر ٹڈی دل ہوں"(سورۃ القمر:54/7)

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَيُجَرُّونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ

تم (قیامت میں) جمع کئے جاؤ گے: کچھ لوگ پیدل ہوں گے، کچھ لوگ سواری پر، اور کچھ لوگ اپنے منہ کے بل گھسیٹ کر اکٹھا کئے جائیں گے۔

الراوي : معاوية بن حيدة القشيري | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترمذي

الصفحة أو الرقم: 3143 | خلاصة حكم المحدث : حسن

تکبر کرنے والے چیونٹیوں کی شکل میں آئیں گے اور بے نمازیوں کی پیٹھ تختوں کی جیسی ہو جائے گی ان سے نماز پڑھنے کہا جائے لیکن وہ نماز نہیں پڑھ سکیں گے انہیں نہ رکوع کرنے آئے گا اور نہ سجدہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ[42] خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ

جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے [42] نگاہیں نیچی ہوں گی اور ان پر ذلت وخواری چھارہی ہوگی، حالانکہ یہ سجدے کے لیے (اس وقت بھی) بلائے جاتے تھے جب کہ صحیح سالم تھے(القلم:68/ 43-42)

سود کھانے والے لوگ پاگلوں جیسی حرکت کرتے ہوئے آئیں گے ذرا غور کریں اگر آپ ولیمہ کے ٹیبل پر اچھے کپڑے پہن کر بیٹھے ہوئے ہیں اچانک کوئی آپ پر سالن گرا دیا جس سے آپ کے کپڑے خراب ہوگئے تو آپ کاری ایکشن کیا ہوگا۔ کل قیامت کے دن آدم علیہ السلام سے لے کر تاقیامت آنے والے سارے موجود ہوں گے۔ وہاں ایک آدمی پاگلوں کی سی حرکت کرے گا۔ یہ اس آدمی کا انجام ہوگا جو سود میں ملوث تھا آج ہم بڑی آسانی کے ساتھ کریڈٹ کارڈ لیتے ہیں۔

بعض لوگ بیٹھ کر قتل کی پلاننگ اور سازش کرتے ہیں، آج کل ہمارے نوجوان بچے فیس بک اور واٹساپ پر کوئی خبر دیکھتے ہیں بغیر تحقیق کے فارورڈ بٹن دبادیتے ہیں جس کی معاشرہ فساد پھیلتا اور کئی لوگوں کی جانیں چلی جاتی ہیں۔ ان کا شمار قتل کی پلاننگ کرنے والوں میں ہوگا اور قیامت کے دن انکے ہاتھوں میں مقتول کی گردن ہوگی۔

جو لوگ زکاۃ ادا نہیں کرتے، اگر کوئی جانوروں کا مالک تھا اور اس نے اس جانور کی زکاۃ ادا نہیں کی تھی تو یہ جانور کل قیامت کے دن اپنے مالک کو اپنے پیروں سے مار رہا ہوگا، اگر کسی نے اپنے بھائی یا بہن یا دوست کی زمین ہڑپ کی تو قیامت کے دن اس جیسی سات زمینوں کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ جیسا کہ اکثر لوگ اپنے چھوٹے بھائیوں اور بہنوں کی زمین بڑی آسانی ہڑپ کر جاتے ہیں۔ اگر کہیں اینٹ رکھی ہوئی ہو تو اس کو پلٹ دیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

جس نے کسی کی زمین ظلم سے لے لی، اسے قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

الراوي : سعيد بن زيد | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 2452 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

ایک بہت ساری نیکیاں لے کر آئے گا لیکن دنیا کسی پر ظلم کیا ہوگا، کسی کا مال ہڑپ کیا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے حق میں جہنم کا فیصلہ کریں گے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

: أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: " إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ، وَصِيَامٍ، وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ، فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟" لوگوں نے عرض کیا: مفلس ہم میں وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مفلس میری امت میں قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز لائے گا، روزہ اور زکوۃ لیکن اس نے دنیا میں ایک کو گالی دی ہوگی، دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی، تیسرے کا

مال کھالیا ہو گا، چوتھے کا خون کیا ہو گا، پانچویں کو مارا ہو گا، پھر ان لوگوں کو (یعنی جن کو اس نے دنیا میں ستایا) اس کی نیکیاں مل جائیں گی اور جو اس کی نیکیاں اس کے گناہ ادا ہونے سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی آخر وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

الراوي : أبو هريرة | المحدث : مسلم | المصدر : صحيح مسلم الصفحة أو الرقم: 2581 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

اس دن زمین تابنے کی بنادی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

" **يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ**

"جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل جائے گی اور آسمان بھی اور لوگ اللہ واحد قہر والے کے سامنے پیش ہوں گے" (سورۃ ابرہیم:14/48)

آپ ﷺ نے فرمایا:

«يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ القِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ، كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ»

روز قیامت لوگوں کو ایک ایسی زمین پر اکٹھا کیا جائے گا جو سفیدی سرخی مائل صاف گول ہو گا

الراوي : أبو هريرة | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 6521 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

سورج ایک میل کے فاصلہ پر ہو گا اور سب لوگ گرمی کی وجہ سے پریشان ہوں گے اور سورج ایک میل کے فاصلے پر ہو گا، عربی زبان میں "**میل**" کے دو معنی آتے ہیں

ایک معنی:

سرمہ دانی کے سلائی کا ہے۔

دوسرا معنی: 1.6093

اکلو میٹر کا ہے اگر ایک میل کا معنی 1.6093 اکلو میٹر لیا جائے تو تب بھی سورج کوئی زیادہ دور نہیں ہو گا لوگ اتنی زیادہ گرمی ہو گی جس کی وجہ سے وہ پسینہ میں شرابور ہوں گے، ہر ایک اپنے گناہ کے حساب سے پسینہ میں ڈوبا ہو گا ان میں بعض لوگ تو ایسے ہوں گے جن کے ہونٹوں تک پسینہ ہو گا، تو ایسے سخت حالات

میں اللہ سبحانہ وتعالی نیک لوگوں کے ساتھ اچھا معاملہ کرے گا انہیں حشر کے میدان میں بڑی تکریم سے ساتھ جمع کیا جائے گی، اور انہیں اعزازات دیئے جائیں گے، تو بعض نیک لوگوں کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے عرش کے سایہ میں ایک خاص سایہ عطا کریں گے

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ : الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ ؛ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ."

سات طرح کے آدمی ہوں گے۔ جن کو اللہ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔ اول انصاف کرنے والا بادشاہ، دوسرے وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں جوانی کی امنگ سے مصروف رہا، تیسرا ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے، چوتھے دو ایسے شخص جو اللہ کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی « للھی » (اللہ کے لیے محبت) محبت ہے، پانچواں وہ شخص جسے کسی باعزت اور حسین عورت نے (برے ارادہ سے) بلایا لیکن اس نے کہہ دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، چھٹا وہ شخص جس نے صدقہ کیا، مگر اتنے پوشیدہ طور پر کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوئی کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ساتواں وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور (بے ساختہ) آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

الراوي : أبو هريرة | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 660 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح] | التخريج : أخرجه البخاري (660)، ومسلم (1031)

قیامت کے دن ان سات خوش نصیبوں کو جو سایہ ملے گا یا تو اللہ تعالیٰ الگ سے خاص سایہ پیدا کریں گے یا وہ عرش کا سایہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل کر دے۔ آمین

سات لوگوں میں انصاف کرنے والا بادشاہ بھی ہے۔ ہر کوئی بادشاہ نہیں بن سکتا اور ہر کوئی انصاف نہیں کر سکتا۔ اگر دو آدمی لڑ رہے ہوں تو ہم ثالث بن کر انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں تعلقات یا کسی اور وجہ سے کسی ایک طرف نہ جھکیں انصاف کے دامن کے ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اسی طرح گھر میں ماں اور بیوی میں درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گھر میں نہ بیوی کی چلے نہ ماں کی چلے گی گھر میں صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات چلے گی۔

دوسرا وہ نوجوان اللہ کی عبادت میں جس کی جوانی گزری اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے اللہ کا شکر ہے، مسجد کے ذمہ داران ہمیں مسجد میں دل لگنے کے لئے ائر کنڈیشن بھی انتظام کر رہے ہیں۔

اگر مسجد ہی نہ رہے تو ہمیں چاہئے کہ مسجد تعمیر کریں مسجد سے دل لگانے کی اتنی بڑی فضیلت ہے تو مسجد بنانے والے کی فضیلت کتنی بڑی ہوگی۔، قیامت کے دن اذان دینے والی کی گردن لمبی ہوگی نبي کریم ﷺ نے فرمایا:

الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَومَ القِيَامَةِ

موذنین کی گردن قیامت کے دن لمبی ہوگی

الراوي : معاوية بن أبي سفيان | المحدث : مسلم | المصدر : صحيح مسلم الصفحة أو الرقم: 387 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

اسی طرح دو آدمی جو صرف اللہ کے لئے ملتے ہیں ملنے کا دوسرا کوئی اور مقصد کے لئے نہیں ہوتا وہ جمع بھی اللہ کے لیے ہوتے ہیں اور وہ اللہ کے لئے بچھڑتے ہیں، آپ سب یہاں پر کیوں آئے ہیں؟ ظاہر بات ہے اللہ کو خوش کرنے کے لئے اور یہاں سے جب جائیں گے تو مجھے امید ہے کہ کوئی نیک کام کرنے کی نیت سے جائیں گے، تو آپ کا جمع ہونا اور بچھڑنا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو اجتماعات ہوتے ہیں ان کی بڑی فضیلت ہے، عرب کے ایک عالم نے کہا جو لوگ جلسہ میں بیٹھتے ہیں، وہ قیامت کے دن انہیں عرش کا سایہ ملے گا۔

بعض لوگ اجتماعات میں شریک ہونے کے بجائے بیانات میں یوٹیوب پر دیکھ لیتے ہیں،، اجتماعات میں رحمت آتی ہے، جب نیک لوگ جمع ہوتے ہیں تو فرشتے بھی وہاں آتے ہیں اور اپنے پر بچھا کر ان کا استقبال کرتے ہیں۔

اسی طرح کسی کو کوئی خوبصورت عورت بدکاری کی طرف بلاتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں ایسا آدمی کو بھی قیامت کے دن اللہ تعالی کے عرش کا سایہ نصیب ہو گا اور ایک وہ آدمی جو ایسے صدقہ پوشیدہ طریقہ سے صدقہ کر دے کہ اس کا دایاں ہاتھ کیا صدقہ کیا اس کا علم اس کے بائیں کو بھی نہ ہو۔

بعض روایتوں میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں کہ اس کا بایاں جو صدقہ کیا اس کو علم دائیں کو بھی نہیں ہے اسے معلوم ہوا کہ بائیں ہاتھ سے صدقہ کر سکتے ہیں اسی ہمیں دو جیب رکھنا چاہئے۔ اسی طرح وہ آدمی بھی اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ تلے جگہ پائے گا جو تنہائی اللہ کو یاد کر کے بے ساختہ روتا ہے۔

تیسرا مرحلہ ہے: شفاعت (سفارش)

میدان حشر سارے انسان حیران و پریشان ہو کر سب سے پہلے آدم ؑ کے پاس جائیں گے، اور کہیں گے کہ یہ حشر کے میدان کی گرمی ہم سے برداشت نہیں ہو رہی ہے آپ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے فیصلہ شروع کیا جائے حساب و کتاب شروع کیا جائے، لیکن آدم ؑ کہیں گے کہ **نفسی نفسی**، یعنی میرا نفس میرا نفس یعنی کہ ہر نبی کو اپنی پڑی ہو گی اور ہر نبی اپنی زندگی میں کی ہوئی چھوٹی موٹی غلطیوں سے ڈر رہے ہوں گے کہ کہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم کو اس معاملہ گرفت میں نہ لے لے۔ تو اس طرح سارے لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پھر موسی علیہ السلام کے پاس پھر عیسی علیہ السلام کے آئیں گے لیکن ہر نبی کوئی نہ کوئی عذر پیش کریں گے اس دن اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے غصے سے ڈر رہے ہوں گے، سب لوگ تمام انبیاء کے پاس ہو کر آخر کار نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں گے کہ آپ ہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے سفارش کر دیں گے۔

حضرت انس ن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" يَجْتَمِعُ المُؤْمِنُونَ يَومَ القِيامَةِ، فيَقولونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنا إلى رَبِّنا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فيَقولونَ: أنْتَ أبو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بيَدِهِ، وأَسْجَدَ لكَ مَلائِكَتَهُ، وعَلَّمَكَ أسْماءَ كُلِّ شيءٍ، فاشْفَعْ لنا عِنْدَ رَبِّكَ حتَّى يُرِيحَنا مِن مَكانِنا هذا، فيَقولُ: لَسْتُ هُناكُمْ،

ويَذْكُرُ ذَنْبَهُ فَيَسْتَحِي، ائْتُوا نُوحًا، فإنَّه أوَّلُ رَسولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إلى أهْلِ الأرْضِ، فَيَأْتُونَهُ فيَقولُ: لَسْتُ هُناكُمْ، ويَذْكُرُ سُؤالَهُ رَبَّهُ ما ليسَ له به عِلْمٌ فَيَسْتَحِي، فيَقولُ: ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَهُ فيَقولُ: لَسْتُ هُناكُمْ، ائْتُوا مُوسَى، عَبْدًا كَلَّمَهُ اللَّهُ وأَعْطاهُ التَّوْراةَ، فَيَأْتُونَهُ فيَقولُ: لَسْتُ هُناكُمْ، ويَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بغيرِ نَفْسٍ، فَيَسْتَحِي مِن رَبِّهِ، فيَقولُ: ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ ورَسولَهُ، وكَلِمَةَ اللَّهِ ورُوحَهُ، فيَقولُ: لَسْتُ هُناكُمْ، ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ له ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ وما تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي، فأنْطَلِقُ حتَّى أسْتَأْذِنَ علَى رَبِّي، فيُؤْذَنَ لِي، فإذا رَأَيْتُ رَبِّي وقَعْتُ ساجِدًا، فَيَدَعُنِي ما شاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُقالُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ وسَلْ تُعْطَهْ، وقُلْ يُسْمَعْ واشْفَعْ تُشَفَّعْ، فأرْفَعُ رَأْسِي، فأحْمَدُهُ بتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أشْفَعُ فَيَحُدُّ لي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ، ثُمَّ أعُودُ إلَيْهِ فإذا رَأَيْتُ رَبِّي مِثْلَهُ، ثُمَّ أشْفَعُ فَيَحُدُّ لي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الجَنَّةَ، ثُمَّ أعُودُ الرَّابِعَةَ، فأقُولُ ما بَقِيَ في النَّارِ إلَّا مَن حَبَسَهُ القُرْآنُ، ووَجَبَ عليه الخُلُودُ قالَ أبو عبدِ اللَّهِ: إلَّا مَن حَبَسَهُ القُرْآنُ، يَعْنِي قَوْلَ اللَّهِ تَعالَى: {خالِدِينَ فيها}.،

مومنین قیامت کے دن پریشان ہو کر جمع ہوں گے اور (آپس میں) کہیں گے، بہتر یہ تھا کہ اپنے رب کے حضور میں آج کسی کو ہم اپنا سفارشی بناتے۔ چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کریں گے کہ آپ انسانوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا۔ آپ کے لیے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھائے۔ آپ ہمارے لیے اپنے رب کے حضور میں سفارش کر دیں تاکہ آج کی مصیبت سے ہمیں نجات ملے۔ آدم علیہ السلام کہیں گے، میں اس کے لائق نہیں ہوں، وہ اپنی لغزش کو یاد کریں گے اور ان کو پروردگار کے حضور میں جانے سے شرم آئے گی۔ کہیں گے کہ تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ سب سے پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے (میرے بعد) زمین والوں کی طرف مبعوث کیا تھا۔ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں اور وہ اپنے رب سے اپنے سوال کو یاد کریں گے جس کے متعلق انہیں کوئی علم نہیں تھا۔ ان کو بھی شرم آئے گی اور کہیں گے کہ اللہ کے خلیل علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن وہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں، موسیٰ علیہ السلام کے پاس

جاؤ، ان سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا تھا اور تورات دی تھی۔ لوگ ان کے پاس آئیں گے لیکن وہ بھی عذر کر دیں گے کہ مجھ میں اس کی جرات نہیں۔ ان کو بغیر کسی حق کے ایک شخص کو قتل کرنا یاد آ جائے گا اور اپنے رب کے حضور میں جاتے ہوئے شرم دامن گیر ہو گی۔ کہیں گے تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہیں گے کہ مجھ میں اس کی ہمت نہیں، تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے مقبول بندے ہیں اور اللہ نے ان کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے، میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور اپنے رب سے اجازت چاہوں گا۔ مجھے اجازت مل جائے گی، پھر میں اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک اللہ چاہے گا میں سجدہ میں رہوں گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور جو چاہو مانگو، تمہیں دیا جائے گا، جو چاہو کہو تمہاری بات سنی جائے گی۔ شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی وہ حمد بیان کروں گا جو مجھے اس کی طرف سے سکھائی گئی ہو گی۔ اس کے بعد شفاعت کروں گا اور میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انہیں جنت میں داخل کراؤں گا چوتھی مرتبہ جب میں واپس آؤں گا تو عرض کروں گا کہ جہنم میں ان لوگوں کے سوا اور کوئی اب باقی نہیں رہا جنہیں قرآن نے ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا ضروری قرار دے دیا ہے۔ ابو عبداللہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ قرآن کی رو سے دوزخ میں قید رہنے سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے لیے «خالدین فیھا» کہا گیا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

الراوي : أنس بن مالك | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 4476 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح] | التخريج : أخرجه البخاري (4476)، ومسلم (193)

اس کے بعد آپ ہر مومن کے حق میں شفارش کریں گے۔ آپ ﷺ کی شفارش کے بعد حساب وکتاب شروع کیا جائے گا۔ قیامت کے دن سفارش وہی کریں گے جسے سفارش کرنے کا حق اللہ تعالی دیں گے۔ انبیاء علیہ

السلام، حفاظ قرآن وغیرہ لیکن یہ سفارش اسی کے حق میں سفارش کی جائے گی جس کے حق میں سفارش کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ دیں گے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابو طالب کے حق میں سفارش کریں گے جس کی وجہ سے ان ک عذاب میں تخفیف کی جائے گی۔ حضرت ابو سعید الخدري رضي اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ، فَقَالَ:" لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا ابو طالب کا ذکر کیا گیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ممکن ہے قیامت کے دن میری شفاعت ان کے کام آ جائے اور انہیں جہنم میں ٹخنوں تک رکھا جائے جس سے ان کا بھیجا کھولتا رہے گا۔

الراوي : أبو سعيد الخدري | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 6564 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

بعض گناہگاروں کے حق میں بھی نبی کریم ﷺ سفارش کریں گے جس سے ان کی مدتِ سزا کم کرکے انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ شرط یہ کہ حالتِ شرک میں ان کی وفات نہ ہوئی ہو۔

اللہ کے نبي ﷺ انہی لوگوں کے حق میں سفارش کریں گے جو دنیا میں شرک سے اپنے دامن کو پاک رکھے ہوں گے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

كُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

ہر نبی کی ایک دعا ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے تو ہر ایک نبی نے جلدی کرکے وہ دعا مانگ لی (دنیا ہی میں) اور میں نے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے قیامت کے دن کے واسطے اپنی امت کی شفاعت کے لیے اور اللہ چاہے تو میری شفاعت ہر ایک امتی کے لیے ہوگی بشرطیکہ وہ شرک پر نہ مرا ہو۔

الراوي : أبو هريرة | المحدث : مسلم | المصدر : صحيح مسلم الصفحة أو الرقم: 199 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح] | التخريج : أخرجه البخاري (6304) مختصراً، ومسلم (199)

آج ہم شرک بھی کر رہے ہیں اور نبی کی سفارش پانے کی امید بھی رکھے ہوئے ہیں۔ اسی لیے بعض لوگ یہ شعر پڑھتے ہیں پکڑ لے خدا تو بچا لے محمد اگر پکڑ لے محمد تو کون چھڑائے اللہ کا مقام و مرتبہ بہت اونچا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس طرح کی باتوں سے بہت بلند ہے۔

یورپ اور امریکہ میں عیسائی لوگ شراب پیتے ہیں اور گناہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام ہمیں بچا لیں گے۔ یہی چیز امت مسلمہ میں بھی پائی جاتی ہے آج ہم گناہ پر گناہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ کے رسول ﷺ کی سفارش سے ہم بچ جائیں گے۔

سفارش کا مطلب

سفارش کا مطلب بتاتے ہوئے علامہ اسماعیل شہید انشاءاللہ شہید تقویہ الایمان میں فرماتے ہیں سفارش کا مطلب اللہ کو ڈرانا نہیں ہے مثال کے طور پر کوئی آدمی بادشاہ سے کہے کہ اے بادشاہ اگر تو نہیں سنے گا تو میں وزیر کو بول دوں گا اور وہ بغاوت کرے گا اور وزیر سے میرے تعلقات ہیں تو کیا ہم اللہ کو وزیر کے ذریعہ ڈرائیں گے؟ کیا ہم نماز نہ پڑھنے باوجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے ذریعہ جنت میں داخل ہو جائیں گے یہ ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ [الرعد : 41]

کیا وہ نہیں دیکھتے؟ کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں، اللہ حکم کرتا ہے کوئی اس کے احکام پیچھے ڈالنے والا نہیں، وہ جلد حساب لینے والا ہے (الرعد:13/ 41)

اللہ جو فیصلہ کرتا ہے تو کوئی اسکے فیصلے کو ٹال نہیں سکتے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے برگزیدہ ہے کیونکہ انہوں نے اللہ کے لئے سب سے زیادہ سجدے کیے اور اللہ کی سب سے زیادہ عبادت کئے وہ بھی اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق مالک اور معبود سمجھتے ہیں۔

کائنات میں سب سے بڑی ذات اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور مخلوقات میں سب سے افضل محمد ﷺ ہیں ۔اللہ تعالی خالق ہے اور محمد ﷺ مخلوق ہیں خالق اور مخلوق کافی فرق ہے اللہ تعالی جو چاہے کر سکتا ہے اور جسے چاہے معاف کر سکتا ہے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے لیکن محمد ﷺ اپنی مرضی جو چاہے وہ نہیں کر سکتے آپ ﷺ سفارش کریں گے تو اللہ کے حکم اور اجازت سے ہی کریں گے اور اسی کے حق میں کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو۔

مثال کے طور پر اگر کوئی کمپنی کا مالک ہے اگر آپ اس سے سیلری مانگتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ اکاؤنٹینٹ سے لے لو یہاں پر ایک سسٹم ہوتا ہے اور اکاؤنٹینٹ مالک کے حکم تابع ہوتا ہے اس کی خلاف وری نہیں کر سکتا۔ اسی طرح محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہیں وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کر سکتے ہم نبی ﷺ کا نام لے کر اللہ کو ڈرا نہیں سکتے

چوتھا مرحلہ: حساب و کتاب

یہ انتہائی سخت اور خطرناک مرحلہ ہو گا۔ اس میں ہر ذی روح حساب و کتاب لیا جائے۔ حتی کہ جانوروں کا حساب و کتاب ہو گا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

: " لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ

تم حقداروں کے حق ادا کرو گے قیامت کے دن یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا۔" (گو جانوروں کو عذاب و ثواب نہیں پر قصاص ضرور ہو گا)

الراوي : أبو هريرة | المحدث : مسلم | المصدر : صحيح مسلم الصفحة أو الرقم: 2582 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

اللہ تعالیٰ کے پاس جانے سے پہلے اپنے کندھوں کو ذرا ہلکا کر لو، کسی کا بوجھ لے کر مت جاؤ، کسی کی زمین ہڑپ کر کے ،کسی کو ستا کر، کسی کو تکلیف دے کر مت جاؤ، قیامت کے دن میں کوئی چیز تمہارے ل کچھ کام آنے والی نہیں ہے ،سب کے حقوق ادا کرو، حقوق اللہ اور حقوق العباد صاف صاف کر کے جاؤ۔

رمضان المبارک کا مہینہ ہے آپ نے جن کو بھی ستایا ہے ان سے معافی مانگ لیں جن کا بھی جو حق مارا ہے انہیں واپس کر دیں سب سے اچھے تعلقات قائم رکھیں اور اللہ کے حقوق برابر ادا کریں نمازی بن جائیں، روزہ رکھ لیں، زکوۃ ادا کریں، اگر استطاعت ہو تو حج کر لیں جو بندہ نیک کام میں آگے بڑھے گا قرآن مجید کو سمجھنے کی کوشش کرے گا اور اس کے مطابق زندگی گزارے گا وہ کامیاب ہو جائے گا اور اس کا حساب آسان ہو گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

سمعتُ النبيَّ صلَّى اللهُ عليه وسلم يقولُ في بعضِ صلاتهِ : اللهمَّ حاسِبني حسابًا يسيرًا ، فلمَّا انصرف قلتُ : يا نبيَّ اللهِ ما الحسابُ اليسيرُ ؟ قال : أنْ ينظرَ في كتابهِ فيتجاوزَ عنه ، إنَّه من نوقِشَ الحساب يومئذٍ يا عائشةُ هلكَ ، وكلُّ ما يصيبُ المؤمنَ يكفِّرُ الله عزَّ وجلَّ به عنه حتَّى الشوكةُ تشوكهُ

میں نے کسی نماز کے بعد آپ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا "**اللھم حاسبنی حسابا یسیرا** " کہ اے میرے رب میرا حساب وکتاب بڑا آسان لینا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو میں پوچھا اے اللہ کے نبی آسان حساب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کا حساب وکتاب نہ لیا جائے۔ بیشک جس کا حساب وکتاب باریکی کی ساتھ لیا جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا ہر مومن جو کچھ تکلیف پہنچتی وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے حتی کہ اگر اسے کانٹا بھی چبھتا ہے۔

الراوي : عائشة أم المؤمنين | المحدث : الألباني | المصدر : أصل صفة الصلاة الصفحة أو الرقم: 1007/3 | خلاصة حكم المحدث : إسناده جيد

قیامت کے دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا نہ ماں باپ نہ بھائی بہن حتی کہ انبیاء علیہ السلام بھی کسی کے کام نہیں آئیں گے۔

(حشر کے میدان میں حساب وکتاب شروع ہونا، جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اندر سے آواز آئے گی، کون ہے؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے، مجھے حکم دیا گیا تھا کہ جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ نہیں کھٹکھٹائینگے دروازہ نہیں کھلے گا تو اس کا مطلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی عظمت ہے؟ کتنی شان ہے!)

پانچواں مرحلہ: ترازو کا قیام

پانچواں مرحلہ ترازو کا قیام ہے ترازو قائم ہوگی اور اس میں ہمارے اعمال تولے جائیں یہ حقیقت ہے کوئی خیالی بات نہیں ہے معتزلہ اس کو نہیں مانتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

"فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ (6) فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (7) وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ (8) فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ"

جنکے نیکیوں کے پلڑے بھاری رہیں گے وہ خوش وخرم زندگی کے حقدار رہیں گے اور جن کے نیکیوں کے پلڑے ہلکے رہیں گے وہ جہنم میں حقدار ٹھہریں گے۔ (سورۃ القارعۃ: 101/9-6)

ہمارے زبان میں ایک محاورہ بہت مشہور ہے کہ "نیکی کر دریا میں ڈال" لیکن ہم اس طرح کہیں "نیکی کر ترازو میں ڈال"۔ آج ہمارا معمول بن گیا" نیکی کر فیس بک پر ڈال" اگر یہ مارکیٹنگ کے لئے یعنی دوسرے دیکھ کر وہ اس پر عمل کریں یہ نیت ہے تو درست ہے ورنہ اس سے ریاکاری اور شہرت مقصود ہو ہے تو پھر یہ غلط ہے۔

ہمارے نیک کام کی انجام دہی میں ریاکاری کا ذرا برابر شائبہ نہ ہو جو بھی کام کریں اس ذات کو راضی کرنے کے لئے کریں جو حی اور قیوم ہے۔ اس کے لئے کریں جو ہمیں سب کچھ عطا کر سکتا ہے اس ے لئے کریں جس کے ہاتھ جنت و جہنم ہے ہم دنیاوالوں کے لئے نہ کریں دنیاوالے ہمیں چند تعریف کے بول کے علاوہ کچھ نہیں دے سکتے ۔

ہمارے اسلاف سونے سے پہلے بیٹھ کر یہ سوچتے تھے کہ آج میں نے کس کا دل دکھایا ہے، آج میں نے کونسا گناہ کیا ہے آج میں نے کس کا حق تلف کیا ہے، کیا آج کے دن میں میرا نیکیوں کا پلڑا بھاری رہا ہے یا برائیوں کا پلڑا بھاری رہا ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم سونے سے پہلے اپنا محاسبہ کرلیں۔ پتہ نہیں کل تک ہم زندہ رہیں یا نہ رہیں۔

ہمارے ایک استاذ تھے جن کی عمر لگ بھگ پچاس ساٹھ سال کی تھی وہ قرآن حفظ کراتے تھے رات میں نیند میں ہی ان کا انتقال ہوا۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ گناہ کرتے ہوئے ظلم کرتے ہوئے، فون یوز کرتے ہوئے ہمارا انتقال ہو جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم سونے سے پہلے کسی دھمکی دی کہ اب فون رکھ میں تجھے کل بتاتا ہوں اور اسی رات ہمارا انتقال ہو جائے۔ ہم سونے پہلے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور سب کو معاف کرکے سو جائیں۔ دوسروں پر رحم کریں اللہ تعالیٰ ہم پر بھی رحم کرے گا۔

چھٹا مرحلہ: حوض ِ کوثر

اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو حوضِ کوثر عطا کریں گے جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ** یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے (الکوثر:1/108)

حوض کوثر کا پانی نبی کریم ﷺ کی نگرانی میں ہر کوئی اپنے ہاتھ سے پیئے گا شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے پوچھا گیا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے جام کوثر پلائیں گے تو انہوں نے کہا کہ مجھے ایسی کوئی حدیث کا علم نہیں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے پلائیں گے البتہ آپ کو نگرانی میں لوگ خود اپنے ہاتھوں سے پیئں گے کیونکہ وہاں پر پیالے تاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ اور وہ تاروں طرح چمک رہے ہوں گے۔ نہرِ کوثر ایک بڑی اور بے حد خوبصورت نہر ہے اس کی پلاسٹر نگ زعفران کی ہو گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ

الکوثر» جنت میں ایک نہر ہے، اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں، اس کے پانی کا گزر موتیوں اور یاقوت پر ہوتا ہے، اس کی مٹی مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا پانی شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے اور برف سے بھی زیادہ سفید ہے۔

الراوي : عبدالله بن عمر | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترمذي الصفحة أو الرقم: 3361 | خلاصة حكم المحدث : صحيح | التخريج : أخرجه الترمذي (3361) واللفظ له، وابن ماجه (4334)، وأحمد (5355)

اہل بدعت کو جام کوثر نصیب نہیں ہو گی۔ قیامت کے امت محمدیہ کے اعضاء وضو کرنے کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے آپ ﷺ انہیں دیکھ پہچان لیں گے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

انَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ

میری امت کے لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں بلائے جائیں گے۔ تو تم میں سے جو کوئی اپنی چمک بڑھانا چاہتا ہے تو وہ بڑھا لے (یعنی وضو اچھی طرح کرے)۔

الراوي : أبو هريرة | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 136 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

امت محمدیہ کے کچھ لوگ حوض کوثر کے پاس آئیں گے اور انہیں آپ جام کوثر پینے کے لئے بلائیں گے تو فرشتے کہیں گے اے اللہ کے انہیں جام کوثر مت پلایئے یہ آپ کے جانے کے بعد دین نئی نئی چیزیں ایجاد کر لیئے تھے پھر انہیں دور کر دیں گے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِي، فَيُحَلَّئُونَ عَنِ الْحَوْضِ، فَأَقُولُ : يَا رَبِّ، أَصْحَابِي. فَيَقُولُ : إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى

قیامت کے دن میرے صحابہ میں سے ایک جماعت مجھ پر پیش کی جائے گی۔ پھر وہ حوض سے دور کر دیئے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی چیزیں گھڑ لی تھیں؟ یہ لوگ (دین سے) الٹے قدموں واپس لوٹ گئے تھے۔

الراوي : أبو هريرة | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 6585 | خلاصة حكم المحدث : [معلق]

سھل بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ

میں اپنے حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود رہوں گا۔ جو شخص بھی میری طرف سے گزرے گا وہ اس کا پانی پئے گا اور جو اس کا پانی پئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہو گا اور وہاں کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے لیکن پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا۔

قَالَ أَبُو حَازِمٍ :

فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ : هَكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ. فَقَالَ : أَشْهَدُ عَلَىأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا : " فَأَقُولُ : إِنَّهُمْ مِنِّي. فَيُقَالُ : إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ. فَأَقُولُ :سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ

ابو حازم نے بیان کیا کہ یہ حدیث مجھ سے نعمان بن ابی عیاش نے سنی اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح سنی تھی اور وہ اس حدیث میں کچھ زیادتی کے ساتھ بیان کرتے تھے۔ (یعنی یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ) میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ میں سے ہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ اس پر میں کہوں گا کہ دور ہو وہ شخص جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ «سحقا» بمعنی «بعدا» ہے، «سحیق» یعنی «بعید»، «أسحقه» یعنی «أبعده.» - غَيَّرَ بَعْدِي ". وَقَالَابْنُ عَبَّاسٍ : سُحْقًا : بُعْدًا. يُقَالُ : سَحِيقٌ : بَعِيدٌ، سَحَقَهُ وَأَسْحَقَهُ : أَبْعَدَهُ.

الراوي : سهل بن سعد الساعدي | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري

الصفحة أو الرقم: 6584 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

اسی طرح ہم دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں اے اللہ محمد ﷺ کے صدقہ ء طفیل میں ہماری دعا قبول کر لے حالانکہ آپ کے صدقہ ء طفیل کے ذریعہ دعا کرنا نہ قرآن سے ثابت ہے اور نہ صحیح احادیث سے۔ قرآن مجید میں 40 جگہوں پر ایسی دعاؤں کا ذکر ہے جو ربنا سے شروع ہوتے ہیں اس کے شروع کہیں بھی صدقہ ء طفیل کا ذکر نہیں ہے

۔یہ ہماری طرف سے ایجاد کردہ ایک بدعت ہے جس سے ہمیں بچنا چاہئے ورنہ ہمیں نہ آپ ﷺ کی سفارش نصیب ہوگی اور نہ آپ کے ہاتھوں سے جامِ کوثر۔

ساتواں مرحلہ: اندھیرے کا چھا جانا

سارے لوگوں پر گھپ اندھیرا چھا جائے گا، اچانک اللہ تعالی ایک روشنی بھیجے گا اور یہ روشنی اتنی پھیلی ہوئی ہوگی منافقین اس روشنی کو دیکھ کر اہل ایمان کو آواز لگائیں گے کہ ہمیں بھی اپنے نور کا کچھ حصہ دے دو جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

" يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ (13) "

اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں اہل ایمان سے کہیں گے کہ تھوڑا رکو! ہم تمہارے نور میں کچھ حصہ لیں اور تمہارے ساتھ چلیں تو مومنین کہیں گے کہ پیچھے موڑ جاؤ اور تمہارے نور کو تلاش کرو اچانک ایک دیوار مومنوں اور منافقین کے درمیان حائل ہو جائے گی جس کے ایک رحمت ہوگی اور دوسری طرف منافقین کے لئے عذاب ہوگا۔

(سورۃ الحدید:57/13)

چونکہ منافقین دنیا میں اہل ایمان کا مذاق اڑایا کرتے تھے اس لئے ان کے ساتھ بھی قیامت کے دن اس طرح کا مذاق کیا جائے گا جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ (14) اللهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ"

اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم (مومنوں) کے ساتھ مذاق کرتے ہیں (سورۃ البقرۃ:2/14)

اہل ایمان کو ان کے ایمان کی وجہ سے روشنی ملتی رہے گی انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے ایمان کو مضبوط کریں اور ایمان کو مضبوط کرنے کے سورۃ العصر میں بتائی گئی چار باتوں (ایمان عملِ صالح دعوت اور اس راہ میں آنے والے تکالیف پر صبر کرنا) پر عمل کریں۔

آٹھواں مرحلہ: پل صراط پر سے گذرنا

پل صراط پر سے بھی گذرنا بھی ایک بڑا بھیانک منظر ہوگا، اس پل پر سے کوئی بجلی کی طرح گذر جائے گا کوئی گھوڑے پر سواری کی طرح گذر جائے گا کوئی اپنی سرین کے بل آہستہ آہستہ گذرے گا۔ غرض ہر ایک اپنے ایمان و عمل کے مطابق پل صراط پر سے گذر جائے گا۔

پل صراط کا راستہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔ اس کی کلالیب (قینچیوں) ہوں گی وہ کافروں اور گناہگار مسلمانوں کو پکڑ کر جہنم میں پھینک دیں گے۔ جہنمیوں کے بہت ہی برا سلوک کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{خُذُوهُ فَغُلُّوهُ (30) ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ (31) ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ (32) إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ (33) وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ (34) فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ (35)} [الحاقة :69/ 30-35]

(حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو[30] پھر اسے دوزخ میں ڈال دو[31] پھر اسے ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ کی ہے جکڑ دو[32] بیشک یہ اللہ عظمت والے پر ایمان نہ رکھتا تھا[33] اور مسکین کے کھلانے پر رغبت نہ دلاتا تھا[34] پس آج اس کا نہ کوئی دوست ہے[35]

جہنمیوں کو پینے گرم پانی دیا جائے وہ پانی اتنا گرم ہوگا اس سے اس کی بھانپ سے ان کا چمڑا گل جائے گا اور یہ کھولتا ہوا گرم پانی ان کے سروں پر بھی ڈالا جائے گا جس سے ان سروں پر سوراخ پڑے گا اور یہ پانی اس سوراخ سے ہوتا پیٹ کے آنتوں کو گلا کر پائخانہ کے راستہ باہر نکل جائے گا۔

اس رسواکن زندگی سے بہتر ہے کہ ہم دنیا میں اللہ کی عبادت کرلیں، اللہ نے ہم سے کوئی بڑی چیز نہیں مانگی بلکہ 24 گھنٹے میں صرف تھوڑا ٹائم ہمیں اللہ کی عبادت میں لگانا ہے۔ ہمیں اللہ کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ بندوں کے حقوق بھی ادا کرنا ہے۔ اپنے معاملات کی اصلاح کرنا ہے۔

جو لوگ نیک ہوں گے وہ پل صراط پر سے جلدی اور آسانی کے ساتھ گزر جائیں گے اور ان کا ٹھکانہ جنت ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ

جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لیے (جنت میں موجود) ہے (فصلت: 41/ 31)

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ترازو کا پلڑا بھاری ہو تو ہمیں چاہئے کہ ہم کثرت سے اللہ کی تسبیح اور اس کی حمد بیان کریں۔

اللہ کے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ

"دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں بوجھل اور باوزن ہوں گے، وہ کلمات مبارکہ یہ ہیں «سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم»۔"

الراوي : أبو هريرة | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 7563 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح] | التخريج : أخرجه البخاري (7563)، ومسلم (2694)

اور ایک حدیث آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ – أَوْ تَمْلَأُ – مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

الحمد للہ پورے ترازو کو بھر دیتا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ سے آسمان وزمین دونوں بھر جاتا ہے اور بھر کر باہر نکل جاتا ہے۔

الراوي : أبو مالك الأشعري | المحدث : مسلم | المصدر : صحيح مسلم الصفحة أو الرقم: 223 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

آپ اہل عرب کو دیکھیں گے وہ ہمیشہ ہر بات پر سبحان اللہ اور الحمد للہ کہتے ہیں مثال طور اگر کوئی ان سے پوچھے کیف حالک یا محمد، سبحان اللہ من این انت تم کہاں سے ہو سبحان اللہ،ماشاء اللہ، لاحولا ولا قوۃ الا باللہ۔ آپکے کتنے بچے ہیں ؟الحمد اللہ اتنے بچے ہیں ۔ حتی کہ وہ لڑائی کے وقت بھی اللہ کی تعریف اور اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس لڑائی وقت زبانوں پر گالیاں ہوتی ہیں اور تسبیح تسبیح صرف مسجد میں ہی کی جاتی ہے۔

بہر کیف اس وقت سارے انبیاء کرام اپنے اپنے امتیوں کے بارے میں یہ کہہ رہے ہوں گے **"سلم سلم**" اے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری امت بچ جائے ، ہماری امت بچ جائے۔سارے انبیاء اور خصوصا ہمارے نبی ﷺ کو اپنے زیادہ اپنی امت کی فکر رہی ایک مستشرق 30 سال تک اسلام اور پیغمبرِ اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لکھتا رہا 30 سال بعد اس نے اسلام قبول کیا، تو لوگوں نے اس سے پوچھا آپ نے 30 سال اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف لکھتے رہے آخری کونسی چیز آپ کو پسند آئی جس سے آپ مشرف بہ اسلام ہوئے اس نے کہا مجھے پیغمبر اسلام کی ایک چیز بہت پسند آئی ہے وہ اپنے سے زیادہ دوسروں کا خیال کرنا۔

اور واقعی اللہ کے نبی ﷺ اپنے سے زیادہ سامنے والے کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ طائف میں آپ ﷺ کو پتھروں سے لہولہان کیا گیا لیکن آپ ﷺ نے ان کے حق بددعا کرنے کے بجائے دعائے رحمت کی۔ جنگ احد میں آپ ﷺ کافی زخمی ہوئے لیکن وہاں بھی ان کے حق میں دعائے رحمت کی مجھے ایک خاتون کا فون آیا اس نے کہا کہ بیٹا میرے بیٹے نے کیس کر دیا مجھے پکڑنے کے لیے پولیس آرہی ہے کوئی دعا بتلایئے،میں نے پوچھا معاملہ کیا ہے ؟اس نے کہا کہ میں بوڑھی ہو چکی ہوں اور میری موت قریب ہے اور میرے بیٹے کی نظر میری جائیداد پر ہے اور وہ مجھے ڈرا دھمکا کر میری سائین اور دستخط لینا چاہتا ہے اور میں یہ زمین اللہ کی راہ میں وقف کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے کہا آپ ثلث میں مال ہی وصیت کرسکتے ہیں بقیہ مال کے وارث آپ کا بیٹا اور دیگر آپ کے رشتے دار ہوں گے۔ لوگ آج اپنی ماں پر ظلم کرنے سے پیچھے نہیں ہٹتے اس کا سب سے بڑا سبب آخرت سے غفلت ہے۔

نواں مرحلہ :لوگوں دلوں سے غل کا نکالنا

جنت میں جانے سے پہلے ہر ایک کے دل سے ضغن ،(جلن) نکال دیا جائے گا۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہر انسان کے دل میں کچھ نہ کچھ جلن ہوتی ہے کچھ لوگ اسے ظاہر کرتے ہیں اور کچھ اسے چھپاتے ہیں۔ شیطان انسان کو

ہمیشہ ورغلاتا ہے کہ یہ چیز تمہیں ملنا چاہئے مسجد کے متولی زیادہ حقدار تم تھے جب بھی دل کسی کے بارے میں اس طرح برا خیال آئے تو فوراً اعوذ باللہ پڑھ لیں۔

دخولِ جنت سے پہلے یہ حسد اور جلن دل نکال دیا جاتا ہے۔ تاکہ جنتی آرام واطمینان خوشی ومسرت کے ساتھ رہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرمایا:

"{وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ}

اور جو کچھ ان کے دلوں میں (کینہ) تھا ہم اس کو دور کر دیں گے۔ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور وہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتا۔ واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لے کر آئے تھے۔ اور ان سے پکار کر کہا جائے گا کہ اس جنت کے تم وارث بنائے گئے ہو اپنے اعمال کے بدلے(الاعراف:7/43)

سورۃ الحجر فرمایا:

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ

"کہ ہم ان کے سینوں سے غل کو نکال دیں گے وہ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے بھائی بھائی ہوں گے۔ (سورۃ حجر:15/47)

دسواں مرحلہ: جنت اور جہنم میں داخلہ

اہل ایمان کا ٹھکانہ جنت

دسواں مرحلہ جنت اور جہنم میں داخلہ کا ہے۔ اہل ایمان جنت میں داخل ہوں گے۔ جنت میں مزہ ہی مزہ ہو گا وہاں پر الم اور پریشانی نہیں ہو گی جنت کے سو درجات ہوں گے اور سب سے اونچا درجہ جنت الفردوس ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ , كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ , وَإِنَّ أَعْلَاهَا الْفِرْدَوْسُ , وَإِنَّ أَوْسَطَهَا الْفِرْدَوْسُ , وَإِنَّ الْعَرْشَ عَلَى الْفِرْدَوْسِ , مِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ , فَإِذَا مَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ

جنت کے سو درجے ہیں، ہر درجے کا فاصلہ زمین و آسمان کے فاصلے کے برابر ہے، اور اس کا سب سے اونچا درجہ فردوس ہے، اور سب سے عمدہ بھی فردوس ہے اور عرش بھی فردوس پر ہے، اسی میں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں، تو جب تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو فردوس مانگو

الراوي : معاذ بن جبل | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح ابن ماجه الصفحة أو الرقم: 4331 | خلاصة حكم المحدث : صحيح

جنت کا ایک چھوٹا ٹکڑا دنیا اور میں موجود چیزوں سے بہتر ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ , خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

جنت میں ایک کوڑے کی جگہ «دنیا و مافیھا» سے بہتر ہے۔

الراوي : سهل بن سعد الساعدي | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 3250 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

جنت کے ایک چھوٹے حصہ کی یہ حالت ہے تو جنت الفردوس کی کیسی ہوگی۔ وہاں کی ہر چیز عمدہ ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

" **مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ** .

"جنت میں ایسی چیزیں ہوں گی جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا، اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گذرا ہوگا۔

(الراوي : أبو هريرة | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 7498 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح] | التخريج : أخرجه البخاري (7498)، ومسلم (2824)

جنتی بڑے عیش اور مستی میں ہوں گے ، اور انہیں وہاں وہ ساری چیزیں ملیں گی جو ان کا من چاہتا ہے۔

جنتی جنت میں اچھے سفید رنگ کے کپڑے پہن کر ٹہل رہا اچانک اس کی خواہش ہوگی مجھے لال رنگ کے کپڑے چاہیئے تھوڑے ہی دیر میں اس کی فیٹنگ کے برابر وہ کپڑے اس کے جسم پر ہوں گے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایاہے:

" وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ"

تمہارے لئے وہاں پر وہ سب کچھ ہوگا جو تم چاہوگے ،اور وہ سب کچھ ہے جو تم مانگوگے"(سورۃ حم سجدۃ:31/41)

جنت میں گنبد موتیوں کے اور مٹی مشک کی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤَ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ))

اس میں موتیوں کے گنبد تھے اور مٹی اس کی مشک تھی

الراوي : أبو ذر الغفاري | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 3342 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح || التخريج : أخرجه البخاري (3342)، ومسلم (163)

دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ , حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ , مَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَالدُّرِّ , تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ , وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ , وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ

کوثر جنت میں ایک نہر ہے، اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں، اور اس کی پانی بہنے کی نالی یاقوت و موتی پر ہوگی، اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

الراوي : عبدالله بن عمر | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح ابن ماجه الصفحة أو الرقم: 3514 | خلاصة حكم المحدث : صحيح | التخريج : أخرجه الترمذي (3361)، وابن ماجه (4334) واللفظ له، وأحمد (5355)

جنت میں جنتیوں کی عمر 33 سال ہو گی اور ان کی لمبائی 60 گز ہو گی۔ اگر آپ کو جنت کا منظر خیالات میں دیکھنا ہو تو سورہ غاشیہ پڑھ لیجئے

کافروں اور گناہگاروں کا ٹھکانہ جہنم

برے لوگوں کا ٹھکانہ اور ان کا انجام جہنم ہو گا جہنم میں دیواریں آگ کی ہوں گی، چھت آگ کی ہوں گی، گھر آگ کے ہوں گے، بستر آگ کے ہوں گے، تکیے آگ کے ہوں گے، بستر بھی آگ کے ہوں گے، جہنم میں جہنمی کو جب پیاس لگے تو اس کو پلانے کے لئے جو پانی لایا جائے گا وہ اتنا گرم ہو گا کہ اس کے بھاپ سے اس کے چہرے کی چمڑی گل جائے گی، اور فرشتے اسکو پینے کے لئے کہیں گے، وہ نہیں پیئے گا، تو فرشتے اس کو پانی زبردستی پلائیں گے اور سر پر انڈلیں گے، اس سے اس پر سوراخ پڑ جائے گا، اور اس گرم پانی کی وجہ سے پیٹ کٹ جائے گا اور ساری آنتیں باہر آجائیں گی، اور بھوک لگنے پر فرشتے اسے کانٹوں کا کھانا دیں گے، جب وہ کھانے سے منع کر دے گا تو اس کو فرشتے زبردستی ٹھوس ٹھوس کر کھلائیں گے اور اس کو لوہے کی موٹی موٹی زنجیروں سے باندھ دیا جائے گا اور وہ اتنے وزنی ہوں گی جس سے جہنمی ہل بھی نہیں سکے گا، اور اسی زنجیر میں اس کو گھسیٹا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا[12] وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا

یقیناً ہمارے ہاں سخت بیڑیاں ہیں اور سلگتی ہوئی جہنم ہے[12] اور حلق میں اٹکنے والا کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب ہے۔

(المزمل:73/12-13)

سورۃ الدخان میں فرمایا:

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ[43] طَعَامُ الْأَثِيمِ[44] كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ[45] كَغَلْيِ الْحَمِيمِ[46] خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَى سَوَاءِ الْجَحِيمِ[47] ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ[48] ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ[49] إِنَّ هَذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ

بیشک زقوم (تھوہر) کا درخت[43] گناہ گار کا کھانا ہے[44] جو مثل تلچھٹ کے ہے اور پیٹ میں کھولتا رہتا ہے[45] مثل تیز گرم پانی کے[46] اسے پکڑ لو پھر گھسیٹتے ہوئے بیچ جہنم تک پہنچاؤ[47] پھر اس کے

سر پر سخت گرم پانی کا عذاب بہاؤ[48](اس سے کہا جائے گا) چکھتا جا تو تو بڑا ذی عزت اور بڑے اکرام والا تھا[49]یہی وہ چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔

(الدخان:44/49-43)

جہنمی جہنم کے عذابات اور جنتیوں کے عیش وآرام اور ان کی نعمتوں کو دیکھ کر دوبارہ دنیا میں آکر نیک کام کرنے کی خواہش کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا كَذَلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ[36] وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ

اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے نہ تو ان کی قضا ہی آئے گی کہ مر ہی جائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں[36]اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو نکال لے ہم اچھے کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے، (اللہ کہے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا، سو مزہ چکھو کہ (ایسے)ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(فاطر:35/37)

نبی کریم ﷺ ایک حدیث فرمایا: جہنم میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی:

أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ، قِيلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللهِ، قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

مجھے دوزخ دکھلائی گئی تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں جو کفر کرتی ہیں۔ کہا گیا یا رسول اللہ! کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور احسان کی ناشکری کرتی ہیں۔ اگر تم عمر بھر ان میں سے کسی کے ساتھ احسان کرتے رہو۔ پھر تمہاری طرف سے کبھی کوئی ان

کے خیال میں ناگواری کی بات ہو جائے تو فوراً کہہ اٹھے گی کہ میں نے کبھی بھی تجھ سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

الراوي : عبدالله بن عباس | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الصفحة أو الرقم: 29 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح] | التخريج : أخرجه البخاري (29)، ومسلم (907)

اہل جہنم کے جسم بہت بڑے ہوں ان کا ایک دانت احد پہاڑ کے برابر ہو گا۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ضِرْسُ الْكَافِرِ أَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ

کافر کا دانت یا اس کی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہو گی اور اس کی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ ہو گی۔

الراوي : أبو هريرة | المحدث : مسلم | المصدر : صحيح مسلم الصفحة أو الرقم: 2851 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

عورتیں غمزدہ نہ ہوں کیونکہ اللہ کے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طبرانی ایک روایت میں فرماتے ہیں ہر آدم کے بیٹوں کو آدم کی بیٹیوں میں سے بیوی کے طور پر دو بیٹیاں ملیں گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جنت میں مردوں کے مقابلے میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہو گی۔

دنیا اور اس کی ہر چیز لمیٹڈ ہے لیکن جنت میں ملنے والی نعمتیں ان لمیٹڈ ہیں۔ جنت نیک لوگوں کا ٹھکانہ ہے اور جہنم برے لوگوں کا۔ ہمیں چاہئے کہ ہم وہ اعمال کریں جو ہمیں جنت میں لے جاتے ہیں اور ان اعمال سے بچیں جو ہمیں جہنم میں پہنچا دیتے ہیں۔

اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ و تعالی مجھے اور آپ سب کو قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں، کائنات کے آغاز اور انجام اور انسان کے آغاز اور انجام کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنے اور اپنا عقیدہ صحیح کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

نوٹ: اگر آپ اس بیان کو ویڈیو کی شکل میں سننا اور دیکھنا چاہتے ہیں تو برائے مہربانی اس لنک پر کلک کریں

https://youtu.be/uZI5KYbS3bc part 5

آرٹیکل نمبر:4

عذاب الیم اور اَجر غیر ممنون کی تفسیر سے متعلق آیات واَحادیث

اہلِ جنت اور اہلِ نار کے لباس

[اوّل: اہلِ جنت کا لباس:]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۞ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا﴾

[سورۃ الکھف:30–31]

ترجمہ: "بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ہم اچھا عمل کرنے والوں کا اجر ہرگز ضائع نہیں کرتے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان جنتوں میں انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور وہ وہاں باریک اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے پہنیں گے، (اور) وہاں اونچی مسہریوں پر تکیہ لگائے ہوں گے۔ اچھا ہے وہ بدلہ، اور کیا ہی عمدہ ہے وہ آرام گاہ!"

اور فرمایا:

﴿عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا﴾

[سورۃ الانسان:21]

ترجمہ: "ان کے اوپر باریک سبز ریشم اور موٹے ریشم کے کپڑے ہوں گے، اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ مشروب پلائے گا۔"

اور فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ﴾

[سورۃ الحج:23]

ترجمہ: "بے شک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں انہیں سونے اور موتیوں کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور وہاں ان کا لباس ریشم ہو گا۔"

اور فرمایا:

﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ﴾

[سورۃ فاطر:33]

ترجمہ: "ہمیشہ رہنے والی جنتیں، جن میں وہ داخل ہوں گے؛ وہاں انہیں سونے اور موتیوں کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور وہاں ان کا لباس ریشم ہو گا۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"مومن کی زیور بندی (حلے کی حد) اس جگہ تک پہنچے گی جہاں تک اس کا وضو (کا پانی) پہنچتا ہے۔"

اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا، ان کے چہرے ایسے چمکدار ہوں گے جیسے چودھویں رات کے چاند کی چمک، اور دوسرا گروہ آسمان کے سب سے روشن ستارے کی طرح خوبصورت رنگ پر ہو گا۔ ان میں سے ہر ایک کے لیے حور العین میں سے دو بیویاں ہوں گی، ہر بیوی پر ستر لباس ہوں گے، ان کے پنڈلیوں کا گودا ان کے گوشت اور ان کے کپڑوں کے پیچھے سے نظر آئے گا، جس طرح سرخ مشروب سفید شیشے کے اندر سے دکھائی دیتا ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا کپڑا بطور ہدیہ دیا گیا، صحابہ اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو؟ سعد بن معاذ کے رمال (یارومال/تولیے) جنت میں اس سے بھی بہتر ہیں۔"

ثانیاً: اہلِ جہنم کا لباس

اللہ تعالیٰ نے اہلِ جہنم کا لباس واضح طور پر بیان کیا ہے۔اللہ ہمیں اس سے پناہ میں رکھے۔اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اسے بیان فرمایا، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۞ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ﴾

[سورۃ الحج:19–20]

ترجمہ: "یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا؛ پس جنہوں نے کفر کیا، ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے گئے ہیں، ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا۔ جس سے ان کے پیٹوں کے اندر جو کچھ ہے اور (ان کی) کھالیں سب گل جائیں گی۔"

اور فرمایا:

﴿وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۞ سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ﴾

[سورۃ ابراہیم:49–50]

ترجمہ: "اور آپ اس دن مجرموں کو دیکھیں گے کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔ ان کے کرتا (کپڑے) تیل دار تارکول (قطران) کے ہوں گے، اور آگ ان کے چہروں کو ڈھانپ لے گی۔"

اور حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت میں چار چیزیں ایسی ہیں جو زمانۂ جاہلیت کے کاموں میں سے ہیں، اور وہ انہیں نہیں چھوڑیں گے: حسب و نسب پر فخر کرنا، نسبوں میں طعن کرنا، ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا، اور نوحہ کرنا۔ اور فرمایا: نوحہ کرنے والی اگر توبہ نہ کرے، تو قیامت کے دن اس حال میں کھڑی کی جائے گی کہ اس پر قطران کا کرتے (سربال) اور کھرنڈ (خارش / جرب) کا زرہ (بکتر) ہو گا۔"

اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کے بچھونے / فرش

اولاً: اہلِ جنت کے فرش (اللہ ہمیں ان میں شامل کرے)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ﴾

[سورۃ الرحمن:54]

ترجمہ: "وہ (اہلِ جنت) ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے، اور دونوں جنتوں کے پھل نیچے لٹکے ہوئے قریب ہوں گے۔"

اور فرمایا:

﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ﴾

[سورۃ الواقعہ:34]

ترجمہ: "اور (وہاں) اونچے اونچے بچھونے ہوں گے۔"

اور فرمایا:

﴿مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ﴾

[سورۃ الرحمن:76]

ترجمہ: "وہ سبز سبز گاؤ تکیوں اور نہایت خوبصورت عمدہ فرشوں پر تکیہ لگائے ہوں گے۔"

اور فرمایا:

﴿فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ ۞ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ۞ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۞ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ﴾

[سورۃ الغاشیہ:13–16]

ترجمہ: "اس میں (اہلِ جنت کے لیے) اونچی اونچی مسندیں (تخت) ہوں گی، اور رکھے ہوئے پیالے، اور قطار در قطار گاؤ تکیے، اور بچھائے ہوئے قالین (اور قالینوں کی بہتات) ہوں گے۔"

ثانیاً: اہلِ جہنم کے فرش اور ان کی چادریں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ۞ لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾

[سورۃ الاعراف:40–41]

ترجمہ: "بے شک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان پر تکبر کیا، ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے، اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہ ہو جائے، اور ہم مجرموں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ان کے لیے جہنم ہی کا بستر ہو گا، اور ان کے اوپر (بھی) آگ کے غلاف ہوں گے، اور ہم ظالموں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ﴾

[سورۃ الزمر:16]

ترجمہ: ”ان کے اوپر بھی آگ کی چھتیں (سایہ دار تہہ) ہوں گی اور ان کے نیچے بھی آگ کی چھتیں ہوں گی۔ اللہ اپنے بندوں کو اس (عذاب) کے ذریعے سے ڈراتا ہے، (تو اے) میرے بندو! مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔“

اہلِ جنت اور اہلِ نار کے کھانے

اولاً: اہلِ جنت کا کھانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ۞ يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۞ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۞ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ﴾

[الزخرف:70–73]

ترجمہ: ”(کہا جائے گا:) تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ، تم خوش کیے جاؤ گے۔ ان پر سونے کے تھالوں اور پیالوں میں (کھانے پینے کی چیزیں) گردش کریں گی، اور اس (جنت) میں وہ سب کچھ ہو گا جس کی جانیں خواہش کریں گی اور جس سے آنکھیں لذت پائیں گی، اور تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔ اور یہی وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو اس (نیک عمل) کے بدلے جو تم کیا کرتے تھے۔ تمہارے لیے اس میں بہت سے پھل ہوں گے جن میں سے تم کھایا کرو گے۔“

اور فرمایا:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ۞ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۞ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۞ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ۞ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ۞ وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۞ يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ﴾

[الطور:17–23]

ترجمہ: "بے شک پرہیز گار لوگ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے، وہ اس (نعمت) سے خوش ہوں گے جو ان کے رب نے انہیں عطا فرمائی، اور ان کے رب نے انہیں جہنم کے عذاب سے بچا لیا ہو گا۔ (ان سے کہا جائے گا:) جو تم کرتے رہے ہو، اس کے بدلے خوب مزے سے کھاؤ اور پیو۔ وہ قطار باندھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے، اور ہم انہیں حورِ عین سے نکاح کریں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی، ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیں گے، اور ہم ان کے عمل میں سے کچھ بھی کم نہیں کریں گے، ہر شخص اپنے کیے ہوئے کے بدلے میں گروی ہے۔ اور ہم انہیں ہر قسم کے پھل اور گوشت سے جو وہ چاہیں گے (مزید) دیتے رہیں گے۔ وہ اس میں ایک دوسرے سے ایسے جام (شراب) چھیننے میں لگے رہیں گے کہ جس میں نہ لغوبات ہو گی اور نہ گناہ کی بات۔"

اور فرمایا:

﴿وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۞ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ﴾

[الواقعۃ:20–21]

ترجمہ: "اور ایسے پھل (ان کے لیے ہوں گے) جن میں سے وہ (خود) انتخاب کریں گے، اور ہر قسم کے پرندوں کا گوشت (ہو گا) جس کی وہ خواہش کریں گے۔"

اور فرمایا:

﴿يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ خَافِيَةٌ ۞ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۞ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ۞ إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ ۞ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۞ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۞ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۞ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾

[الحاقۃ:18–24]

ترجمہ: ”اس دن تم (سب) پیش کیے جاؤ گے، تم میں سے کوئی چیز چھپی نہیں رہے گی۔ سو جس شخص کو اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا: لو، میرا نامۂ اعمال پڑھو! میں تو یقین رکھتا تھا کہ میں اپنے حساب سے ملاقات کرنے والا ہوں۔ پس وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا، بلند جنت میں، جس کے پھل جھکے ہوئے (قریب) ہوں گے۔ (اس سے کہا جائے گا:) جو تم نے گزشتہ دنوں میں آگے بھیجا، اس کے بدلے خوب خوش ہو کر کھاؤ اور پیو۔“

ثانیاً: اہلِ جہنم کا کھانا

1- زقوم کا کھانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ۞ لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ۞ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۞ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ۞ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ۞ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ﴾

[الواقعۃ:51–56]

ترجمہ: ”پھر یقیناً تم ہی ہو اے گمراہو، جھٹلانے والو! جو زقوم کے درخت میں سے ضرور کھانے والے ہو، پس تم اس سے اپنے پیٹوں کو ضرور بھر لوگے، پھر اس پر تم کھولتا ہوا پانی پیو گے، تو تم اس طرح پیو گے جیسے (پیاسے) اونٹ پیتے ہیں۔ یہ ان کی مہمانی ہے جزا کے دن۔“

اور فرمایا:

﴿إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ ۞ طَعَامُ الْأَثِيمِ ۞ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ۞ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ﴾

[الدخان:43–46]

ترجمہ: "بے شک زقوم کا درخت، بڑے گناہ گار کا کھانا ہوگا، (وہ) پگھلے ہوئے دھات (یا تیل کی تلچھٹ) کی طرح پیٹوں میں جوش کھائے گا، جیسے کھولتا ہوا پانی جوش مار رہا ہو۔"

2- غِسلین کا کھانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ۞ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۞ لَّا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ﴾

[الحاقۃ:35–37]

ترجمہ: "سو آج یہاں اس کا کوئی قریبی دوست نہیں، اور نہ ہی کوئی کھانا ہے مگر زخموں کا پیپ (غِسلین)، اسے صرف خطاکار ہی کھائیں گے۔"

3- گھٹن والا (گلے میں اٹکنے والا) کھانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا ۞ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا﴾

[المزمل:12–13]

ترجمہ: "بے شک ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ، اور ایسا کھانا ہے جو گلے میں اٹک جائے گا، اور دردناک عذاب ہے۔"

4- ضریع کا کھانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ۞ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ﴾

[الغاشیۃ:6–7]

ترجمہ: "ان کے لیے کوئی کھانا نہیں ہوگا مگر کانٹے دار جھاڑی (ضریع)، جو نہ انہیں موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے بے نیاز کرے گا۔"

اہلِ جنت اور اہلِ نار کے شراب اور نہریں

1) اہلِ جنت کی شراب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۞ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا﴾

[سورۃ الانسان: 5–6]

ترجمہ: "بے شک نیک لوگ ایسے پیالے سے پئیں گے جس کا آمیزہ کافور ہو گا، (وہ) ایک چشمہ ہو گا جس سے اللہ کے بندے پئیں گے، اور وہ اسے زور کے ساتھ بہا نکالیں گے (جہاں چاہیں لے جائیں گے)۔"

اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا﴾ کا مطلب ہے: وہ ایک ایسے جام سے پئیں گے جس کا ملایا ہوا حصہ کافور ہو گا۔ اور ﴿يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا﴾ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس چشمے کو جاری کریں گے، اور اسے اپنی خواہش کے مطابق اپنے محلوں اور نشست گاہوں کی طرف بہائیں گے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۞ قَوَارِيرَ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۞ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۞ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا﴾

[سورۃ الانسان: 15–18]

ترجمہ: "ان کے اوپر چاندی کے برتن اور (چاندی کے ہی) کوزے گردش کریں گے جو شیشوں جیسے ہوں گے، (وہ) چاندی کے شیشے ہوں گے جنہیں انہوں نے پوری پیمائش کے ساتھ بنایا ہو گا، اور وہاں انہیں ایک جام سے پلایا جائے گا جس کا آمیزہ زنجبیل ہو گا، (جو) وہاں ایک چشمہ ہو گا جس کا نام سلسبیل رکھا گیا ہے۔"

﴿وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا﴾ یعنی انہیں انہی کوزوں میں ایسی شراب (خمر) سے پلایا جائے گا جو زنجبیل کے ساتھ ملی ہوئی ہوگی۔ پس کبھی ان کے لیے شراب کو کافور کے ساتھ ملایا جائے گا جو ٹھنڈک والا ہے، اور کبھی زنجبیل کے ساتھ جو گرم طبیعت والا ہے۔ ﴿عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا﴾ یعنی جنت میں ایک چشمے کا نام ہے، جو نہایت آسانی سے بہنے والا اور ان کے تابع ہوگا، وہ اسے جہاں چاہیں پھیر سکتے ہیں۔

اور فرمایا:

﴿يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ۞ خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۞ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۞ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ﴾

[سورۃ المطففین:25–28]

ترجمہ: "انہیں خالص شراب (رحیق) سے پلایا جائے گا جو مہر بند ہوگی، اس کی مُہر مشک کی ہوگی، تو اسی چیز میں مقابلہ کرنے والوں کو مقابلہ کرنا چاہیے، اور اس (شراب) کا آمیزہ تسنیم (نامی) چشمے سے ہوگا، وہ ایک چشمہ ہے جس سے مقربین پیتے ہیں۔"

2) جنت کی نہریں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ ۞ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ﴾

[سورۃ محمد:15]

ترجمہ: "اس جنت کی مثال جس کا وعدہ پرہیز گاروں سے کیا گیا ہے (یہ ہے کہ) اس میں ایسے نہریں ہیں جن کا پانی بدبو نہیں پکڑتا، اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا ذائقہ بدلتا نہیں، اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے سراسر لذت ہیں، اور صاف کیا ہوا شہد کی نہریں ہیں؛ اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں، اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے۔"

﴿مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ﴾ یعنی ایسا پانی جو باسی اور بدبودار نہ ہو، اس کا ذائقہ وخوشبو متغیر نہ ہو۔ اور نبی ﷺ کو جو نہرِ کوثر عطا ہوئی اس کے بارے میں:

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرا حوض (ایسا ہے کہ) اس کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت کے برابر ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ عمدہ ہے، اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں، جو اس میں سے پی لے، وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔"

اس کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہیں، یعنی لمبائی بھی ایک ماہ کی راہ اور چوڑائی بھی ایک ماہ کی راہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی ﷺ کو آسمانوں کی طرف لے جایا گیا تو آپ نے فرمایا: "میں ایک ایسے دریا پر آیا جس کے دونوں کنارے کھوکھلے موتیوں کے گنبدوں پر مشتمل تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ کوثر ہے۔"

ایک دوسری روایت میں ہے:

"جب میں جنت میں چل رہا تھا تو میں نے ایک دریا دیکھا جس کے دونوں کنارے کھوکھلے موتیوں کے گنبدوں کے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ وہ کوثر ہے جو آپ کو آپ کے رب نے عطا کیا، تو میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی (یا اس کی خوشبو) نہایت خوشبودار مشک ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۞ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۞ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾

[سورۃ الکوثر: 1–3]

ترجمہ: "بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا، تو آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں، بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے۔"

یہ بات ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"میرے پاس میرے بعض صحابہ حوض پر ضرور آئیں گے۔"

اور ایک روایت میں:

"کچھ لوگ (آئیں گے) جنہیں میں بھی پہچانتا ہوں اور وہ بھی مجھے پہچانتے ہیں، پھر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی، تو میں کہوں گا: یہ تو میرے ہی لوگ ہیں۔ تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کچھ نیا کر لیا۔ تو میں کہوں گا: دور ہو جائیں، دور ہو جائیں، ان لوگوں کے لیے جنہوں نے میرے بعد (دین) میں تبدیلی کی۔"

اور ابن عباس نے "سُحقًا" کا معنی بتایا: یعنی "دور ہو جائیں"۔ ثانیاً: اہلِ جہنم کی شراب (اللہ ہمیں اس سے بچائے)

1. حَمِيم (کھولتا ہوا پانی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ﴾

[سورۃ محمد:15]

ترجمہ: "اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔"

یعنی ایسا شدید گرم پانی جس کو برداشت نہیں کیا جا سکے گا، وہ ان کی آنتوں اور اندرونی اعضاء کو کاٹ کر رکھ دے گا۔

اور فرمایا:

﴿يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۞ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ﴾

[سورۃ الحج:19–20]

ترجمہ: "ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا، جس سے ان کے پیٹوں کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی۔"

2. صَدِيد (پیپ جیسا مواد)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۞ مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ ۞ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ﴾

[سورۃ ابراہیم:15-17]

ترجمہ: "اور وہ (ظالم لوگ) فیصلے کا مطالبہ کریں گے، اور ہر سرکش ضدی شخص نامراد ہو جائے گا۔ اس کے پیچھے جہنم ہے، اور اسے پیپ جیسے پانی سے پلایا جائے گا، وہ اسے گھونٹ گھونٹ کر پیئے گا اور مشکل سے اسے نگل سکے گا، اور اس کے پاس ہر طرف سے موت آئے گی مگر وہ مرنے والا نہیں، اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہے۔"

صَدِید کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ کافروں کے جسموں اور اندرونی حصوں سے بہنے والا مواد ہے، جو پیپ اور خون پر مشتمل ہو گا۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اور اللہ عزوجل کی طرف سے یہ عہد ہے کہ جو کوئی نشہ آور چیز پیئے گا، اللہ اسے 'طینۃ الخبال' سے پلائے گا۔" صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "جہنمیوں کا پسینہ، یا جہنمیوں کا نچوڑا ہوا مواد (عصارہ) ہے۔"

3. وہ پانی جو "مہل" (پگھلے ہوئے تیل کی تلچھٹ) کی طرح ہے

مہل سے مراد تیل کی تلچھٹ، گاڑھا، سیاہ، بدبودار، نہایت گرم پانی ہے؛ جب کافر اسے پینا چاہے گا اور منہ کے قریب لائے گا تو اس کی شدتِ حرارت سے اس کے چہرے کی کھال جھلس کر اس میں گر پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا﴾

[سورۃ الکہف:29]

ترجمہ: "بے شک ہم نے ظالموں کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کے شامیانے انہیں گھیر لیں گے، اور اگر وہ فریاد کریں گے تو انہیں ایسا پانی دیا جائے گا جو پگھلے ہوئے تانبے (یا تیل کی تلچھٹ) کی مانند ہو گا، جو چہروں کو بھون دے گا؛ کتنا برا مشروب ہے اور کتنی بری آرام گاہ ہے!"

4. غَسَّاق

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۞ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۞ جَزَاءً وِفَاقًا ۞ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۞ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ۞ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۞ فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا﴾

[سورۃ النبأ:24–30]

ترجمہ: "وہ اس میں نہ کوئی ٹھنڈک چکھیں گے اور نہ کوئی مشروب، سوائے کھولتے ہوئے پانی اور غساق کے، یہ بدلہ ہے مناسب (ان کے اعمال کے) مطابق۔ بے شک وہ حساب (کے دن) کی امید نہیں رکھتے تھے، اور ہماری آیات کو جھٹلایا تھا، اور ہر چیز کو ہم نے ایک کتاب میں شمار کر رکھا ہے۔ پس (اب) چکھو، ہم تمہیں (اس کے بعد) کچھ نہیں بڑھائیں گے مگر عذاب میں۔"

غسّاق کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ اتنا شدید سرد ہو گا کہ اس کی ٹھنڈک برداشت نہ کی جا سکے گی، وہ انہیں اپنی سردی سے جلائے گا جس طرح آگ اپنی گرمی سے جلاتی ہے، اور یہ جہنمیوں کے پیپ، پسینے، زخموں کے مواد اور آنسوؤں کا جمع شدہ مادہ ہو گا، جو نہایت ٹھنڈا اور نہایت بدبودار ہو گا۔

5. "عَيْنٍ آنِيَةٍ" (کھولتے ہوئے چشمے)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۞ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ ۞ تَصْلَى نَارًا حَامِيَةً ۞ تُسْقَى مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ﴾

[سورۃ الغاشیہ:2–5]

ترجمہ: "(اس دن) کچھ چہرے ہوں گے جو ذلیل و خوار ہوں گے، (دنیا میں) عمل کرنے والے، تھکے ہوئے (لیکن بے ایمان)، جو تپتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے، اور انہیں ایک نہایت گرم چشمے سے پلایا جائے گا۔"

"آنیہ "یعنی حد سے بڑھی ہوئی، انتہا کو پہنچی ہوئی حرارت اور جوش والا (چشمہ)۔

اور فرمایا:

﴿يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ﴾

[سورۃ الرحمن:44]

ترجمہ: "وہ (دوزخی) اس (آگ) اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان گھومتے پھریں گے۔"

عرب جب کسی چیز کی حرارت اپنی انتہا کو پہنچنے کے بارے میں کہتے تھے کہ اب اس سے زیادہ گرم کوئی چیز نہیں، تو کہتے: "قد آن حرُّہ "یعنی اس کی گرمی مکمل درجے تک جا پہنچی۔

اہلِ جنت اور اہلِ نار کے محلات، خیمے اور بالا خانے

اولاً: اہلِ جنت کے محلات، خیمے اور بالا خانے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ﴾

[سورۃ الزمر:20]

ترجمہ: "لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈر کر رہے، ان کے لیے اونچی اونچی کوٹھریاں ہوں گی، جن کے اوپر بھی بنی ہوئی کوٹھریاں ہوں گی، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے، اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔"

ابنِ کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بخت بندوں کے بارے میں خبر دی کہ ان کے لیے جنت میں غرف (بالا خانے) ہیں، جو بلند و بالا محلات ہیں، ان کے اوپر بھی بالا خانے ہوں گے، ایک کے اوپر ایک، مضبوطی سے بنا ہوا، آراستہ و پیراستہ، بہت اونچا اور عظیم الشان۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"بے شک جنت میں ایسے کمرے (یا محل) ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس شخص کے لیے تیار کیا ہے جو (1) لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے، (2) نرم گفتگو کرتا ہے، (3) لگاتار روزہ رکھتا ہے، (4) سلام کو عام کرتا ہے، اور (5) اس حال میں رات کو نماز پڑھتا ہے کہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

"جب میں سویا ہوا تھا تو میں نے خود کو جنت میں دیکھا، وہاں ایک عورت کو ایک محل کے کنارے وضو کرتے ہوئے پایا۔ میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا: عمر بن خطاب کا۔ تو مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی، اس لیے میں واپس پلٹ آیا (محل میں داخل نہ ہوا)۔"

عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہنے لگے: "یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

"میں جنت میں داخل ہوا تو ایک سونے کا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا: یہ کس کے لیے ہے؟ لوگوں نے کہا: قریش کے ایک شخص کے لیے۔ اے عمر بن خطاب! مجھے اس میں داخل ہونے سے تمہاری غیرت ہی نے روکے رکھا، (ورنہ داخل ہو جاتا)۔"

عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جبریل نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا:

"اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں جو آپ کے پاس آئیں گی، ان کے ساتھ ایک برتن ہے جس میں سالن، یا کھانا، یا پینا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان تک ان کے رب کی طرف سے بھی سلام پہنچا دیجئے اور میری طرف سے بھی، اور انہیں جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دیجیے جو 'قصب' سے ہو گا، اس میں نہ شور ہو گا نہ تھکن۔"

"قصب" سے مراد یہاں کھوکھلی بڑی موتی (لؤلؤ) ہے، یعنی ایسی موتی سے بنا ہوا گھر جو اندر سے خالی، وسیع اور بلند قصر کی طرح ہو گا، یا یعنی گنے کی طرح ایک دوسرے میں پروئے ہوئے موتیوں، لؤلؤ اور یاقوت سے بنا ہوا گھر۔

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ سے فرمایا:

﴿تَبَارَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّن ذَٰلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَل لَّكَ قُصُورًا﴾

[سورۃ الفرقان:10]

ترجمہ: ”بڑی برکت والا ہے وہ (اللہ) جو چاہے تو تمہیں اس سب سے بہتر چیز دے، یعنی ایسے باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں، اور تمہارے لیے (جنت میں) محلات بنادے۔“

حضرت عبد اللہ بن قیس اپنے والد (ابو موسیٰ اشعری) رضی اللہ عنہما سے نبی ﷺ کی روایت نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

”بے شک جنت میں ایک خیمہ ہے جو کھوکھلی موتی سے بنا ہوا ہے، اس کی چوڑائی (یا قطر) ساٹھ میل ہے، اس کے ہر کونے میں (مومن کے) اہل ہیں، اور ایک دوسرے کو نہیں دیکھتے، اور مومن ان سب کے پاس چکر لگاتا رہے گا (ملتا رہے گا)۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے: ”بے شک مومن کے لیے جنت میں ایک خیمہ ہوگا، جو ایک ہی موتی کا کھوکھلا ہوگا، اس کی بلندی آسمان کی طرف ساٹھ میل ہوگی۔“

دونوں روایتوں کے درمیان کوئی تعارض نہیں، کیونکہ ایک میں اس کی زمینی وسعت (چوڑائی) ساٹھ میل بیان ہوئی اور دوسری میں آسمانی بلندی ساٹھ میل، پس اس کی لمبائی اور چوڑائی دونوں (حدود میں) برابر ہیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

”جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے، اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“

اور اللہ تعالیٰ اس بندے سے جو اپنے بچے کے مرنے پر حمد اور استرجاع (إنا لله وإنا إليه راجعون) کہتا ہے، فرماتا ہے:

”میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام 'بیت الحمد' رکھ دو۔“

ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"جو مسلمان ہر روز فرض نمازوں کے علاوہ اللہ کے لیے نفل کے طور پر بارہ رکعات پڑھے، اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا (یا فرمایا: اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جائے گا)۔"

ترمذی نے اس کی شرح میں کہا کہ ان سے مراد سننِ رواتب ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۞ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۞ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

[سورۃ الصف: 10–12]

ترجمہ: "اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے؟ (وہ یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم (حقیقت) جانتے ہو۔ وہ تمہارے گناہ معاف کرے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور (ان) جنتِ عدن میں تمہارے لیے پاکیزہ رہنے کی جگہیں ہوں گی، یہی بڑی کامیابی ہے۔"

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث میں، جب صحابہ نے شکایت کی کہ جب وہ نبی ﷺ کے پاس ہوتے ہیں تو دل نرم اور ایمان تروتازہ ہوتا ہے، اور جب واپس گھروں کو جاتے ہیں تو حالت بدل جاتی ہے... اس میں ہے کہ انہوں نے جنت کی تعمیر کے بارے میں پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا:

"(جنت میں) ایک اینٹ (لبنہ) چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی، ان کے درمیان کی مٹی خالص مشک ہے، کنکریاں لؤلؤ اور یاقوت ہیں، اور اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو اس میں داخل ہو گا وہ مزے میں رہے گا، کبھی بدبخت نہ ہو گا، ہمیشہ رہے گا، کبھی مرے گا نہیں، اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے، اس کی جوانی فنا نہیں ہو گی۔"

پھر فرمایا:

"تین آدمیوں کی دعارد نہیں کی جاتی: عادل حکمران کی دعا، روزہ دار کی دعا افطار تک، اور مظلوم کی دعا؛ اسے بادلوں سے اوپر اٹھایا جاتا ہے، اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور رب تعالیٰ فرماتا ہے: 'میری عزت کی قسم! میں ضرور تیرا بدلہ دوں گا، اگرچہ کچھ دیر بعد ہی سہی۔'"

ثانیاً: اہلِ جہنم کے ٹھکانے، زنجیریں، بیڑیاں اور لوہے کے ہتھوڑے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ۞ إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ۞ وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ۞ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا﴾

[سورۃ الفرقان: 11–14]

ترجمہ: "بلکہ انہوں نے قیامت کو جھٹلا دیا، اور ہم نے اس شخص کے لیے جو قیامت کو جھٹلائے ایک بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی تو اس کا غصہ اور اس کی گرج سنیں گے۔ اور جب انہیں اس میں تنگ جگہ میں جکڑ کر پھینکا جائے گا، (اور وہ) زنجیروں سے جکڑے ہوں گے، تو وہاں وہ ہلاکت کو پکاریں گے۔ (ان سے کہا جائے گا:) آج ایک ہلاکت نہ پکارو بلکہ بہت سی ہلاکتیں پکارو (تمہارے لیے یہی ہے)۔"

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۞ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ﴾

[سورۃ غافر: 71–72]

ترجمہ: "جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں (بھی)، وہ کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے، پھر آگ میں بھون دیے جائیں گے۔"

اور فرمایا:

﴿خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۞ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۞ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۞ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۞ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۞ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ۞ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۞ لَّا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ﴾

[سورۃ الحاقۃ:30–37]

ترجمہ: "(فرمایا جائے گا:) اسے پکڑو، پھر اسے طوق پہنا دو، پھر اسے جہنم میں جھونک دو، پھر اسے ایک ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے۔ بے شک وہ اللہ عظیم پر ایمان نہیں لاتا تھا، اور نہ مسکین کو کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔ سو آج یہاں اس کا کوئی قریبی دوست نہیں، اور نہ اس کے لیے کوئی کھانا ہے سوائے پیپ بھرے زخم کے گندے مادے (غسلین) کے، جسے صرف خطاکار ہی کھائیں گے۔"

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۞ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ۞ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ۞ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾

[سورۃ الحج:19–22]

ترجمہ: "یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا، تو جنھوں نے کفر کیا، ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے گئے ہیں، ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا، جس سے ان کے پیٹوں کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی، اور ان کے لیے لوہے کے گُرز (ہتھوڑے) ہوں گے۔ جب کبھی وہ اس غم سے نکلنے کے لیے (جہنم سے) نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں لوٹا دیے جائیں گے، اور (ان سے کہا جائے گا:) جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو۔"

اہلِ جنت اور اہلِ نار کے جسموں کا بڑا ہونا، ان کی عمریں اور قوت

.اولاً: اہلِ جنت کے جسموں کا بڑا ہونا، ان کی عمریں اور قوت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی جنتی لوگوں کی صفت کے بارے میں روایت ہے، اس میں ہے:

"ان کی بیویاں حور العین ہوں گی، سب ایک ہی قد و صورت پر ہوں گی، اپنے باپ آدم علیہ السلام کی شکل پر، (ان کا قد) آسمان کی طرف ساٹھ گز ہو گا۔"

اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اہلِ جنت جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ (بدن کے بالوں سے) بالکل صاف ہوں گے، مونچھوں والے (مردانہ حسن کے ساتھ) ہوں گے، سرمہ لگائے ہوئے، اور تیس یا تینتیس سال کی عمر کے ہوں گے۔"

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

"مومن کو جنت میں جماع (ہم بستری) کی اتنی قوت دی جائے گی، اتنی اور اتنی۔" صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اسے سو آدمیوں کی قوت دی جائے گی۔"

ثانیاً: اہلِ جہنم کے جسموں، دانتوں اور کھالوں کا بڑا اور موٹا ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ نے فرمایا:

"کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان کا فاصلہ تیز رفتار سوار کے تین دن کی مسافت کے برابر ہو گا۔"

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کافر کا داڑھ (بڑا دانت) یا اس کا ناب پہاڑ اُحد کے برابر ہو گا، اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہو گی۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ﴾

[سورۃ النساء:56]

ترجمہ: ”بے شک جو لوگ ہماری آیات کا انکار کرتے ہیں، عنقریب ہم انہیں آگ میں داخل کریں گے؛ جب بھی ان کی کھالیں جل کر پک جائیں گی، ہم ان کی جگہ اور کھالیں بدل دیں گے، تاکہ وہ عذاب کو چکھتے رہیں۔“

اور فرمایا:

﴿تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ﴾

[سورۃ المؤمنون:104]

ترجمہ: ”آگ ان کے چہروں کو جھلس دے گی اور وہ اس (آگ) میں منہ بگاڑے ہوئے ہوں گے۔“

یعنی ان کے دانت ظاہر ہو جائیں گے، جیسے پوری طرح بھنی ہوئی یا آگ سے جلی ہوئی کھوپڑی، یہاں تک کہ ان کے دانت نمایاں ہو جائیں گے اور ان کے ہونٹ سکڑ کر اوپر کو چڑھ جائیں گے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا﴾

[سورۃ الاحزاب:66]

ترجمہ: ”جس دن ان کے چہرے آگ میں ادھر ادھر الٹائے جائیں گے، وہ کہیں گے: کاش! ہم نے اللہ کا کہا مانا ہوتا، اور رسول کا کہا مانا ہوتا۔“

کافر کا جسم جہنم میں اس لیے بڑا کیا جائے گا کہ اس کا عذاب زیادہ بڑھے، اور اس کے درد اور سزا میں اضافہ ہو، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اہلِ جہنم عذاب میں ایک دوسرے سے مختلف درجوں میں ہوں گے، جیسا کہ کتاب و سنت سے معلوم ہے، دوسری احادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"متکبر لوگ قیامت کے دن اس حال میں حشر کیے جائیں گے کہ لوگوں کی شکلوں میں ہوں گے مگر سائز میں چیونٹیوں کی طرح، ہر طرف سے ذلت انہیں گھیر لے گی، انہیں جہنم کے ایک قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا جس کا نام 'بولس' ہے، ان پر جہنم کی سب سے شدید آگ چڑھ جائے گی، اور انہیں جہنمیوں کے نچوڑ (عصارہ) 'طینۃ الخبال' سے پلایا جائے گا۔"

اولاً: جنت کے درخت اور اس کا سایہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"بے شک جنت میں ایک درخت ہے کہ تیز رفتار، دبلا پتلا گھوڑا (گھوڑ سوار) اس کے سایہ میں سو برس تک چلتا رہے گا، پھر بھی اس کو (پورا) عبور نہیں کر سکے گا۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۞ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۞ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ۞ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۞ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۞ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۞ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ﴾

[سورۃ الواقعہ: 27–33]

ترجمہ: "اور داہنے والوں والے! کیا ہی (خوش نصیب) ہیں داہنے والے! وہ بے کانٹے بیریوں (سدر مخضود) میں ہوں گے، اور تہ بہ تہ لگے ہوئے کیلے (یا درخت) میں، اور لمبے تانے ہوئے سائے میں، اور بہتے ہوئے پانی میں، اور بہت سے پھلوں میں، جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان سے روکے جائیں گے۔"

اور فرمایا:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ۞ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ﴾

[سورۃ المرسلات: 41–42]

ترجمہ: "بے شک پرہیز گار لوگ سایوں اور چشموں کے درمیان ہوں گے، اور ایسے پھلوں کے ساتھ جو وہ چاہیں گے۔"

اور فرمایا:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۞ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۞ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۞ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۞ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ﴾

[سورۃ الرحمن:46–52]

ترجمہ: ”اور جو شخص اپنے رب کے مقام (کے سامنے کھڑے ہونے) سے ڈرا، اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (وہ) دو جنتیں ہیں گھنی شاخوں والی، پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں میں دو چشمے جاری ہوں گے، پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے ہوں گے۔“

اور دوسری دو جنتوں کے بارے میں فرمایا:

﴿فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ﴾

[سورۃ الرحمن:68]

ترجمہ: ”ان دونوں میں (ہر قسم کے) پھل، اور کھجور اور انار ہوں گے۔“

اور فرمایا:

﴿وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا﴾

[سورۃ الانسان:14]

ترجمہ: ”اور ان پر (درختوں کے) سائے جھکے ہوئے ہوں گے، اور ان کے پھل خوب نیچے کر دیے گئے ہوں گے کہ انہیں توڑنا آسان ہو۔“

اور فرمایا:

﴿فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۞ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۞ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۞ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾

[سورۃ الحاقۃ:21–24]

ترجمہ: ”پس وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا، بلند جنت میں، جس کے پھل جھکے ہوئے (قریب) ہوں گے۔ (کہا جائے گا:) کھاؤ اور پیو خوشی سے، اس کے بدلے جو تم نے گزشتہ دنوں میں (دنیا میں) آگے بھیجا۔“

اور فرمایا:

﴿إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۞ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۞ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۞ وَكَأْسًا دِهَاقًا ۞ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ۞ جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا﴾

[سورۃ النبأ:31–36]

ترجمہ: ”بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی (کی جگہ) ہے؛ باغات اور انگور، اور ہم عمر خوبصورت دوشیزائیں، اور بھرا ہوا جام (شرابِ طہور)، جس میں وہ کوئی لغوبات اور جھوٹ نہیں سنیں گے، یہ آپ کے رب کی طرف سے مناسب بدلہ اور عطیہ ہے۔“

نبی ﷺ نے صلاۃِ کسوف میں جنت کو دیکھا اور انگور کے گچھے ملاحظہ فرمائے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا:

”اے اللہ کے رسول! ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنے مقام میں (نماز کے دوران) کسی چیز کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا، پھر ہم نے دیکھا کہ آپ نے روک لیا؟“

آپ ﷺ نے فرمایا:

”میں نے جنت کو دیکھا، تو میں نے اس میں سے ایک خوشہ لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا، اگر میں اسے لے لیتا تو دنیا باقی رہنے تک تم اس میں سے کھاتے رہتے۔ اور میں نے آگ کو بھی دیکھا، آج تک میں نے اس جیسا کوئی منظر نہ دیکھا جو زیادہ ہولناک ہو، اور میں نے دیکھا کہ اس کے اکثر رہنے والے عورتیں ہیں۔“

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن بیان فرما رہے تھے، ان کے پاس ایک دیہاتی بھی بیٹھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

"جنت کے ایک آدمی نے اپنے رب سے کھیتی کا مطالبہ کیا (کہ مجھے بھی کھیتی کرنے کی اجازت دیں)، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تم وہ سب کچھ نہیں پا چکے جو تم چاہتے تھے؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، لیکن مجھے کھیتی سے محبت ہے۔ پس وہ فوراً بیج بوئے گا، تو پلک جھپکتے ہی اس کی کھیتی اُگ آئے گی، سیدھی کھڑی ہو جائے گی، پک جائے گی اور ڈھیر ہو کر پہاڑوں کی طرح جمع ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: لے لو، اے ابنِ آدم! یہ ہے (تیری مرضی کی) کھیتی، تمھیں سیر کرنے کے لیے کچھ بھی کافی نہیں (تمھیں کچھ نہ کچھ اور چاہیے ہی ہوتا ہے)۔"

اس پر بدوی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسا آدمی تو قریشی یا انصاری ہی ہو گا، کیونکہ وہی کاشت کار لوگ ہیں، ہم تو کھیتی والے نہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔

ثانیاً: جہنم کے درخت اور اس کا سایہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ۝ طَعَامُ الْأَثِيمِ ۝ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ﴾

[سورۃ الدخان: 43–46]

ترجمہ: "بے شک زقوم کا درخت، گناہ گار کا کھانا ہو گا، (وہ) پگھلے ہوئے تیل کی طرح پیٹوں میں ابلے گا، جیسے کھولتے ہوئے پانی کا جوش۔"

اور فرمایا:

﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ۝ لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ۝ فَمَالِؤُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۝ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ۝ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ﴾

[سورۃ الواقعہ: 51–55]

ترجمہ: ”پھر تم اے گمراہو، جھٹلانے والو! یقیناً زقوم کے درخت میں سے کھانے والے ہو، پھر تم اس سے اپنے پیٹ بھر لو گے، پھر تم اس پر کھولتے ہوئے پانی سے پیئو گے، تو تم اس طرح پیو گے جیسے شدت کی پیاس والے اونٹ (پیتے ہیں)۔“

اور فرمایا:

﴿إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ۞ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ۞ فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۞ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ﴾

[سورۃ الصافات:64–67]

ترجمہ: ”بے شک وہ ایک ایسا درخت ہے جو جہنم کی جڑ سے نکلتا ہے، اس کے پھل گویا شیطانوں کے سروں کی مانند ہیں، بے شک وہ اسی میں سے کھانے والے ہیں، پس وہ اپنے پیٹوں کو اسی سے بھر لیں گے، پھر بلاشبہ ان کے لیے اسی پر کھولتا ہوا پانی بھی ملایا ہوا (شراب) ہو گا (جو انہیں پلایا جائے گا)۔“

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۞ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۞ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ۞ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۞ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ۞ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ﴾

[سورۃ الواقعہ:41–46]

ترجمہ: ”اور بائیں والے! کیا ہیں بائیں والے! وہ گرم تیز ہواؤں اور کھولتے ہوئے پانی میں، اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے، جو نہ ٹھنڈا ہو گا اور نہ ہی آرام دہ۔ بے شک وہ اس سے پہلے (دنیا میں) عیش کرنے والے تھے، اور وہ بڑے گناہ (شرک وغیرہ) پر ڈٹے رہتے تھے۔“

اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ﴾ کا مطلب ہے: سیاہ دھوئیں کا سایہ، جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا:

﴿انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ۞ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ۞ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۞ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ۞ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ﴾

[سورۃ المرسلات:30–34]

ترجمہ: "(کہا جائے گا:) چلو اس سایہ کی طرف جو تین شاخوں والا ہے، جو نہ سایہ دے گا اور نہ شعلوں سے بچائے گا۔ بے شک وہ (آگ) شرارے چھوڑے گی جو محلوں (جیسے بڑے بڑے) ہوں گے، گویا وہ زرد اونٹوں کے جھنڈ ہوں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

اہلِ جنت اور اہلِ نار کے خادم اور جنت کے خزانہ دار اور اہلِ جہنم کے کارندے (زبانیہ) اور خزانہ دار

اولاً: اہلِ جنت کے خادم اور جنت کے خزانہ دار

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ ۖ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۖ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾

[الزخرف:71]

ترجمہ: "ان پر سونے کے تھال اور (سونے کے) جام گردش کریں گے، اور اس میں وہ سب کچھ ہو گا جس کی جانیں خواہش کریں گی اور جس سے آنکھیں لذت پائیں گی، اور تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔"

اور فرمایا:

﴿وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝ قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا﴾

[الإنسان:15–16]

ترجمہ: "ان پر چاندی کے برتن اور کوزے گردش کریں گے جو شیشوں جیسے ہوں گے، (وہ) چاندی کے شیشے ہوں گے جنہیں انہوں نے پوری اندازہ بندی کے ساتھ بنایا ہو گا۔"

اور فرمایا:

﴿وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا﴾

[الإنسان:19]

ترجمہ:"اور ان پر ہمیشہ رہنے والے لڑکے چکر لگاتے ہوں گے، جب تم انہیں دیکھو گے تو انہیں بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح سمجھو گے۔"

اور ایک اور جگہ فرمایا:

﴿وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ﴾

[الطور:24]

ترجمہ:"اور ان کے پاس ان کے (خدمت گار) لڑکے چکر لگاتے ہوں گے جو ایسے ہوں گے گویا محفوظ (چھپے) ہوئے موتی ہوں۔"

سابقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۞ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۞ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۞ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۞ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۞ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ۞ مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ۞ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۞ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۞ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ۞ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۞ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۞ وَحُورٌ عِينٌ ۞ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۞ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۞ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۞ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا﴾

[الواقعة:10–26]

ترجمہ:"اور سبقت لے جانے والے تو سبقت لے جانے والے ہی (بڑھ کر) ہیں۔ یہی اللہ کے مقرب ہیں، نعمتوں والی جنتوں میں، (ایک) بڑی جماعت پہلے لوگوں میں سے اور (ایک) تھوڑے بعد والوں میں سے۔ سجی ہوئی مسندوں پر ہوں گے، ان پر تکیہ لگائے، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے گردش کریں گے، (ہاتھوں میں) پیالے، جگ اور بہتی ہوئی شراب کے جام لیے ہوئے؛ نہ اس سے انہیں سر درد ہو گا، اور نہ وہ بیہوش ہوں گے۔ اور ایسے پھل (ہوں گے) جن میں سے وہ انتخاب

کریں گے، اور ایسے پرندوں کا گوشت جس کی وہ خواہش کریں گے۔ اور حورِ عین، جیسے محفوظ موتیوں کی مثال۔ (یہ) بدلہ ہے اس کے عوض جو وہ کیا کرتے تھے۔ وہ وہاں کوئی لغو بات اور گناہ کی بات نہیں سنیں گے، سوائے (اس کے) کہ کہا جائے گا: سلام، سلام۔"

اور جنت کے خزانہ داروں کے بارے میں فرمایا:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاؤُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾

[الزمر:73]

ترجمہ: "اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرے، انہیں جنت کی طرف گروہ در گروہ لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ وہاں آئیں گے، اور اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے، اور اس کے دربان ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو، تم بہت اچھے رہے، سو اس میں داخل ہو جاؤ، ہمیشہ رہنے کے لیے۔"

ثانیاً: اہلِ جہنم کے کارندے (زبانیہ) اور خزانہ دار

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۞ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا﴾

[المدثر:30-31(کے آغاز)]

ترجمہ: "اس (جہنم) پر انیس (فرشتے) مقرر ہیں۔ اور ہم نے آگ کے نگہبانوں کو فرشتوں کے سوا نہیں بنایا، اور ہم نے ان کی تعداد کو کافروں کے لیے آزمائش ہی بنایا ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾

[التحریم:6]

ترجمہ: "اس (آگ) پر سخت مزاج، سخت طاقت والے فرشتے (مقرر) ہیں، جو اللہ کی اس بات کی نافرمانی نہیں کرتے جو انہیں حکم دیتا ہے، اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔"

اور فرمایا:

﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۞ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ﴾

[العلق:17–18]

ترجمہ: "تو وہ اپنے گروہ (یا انجمن) کو بلالے، ہم بھی فوراً جہنم کے کارندوں (زبانیہ) کو بلالیں گے۔"

اور فرمایا:

﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ۞ لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ﴾

[الزخرف:77–78]

ترجمہ: "اور وہ پکاریں گے: اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کردے (ہمیں موت دے دے)۔ وہ کہے گا: تم تو ہمیشہ رہنے والے ہو۔ بلاشبہ ہم تمہارے پاس حق لائے تھے، لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے تھے۔"

اور فرمایا:

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾

[الزمر:71]

ترجمہ: "اور جنہوں نے کفر کیا انہیں جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آئیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے، اور اس کے دربان ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیات پڑھتے تھے اور تمہیں

اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں (آئے تھے)، لیکن عذاب کی بات کافروں پر حق ہو چکی تھی۔"

اور فرمایا:

﴿وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۞ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾

[غافر:49–50]

ترجمہ: "اور جو لوگ آگ میں ہوں گے وہ جہنم کے دربانوں سے کہیں گے: اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے عذاب میں سے ایک دن کا عذاب ہی ہلکا کر دے۔ (وہ) کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح دلائل لے کر نہیں آتے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں۔ (در جہنم) کہیں گے: تو پھر تم ہی دعا کرو، اور کافروں کی دعا تو گمراہی ہی میں (ضائع) رہتی ہے۔"

اہلِ ایمان کا اپنے پیاروں سے ملنا اور اہلِ جہنم کا اپنے پیاروں سے جدائی اختیار کرنا

اولاً: اہلِ ایمان کا اپنے پیاروں سے ملنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ﴾

[الطور:21]

ترجمہ: "اور جو لوگ ایمان لائے، اور ان کی اولاد نے بھی ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی، ہم ان کی اولاد کو (درجات میں) ان سے ملا دیں گے، اور ہم ان کے عمل میں سے کچھ بھی کم نہیں کریں گے۔ ہر شخص اپنے کیے ہوئے کے بدلے میں (اپنے عمل کا) گروی ہے۔"

حَبرُ الأُمّہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی تفسیر یہ بیان کی کہ اللہ تعالیٰ مومن کی اولاد کو جو ایمان پر فوت ہوں، ان کے باپ کے درجے تک بلند کر دے گا، اگرچہ عمل میں وہ ان سے کم ہوں، تاکہ ان کی آنکھیں ان کے ساتھ ٹھنڈی ہوں، اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بہترین صورت میں ان سب کو جمع کر دے گا۔

یہ اس کا فضل ہے اولاد پر، والدین کے عمل کی برکت سے، اور والدین پر اولاد کی دعا کی برکت سے اس کا فضل یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ جنت میں اپنے نیک بندے کا درجہ بڑھا دیتا ہے، تو وہ کہتا ہے: اے رب! میرے لیے یہ کیسے (زیادہ درجہ) ہوا؟ اللہ فرماتا ہے: تمہارے بیٹے کے تمہارے لیے استغفار کرنے کی وجہ سے۔"

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین چیزوں کے: (1) جاری صدقہ، (2) وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، یا (3) صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔"

ثانیاً: اہلِ جہنم کا اپنے پیاروں سے جدائی اختیار کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ﴾

[الزمر: 15]

ترجمہ: "(اے نبی!) کہہ دیجیے: بے شک بڑے خسارے والے وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال لیا۔ سن لو! یہی کھلا خسارہ ہے۔"

اور فرمایا:

﴿وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ ۞ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنظُرُونَ مِن طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا

إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ﴾

[الشوری:44–45]

ترجمہ: ”اور آپ ان ظالموں کو دیکھیں گے کہ جب وہ عذاب دیکھیں گے (تو کہیں گے:) کیا کسی طرف لوٹنے کی کوئی راہ ہے؟ اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ اس (آگ) پر پیش کیے جائیں گے، ذلت کی وجہ سے جھکے ہوئے ہوں گے، چھپی ہوئی نظر سے (چوری چوری) دیکھ رہے ہوں گے۔ اور ایمان والے کہیں گے: بے شک خسارہ اٹھانے والے وہ ہیں جنھوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال لیا۔ خبر دار! بے شک ظالم لوگ ہمیشہ رہنے والے عذاب میں (پڑے) ہیں۔“

یعنی وہ اپنے پیاروں سے جدا کر دیے جائیں گے، پھر کبھی ملاقات نہیں ہوگی؛ چاہے ان کے اہل ایمان ہوں اور جنت میں چلے جائیں اور یہ خود جہنم میں ہوں، یا سب جہنم میں ہوں تب بھی وہاں کوئی حقیقی اجتماع، انسیت اور خوشی نہیں ہوگی۔ یہی وہ واضح اور ظاہر خسارہ ہے کہ انہیں آگ کی طرف لے جایا گیا، ہمیشہ کی راحت سے محروم ہوئے، اپنی جانوں کو برباد کیا، اور اپنے محبوبوں، ساتھیوں، اہل و عیال اور رشتہ داروں سے جدا کر دیے گئے، تو انہوں نے خود انہیں بھی کھو دیا اور اپنے آپ کو بھی۔

اہلِ جنت کی سب سے بڑی نعمت اور اہلِ جہنم کا سب سے بڑا عذاب

اولاً: اہلِ جنت کی سب سے بڑی نعمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾

[یونس:26]

ترجمہ: ”جن لوگوں نے نیکی کی، ان کے لیے بھلائی (یعنی جنت) ہے اور (اس کے ساتھ) مزید (بڑھ کر ایک نعمت) بھی۔“

”حُسنیٰ“ سے مراد جنت ہے، اور ”زیادہ“ سے مراد اللہ تعالیٰ کے جلیل و کریم چہرے کی زیارت ہے؛ یہی اہلِ سنت کے مفسرین کی مشہور تفسیر ہے۔

اور فرمایا:

﴿لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ﴾

[ق:35]

ترجمہ: "ان کے لیے اس (جنت) میں وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے، اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ (نعمت) ہے۔"

"مَزِید" سے بھی مراد اللہ تعالیٰ کے چہرۂ انور کا دیدار ہے، جو جنت کی نعمتوں پر سب سے بڑی زیادتی ہے۔

اور فرمایا:

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾

[القیامۃ:22–23]

ترجمہ: "اس دن بہت سے چہرے تروتازہ (اور روشن) ہوں گے، اپنے رب کی طرف (شوق و محبت سے) نظر رکھے ہوں گے (یعنی اس کا دیدار کر رہے ہوں گے)۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟"

انہوں نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے جب کہ اس پر بادل نہ ہوں؟"

انہوں نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول!

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"تو یقیناً تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے (یعنی جس طرح ان دونوں کے دیکھنے میں کسی دھکم پیل اور شک کی حاجت نہیں پڑتی، اسی طرح صاف و واضح دیدار ہوگا)۔"

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا:

"تم اپنے رب کو ضرور دیکھو گے، جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تم اس کے دیکھنے میں ایک دوسرے پر ہجوم نہیں کرو گے۔ پس اگر تم اس بات پر قادر ہو کہ طلوعِ آفتاب سے پہلے والی نماز (فجر) اور غروبِ آفتاب سے پہلے والی نماز (عصر) پر غالب نہ آجاؤ (یعنی انہیں ضائع نہ کرو) تو ایسا کرو۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"کیا تمہیں آسمان صاف ہو تو سورج اور چاند کے دیکھنے میں کوئی دقت اور جھگڑا ہوتا ہے؟"

ہم نے کہا: نہیں۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تو تم کو اپنے رب کو دیکھنے میں بھی اسی طرح کوئی دقت نہ ہوگی، جس طرح تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں نہیں ہوتی۔"

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جب اہلِ جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا تم کسی اور مزید چیز کے طالب ہو کہ میں تمہیں اور بھی عطا کروں؟ وہ عرض کریں گے: کیا تُو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے؟ کیا تُو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں آگ سے نجات نہیں دی؟"

پھر اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دے گا، تو جنتیوں کو جو نعمت اپنے رب کے دیدار کی حاصل ہوگی، وہ کسی اور عطیہ سے زیادہ محبوب نہ ہوگی۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

"بے شک جنت میں ایک بازار ہوگا، جہاں جنتی ہر جمعہ کو آئیں گے، پھر شمالی ہوا (خوشگوار نسیم) چلائی جائے گی، جو ان کے چہروں اور ان کے کپڑوں پر پڑے گی، پس وہ اور زیادہ حسین و جمیل ہو جائیں گے۔ وہ

اپنے گھر والوں کی طرف لوٹیں گے تو ان کے گھر والے کہیں گے: اللہ کی قسم! تم تو ہمارے بعد اور زیادہ خوب صورت اور حسین ہو گئے ہو۔ وہ جواب میں کہیں گے: اللہ کی قسم! تم بھی تو ہمارے بعد اور زیادہ خوب صورت اور حسین ہو گئی ہو۔"

ثانیاً: اہلِ جہنم کا سب سے بڑا عذاب

اہلِ جہنم کے لیے سب سے بڑا عذاب یہ ہے کہ انہیں اپنے رب کے دیدار سے محروم کر دیا جائے گا، اس سے حجاب میں رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۞ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ۞ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ﴾

[المطففین:15-17]

ترجمہ: "ہر گز نہیں، بلاشبہ وہ اس دن اپنے رب سے ضرور حجاب میں رکھے جائیں گے، پھر بے شک وہ دوزخ میں ضرور جھونک دیے جائیں گے، پھر (ان سے) کہا جائے گا: یہ وہی (عذاب) ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔"

اہلِ جہنم کے لیے سب سے بڑے عذابوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کافروں اور منافقین پر جہنم کا عذاب دائمی اور مسلسل ہو گا، جس میں کبھی کمی نہ ہو گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۞ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ﴾

[الزخرف:74-75]

ترجمہ: "بے شک مجرم لوگ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں (کسی طرح کی) مہلت ملے گی، اور وہ اس میں ناامید پڑے ہوں گے۔"

اور فرمایا:

﴿فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا﴾

[النبأ:30]

ترجمہ: "پس (اب) تم چکھو، ہم تمہیں کسی چیز میں اضافہ نہیں کریں گے مگر عذاب میں۔"

اور فرمایا:

﴿لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ﴾

[الأنبیاء:100]

ترجمہ: "ان کے لیے اس (جہنم) میں ہائے وائے کی آواز ہو گی اور وہ وہاں (شدتِ عذاب سے) کچھ سن بھی نہ سکیں گے۔"

اور فرمایا:

﴿فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ﴾

[ہود:106]

ترجمہ: "پس جن لوگوں نے بد بختی کا راستہ اختیار کیا، وہ آگ میں ہوں گے، ان کے لیے اس میں چیخ اور لمبی ہچکی (سسکی) ہو گی۔"

اور فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ۝ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ﴾

[فاطر:36–37]

ترجمہ: "اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ ان کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں (اور راحت پا جائیں)، اور نہ ہی ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔ ہم ہر کفرانِ نعمت کرنے

والے کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ اور وہ اس میں چیخ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب! ہمیں (یہاں سے) نکال دے، ہم نیک عمل کریں گے، اس کے خلاف جو ہم کیا کرتے تھے۔ (جواب ملے گا:) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں وہ شخص نصیحت حاصل کر سکتا تھا جو نصیحت حاصل کرنا چاہے، اور تمہارے پاس (ہمارا) ڈرانے والا بھی آیا تھا؟ سو اب چکھو، ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں۔"

حضرت عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اہلِ جہنم اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتی چلائی جائے تو چل سکتی ہے، اور وہ (آخرکار) آنسو کے بجائے خون رونا شروع کر دیں گے۔"

AskIslampedia is an Islamic web portal where Islamic authentic information is available in an easy, organized and structured manner, from where the world can know the true Islam in one click In sha Allaah,

Its aim is to spread the correct information of Islam to everyone regardless of religion, creed, race and colour.

AskIslamPedia works on a simple concept that declares "we are only translators or compilers", thus ,collecting the world's scattered knowledge, or in other words it is like a supermarket where all kinds of quality items are available. In Sha Allaah ,

The aim of AskIslamPedia is to work in (50) popular languages spoken around the world (In sha Allaah), Alhamdulillah,
And work has been done on 23 languages in the first phase and in sha Allaah work is ongoing on 20 more languages in the second phase, Alhamdulillah

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)